انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

برق آسمانی بر فرق قادیانی

(کذبات مرزا)

مبلغ اسلام ابوعبیدہ نظام الدینؒ .. بی..اے

تعارف

برق آسمانی بر فرق قادیانی

ہمارے قابل احترام بزرگ جناب ابوعبیدہ نظام الدین مبلغ اسلام نے یہ کتاب مرتب فرمائی۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ انھوں نے مرزا قادیانی ملعون کی ایک کتاب لی۔ اس میں جتنے جھوٹ تھے ان کو جمع کر دیا۔ پھر دوسری کتاب سے، اسی طرح وہ اس کے تین حصے شائع کرنا چاہتے تھے۔ ایک حصہ جو زیر نظر ہے۔ شائع کر دیا۔ غالباً باقی دو حصے شائع نہ ہو سکے۔ کوشش بسیار کے باوجود باقی دو حصوں کے مسودے بھی دستیاب نہ ہو سکے۔ **فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمۃ** سے سہارا لیے بغیر چارہ نہیں۔ اس حصہ میں مرزا ملعون کے دو سو جھوٹ جمع کیے ہیں۔ احتساب قادیانیت کی اس جلد میں شامل کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ **فلحمد للّٰہ اوّلا و آخرا۔** (مرتب)

اعلانِ انعام

مبلغ تین ہزار روپیہ

قادیانی جماعت اگر مجھے جھوٹا ثابت کر دے تو بحساب پانچ روپیہ فی جھوٹ کل تین ہزار روپیہ انعام دینے کا اعلان کرتا ہوں۔ بشرطیکہ اگر مرزا قادیانی کے جھوٹ واقعی جھوٹ ثابت ہو جائیں تو فی جھوٹ ایک ایک قادیانی مرزائیت کا جواء اپنی گردن سے اتار کر پھینکتا جائے۔

المؤلف والمشتہر خاکسار

مبلغ اسلام ابوعبیدہ نظام الدین بی۔ اے سائنس ماسٹر

اسلامیہ ہائی سکول کوہاٹ ۲۰ مارچ ۱۹۳۴ء

پہلے مجھے پڑھیے

حضرات ناظرین! اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ مجھے جناب مرزا غلام احمد رئیس قادیان آنجہانی سے کوئی ذاتی عناد نہیں بلکہ ان کی جماعت کو دھوکہ خوردہ سمجھ کر ان سے مجھے دلی ہمدردی ہے اور دل سے چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مقلب القلوب ان سادہ لوح لوگوں کو دوبارہ قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ میری علمی جدوجہد کا مقصد وحید صرف تبلیغ حق ہے اور بس۔

مرزا قادیانی نے ۸۲۔۱۸۸۰ء میں براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانہ میں مجددیت کا دعویٰ کیا۔ ۱۸۹۲ء میں دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کا بھی اعلان کر دیا۔ ۱۹۰۱ء میں مستقل نبوت کا دعویٰ بھی مشتہر کر دیا اور بہت سے دعاوی آپ کی تصنیفات میں موجود ہیں۔ جن سب کا منشاء قریباً ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ آپ مامور من اللہ سچے ملہم تھے۔ آپ کی وحی کا مرتبہ وہی ہے جو توریت، زبور، انجیل اور قرآن شریف کا ہے۔

اس کے برخلاف ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے تمام دعاوی میں جھوٹے تھے۔ آپ کی وحی بھی رحمانی نہ تھی بلکہ وہ شیطانی تھی۔ ہر ایک آدمی کا حق ہے کہ وہ حق کی تبلیغ کرے۔ لہٰذا میں نے بھی ضروری سمجھا کہ جناب مرزا قادیانی کی الہامی حیثیت کو جانچوں۔ چنانچہ میرا معیار وہ ہے جو اوّل خدا نے تعلیم کیا ہے۔ دوم رسول پاک ﷺ نے مقرر فرمایا ہے۔ تیسرے خود مرزا قادیانی نے اس کا اعلان کیا ہے۔

معیار از قرآن شریف: **هل انبئکم علی من تنزل الشیطین٥ تنزل علی کل افاک اثیم٥** (الشعراء ۱۲۲،۱۲۱) ’’کیا ہم تم کو بتائیں کہ شیطانی وحی کن لوگوں کو ہوتی ہے۔ (سنو اور یاد رکھو) شیطانی وحی ان لوگوں کو ہوتی ہے۔ جو بہت جھوٹ بولنے والے۔ افتراء باندھنے والے گنہگار ہوتے ہیں۔‘‘

معیار از حدیث: **سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی و انا خاتم النبیین لانبی بعدی.**

(ابوداؤد ج ۲ص ۱۲۷ باب ذکر الفتن و دلائلھا۔ ترمذی ج ۲ ص ۴۵ باب لاتقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون)

''یعنی میری امت میں سے تیس ایسے آدمی ہوں گے جو بیشمار جھوٹ بولنے والے اور زبردست فریب دینے والے ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے آپ کو نبی سمجھے گا۔ حالانکہ میں نبیوں کے ختم کرنے والا ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔''

ان دونوں معیاروں سے ثابت ہوا کہ جہاں سچے نبی اور ملہم ہوتے رہے ہیں۔ وہاں جھوٹوں کا سلسلہ بھی جاری رہا ہے بلکہ جھوٹے ملہمین اور نبیوں کا سلسلہ قائم ہے۔ جھوٹے نبیوں کی پہچان قرآن اور حدیث میں یہ بتلائی گئی ہے کہ وہ زبردست جھوٹ بولنے والے اور سخت فریب دینے والے ہوں گے۔

خدا اور اس کے رسول کے اس زبردست انتباہ کے بعد ہمارا فرض ہے کہ جب کبھی کوئی شخص دعویٰ الہام یا وحی کا کرے۔ ان دونوں معیاروں پر اس کو پرکھیں۔ میں نے اسی معیار کے مطابق مرزا قادیانی کی جانچ پڑتال شروع کی اور آج ان کی اپنی تصنیفات سے ان کے جھوٹوں کی پہلی قسط پیش کرتا ہوں۔ جن کی تعداد دو صد (۲۰۰) ہے۔ مگر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے جھوٹے آدمی کے متعلق مرزا قادیانی کا فتویٰ بھی درج کر دیا جائے۔

قول مرزا نمبر۱ ''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر کوئی اعتبار نہیں (چشمہ معرفت ص۲۲۲ خزائن ج ۲۳ ص ۲۳۱) قول نمبر۲...... ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا تو انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔'' (ست بچن ص ۳۱ خزائن ج ۱۰ ص۱۴۳) نمبر۳...... (دنیا دار) وہ اپنا معبود اور مشکل کشا جھوٹ کی نجاست کو سمجھتے ہیں۔اس لیے خدا تعالیٰ نے جھوٹ کو بتوں کی نجاست کے ساتھ وابستہ کر کے قرآن کریم میں بیان کیا ہے۔

(الحکم ج ۹ ش ۱۳ ص ۵ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۵ء)

نمبر۴...... ''جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں کوئی کام نہیں۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۶ خزائن ج ۲۲ ص ۴۵۹)

قول مرزا نمبر۵...... ''جھوٹے ہیں کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔ (انجام آتھم ضمیمہ ص ۲۵ خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۹) مرزا قادیانی کے جھوٹ کئی قسم کے ہیں۔ اوّل...... خدا پر افتراء باندھا ہے۔ دوم...... رسول کریم ﷺ پر جھوٹ باندھا ہے۔ سوم...... بزرگان دین پر جھوٹ باندھا ہے۔ چہارم...... واقعات کے بیان کرنے میں دیانت سے کام نہیں لیا۔ پنجم...... ایک ہی مضمون کے متعلق سخت تناقض کا ارتکاب کیا ہے۔

مرزا قادیانی کے جھوٹ میں نے اس دفعہ کتاب وار درج کیے ہیں تاکہ دیکھنے والوں کو ایک ہی وقت میں بہت سی کتابیں منگوانے کی ضرورت نہ پڑے۔ دوسرے ناظرین باتمکین اندازہ لگا سکیں کہ ہر ایک کتاب میں مرزا قادیانی نے کس قدر جھوٹوں کا ارتکاب کیا ہے؟

معذرت ا...... میں اپنے محدود معلومات کی بنا پر مرزا قادیانی کے سارے کذبات پر احاطہ نہیں کر سکا۔ اگر کوئی عالم اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیتا تو واللہ اعلم ہزارہا جھوٹ ثابت کر دیتا۔

۲...... طبع اوّل میں بہت جلدی سے کام لیا گیا ہے۔ بہت سی اغلاط لفظی و معنوی کا اندیشہ ہے۔ لہٰذا عرض ہے کہ جس صاحب کو کوئی غلطی معلوم ہو وہ ازراہ تلطف خاکسار مؤلف کو مطلع کر کے مشکور فرما دیں۔ شکریہ کے ساتھ اصلاح قبول کر لی جائے گی۔ **وما توفیقی الا باللّٰہ.**

نوٹ...... سب سے پہلے ''ازالہ اوہام'' کے جھوٹ ترتیب وار نقل کرتا ہوں۔

کذبات مرزا ازالہ اوہام

ا...... ''مسیح کے معجزات اور پیشگوئیوں پر جس قدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں۔''

(ازالہ اوہام ص ۷۔۶ خزائن ج ۳ ص ۱۰۶)

ابوعبیدہ: صریح جھوٹ۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات میں کوئی شکوک اور اعتراض پیدا نہیں ہوتے۔ ہاں شیطان طبع لوگوں کو ایسا معلوم ہوتو ہو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں۔ **واذ کففت بنی اسرائیل عنک اذجئتهم بالبینت فقال الذین کفروا منهم ان هذا الاسحر مبین** (مائدہ ۱۱۰) ''اور یاد کر اے عیسیٰ علیہ السلام جبکہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے (یعنی تمہارے قتل و اہلاک سے) باز رکھا۔ جب تم ان کے پاس نبوت کی دلیلیں (معجزات) لے کر آئے تھے۔ پھر ان میں جو کافر تھے۔ انھوں نے کہا تھا کہ یہ معجزات بجز کھلے جادو کے اور کچھ بھی نہیں۔''

اب خدا کے بیان کے بالمقابل مرزا قادیانی کے بیان کو سوائے مریدان بااخلاص کے اور کون تسلیم کر سکتا ہے؟

۲...... ''اس مقام میں زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام معجزہ نمائی سے صاف انکار کر کے کہتے ہیں کہ میں ہرگز کوئی معجزہ دکھا نہیں سکتا۔ مگر پھر بھی عوام ایک انبار معجزات کا

ان کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔'' (ازالہ ص ۸ خزائن ج ۳ ص ۱۰۶)

ابوعبیدہ: قرآن شریف میں خود حضرت مسیح علیہ السلام کا قول اللہ تعالیٰ نقل فرماتے ہیں۔ **انی قد جئتکم بآیۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرًا باذن اللّٰہ و ابری الاکمہ والابرص واحیی الموتٰی باذن اللّٰہ وأنبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذلک لاٰیۃ ان کنتم مومنین٥** (آل عمران ۴۹) ''فرمایا حضرت مسیح علیہ السلام نے اے لوگو میں تمہارے رب کی طرف سے اپنی سچائی پر نشانیاں لے کر آیا ہوں اور وہ یہ ہیں۔ ۱...... میں تمہارے واسطے مٹی سے پرندہ کی شکل بناتا ہوں۔ پھر اس میں پھونک مارتا ہوں۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جاندار پرندہ بن جاتا ہے۔ ۲...... اور مادر زاد اندھوں اور برص والوں کو اچھا کرتا ہوں۔ ۳...... اور مردوں کو خدا کے حکم کے ساتھ زندہ کرتا ہوں۔ ۴...... اور میں تمہیں بتاتا ہوں جو کچھ کہ تم کھاتے ہو اور جمع کرتے ہو اپنے گھروں میں۔'' پس مرزا قادیانی کا دعویٰ دروغ محض ثابت ہوا۔

۳...... ''عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے۔ مگر ان پڑھوں لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہ دے گا۔''

(ازالہ ص ۳۲ خزائن ج ۳ ص ۱۱۹)

ابوعبیدہ: اے قادیانی دوستو اس عبارت کی اور اس میں کے ''عنقریب'' کی کیا تاویل کرو گے۔ کیا اب ہندوستان میں کوئی کافر نہیں؟ ہندو مسلمان کیا ہوتے بلکہ کئی مسلمان اچھے بھلے خدا اور اس کے رسول کے ماننے والے مرزا قادیانی کی بھینٹ چڑھ گئے۔ **انا للّٰہ و انا الیہ راجعون.**

۴...... (ا) ''اب جو امر خدا تعالیٰ نے میرے پر منکشف کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔'' (ازالہ ص ۳۹ خزائن ج ۳ ص ۱۲۲) پھر ''میرے پر خاص اپنے الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔'' (ازالہ ص ۵۶۱ خزائن ج ۳ ص ۴۰۲)

ب...... الہام مرزا قادیانی ''**هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ**'' یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح علیہ السلام کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر

ظاہر کیا گیا ہے۔ (کس کی طرف سے؟ ابو عبیدہ) کہ یہ خاکسار...... مسیح علیہ السلام کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے۔ (براہین احمدیہ ص ۴۹۹۔۴۹۸ خزائن ج ۱ ص ۵۹۳)

ابوعبیدہ: دونوں الہاموں میں سے ایک ضرور جھوٹ ہے کیونکہ ایک کہتا ہے مسیح موعود مرزا قادیانی ہیں۔ دوسرا کہتا ہے مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

۵...... ''قرآن شریف کے کسی مقام سے ثابت نہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام اسی خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے۔'' (ازالہ اوہام ص ۴۶ خزائن ص ۱۲۵)

ابوعبیدہ: صریح جھوٹ: قرآن شریف میں صریح اعلان ہے کہ خدا نے حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ بجسد عنصری آسمان پر اٹھا لیا۔

مثلاً...... اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ (آل عمران ۵۵) ''یعنی اے عیسیٰ علیہ السلام میں تمہاری عمر پوری کر کے تمہیں طبعی موت دوں گا۔ (اور سردست یہودیوں کے ہاتھ سے بچانے کے لیے) تمہیں آسمان پر اٹھانے والا ہوں۔''

نوٹ: جب توفی کے بعد رفع کا لفظ آئے تو اس وقت رفع کے معنی یقیناً رفع جسمانی کے آتے ہیں۔ اگر کوئی قادیانی اس کے خلاف کوئی مثال قرآن، حدیث یا اشعار عرب سے دکھائے تو اس کو یک صد روپیہ انعام خاص دیا جائے گا۔

۲...... وَمَاقَتَلُوْہُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ (نساء ۱۵۸،۱۵۷) یہاں بھی ان کے رفع جسمانی ہی کا ذکر ہے۔

چیلنج ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کا آنا قادیانی ہمیشہ ذکر کیا کرتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ان تمام مجددین نے جن کو قادیانیوں نے اپنی کتاب ''عسل مصفی'' ص ۱۶۳ میں سچے مجدد تسلیم کیا ہے۔ ان ہر دو جگہوں میں رفع کے معنی جسم سمیت اٹھانا ہی کیے ہیں۔ پس مرزا قادیانی کا جھوٹ ظاہر ہے۔

۶...... ''اگر فرض کیا جائے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر گئے ہیں تو ظاہر ہے کہ وہ ہر وقت اوپر کی سمت میں ہی نہیں رہ سکتے بلکہ کبھی اوپر کی طرف ہوں گے۔ کبھی زمین کے نیچے آ جائیں گے...... پس ایسی مصیبت ان کے لیے روا رکھنا کس درجہ کی بے ادبی میں داخل ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۴۹۔۴۸ خزائن ص ۱۲۷)

ابوعبیدہ: یہ مرزا قادیانی کا صریح جھوٹ اور دھوکہ ہے۔ زمین کے چاروں طرف اوپر ہی اوپر ہے۔ اس واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ زمین کی اوپر کی سمت ہی میں

رہیں گے۔ مرزا قادیانی جب جغرافیہ سے آپ کو مس نہیں تو پھر کیوں خواہ مخواہ دخل در معقولات دیتے ہو؟

۷...... ''صحیح حدیثوں میں (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بارنے میں) تو آسمان کا لفظ بھی نہیں ہے۔'' (ازالہ ص ۶۰ خزائن ج ۳ ص ۱۳۲)

ابوعبیدہ: صریح جھوٹ: امام بیہقی جن کو قادیانیوں نے اپنی کتاب عسل مصفی ص ۱۶۳ پر صدی چہارم کا مجدد تسلیم کیا ہے۔ ایک مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ **کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم وامامکم منکم.** (کتاب الاسماء والصفات ص ۴۲۴ باب قوله یعیسٰی ان متوفیک) دوسری حدیث ملاحظہ ہو۔ **فعند ذالک ینزل اخی عیسٰی ابن مریم من السماء.**

(کنز ج ۱۴ ص ۶۱۹ حدیث ۳۹۷۲۶ ابن اسحاق وابن عساکر ج ۲۰ ص ۱۴۹ عن ابن عباسؓ)

دونوں حدیثوں میں آسمان کا لفظ بھی موجود ہے۔

۸...... ''دراصل حضرت اسمٰعیل بخاری صاحب کا یہی مذہب تھا کہ وہ ہرگز اس بات کے قائل نہ تھے کہ سچ مچ مسیح ابن مریم آسمان سے اترے گا۔''

(ازالہ ص ۹۶ خزائن ج ۳ ص ۱۵۳)

ابوعبیدہ: صریح جھوٹ ہے۔ کوئی قادیانی امام بخاری کا یہ عقیدہ ثابت نہیں کر سکتا۔ قیامت تک چیلنج ہے۔

۹...... ''یہ عام محاورہ قرآن شریف کا ہے کہ زمین کے لفظ سے انسانوں کے دل اور ان کے باطنی قویٰ مراد ہوتی ہیں۔'' (ازالہ ص ۱۳۴،۱۳۵ خزائن ج ۳ ص ۱۶۸)

ابوعبیدہ: صریح جھوٹ ہے۔ قرآن کریم میں ۲۵۰ سے زیادہ دفعہ ارض کا لفظ آیا ہے۔ جہاں ارض سے مراد زمین ہی ہے۔ یہ مرزا قادیانی کا افتراء محض ہے۔

۱۰...... یہ سورۃ (سورہ ازال) مسیح موعود کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہے۔

(ازالہ ص ۱۱۴ خزائن ص ۱۶۲ ملخصاً)

ابوعبیدہ: افتراء علی اللہ اور جھوٹ ہے۔ جس کو عربی سے ذرا بھی مس ہوگی۔ وہ مرزا قادیانی کا یہ جھوٹ بھی تسلیم کر لے گا کیونکہ یہ ساری سورت قیامت کے دن کا نقشہ کھینچ رہی ہے۔ رسول پاک ﷺ نے بھی اس سورت سے وقوعہ قیامت ہی مراد لیا ہے۔ مگر مرزا قادیانی اپنی ہی ہانکے جاتے ہیں۔

۱۱...... ''اوّل تو جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں جو ہمارے

ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو۔‘‘

(ازالہ ص ۱۴۰ خزائن ج ۳ ص ۱۷۱)

ابوعبیدہ: مسیح کے نزول کا عقیدہ قرآن، حدیث، صحابہ کرامؓ اور جمیع علمائے امت سے ثابت ہے۔ پھر ایسے عقیدہ کو ایمان کی جزو یا دین کا رکن قرار نہ دینا جھوٹ محض اور افتراء نہیں تو اور کیا ہے؟

خود مرزا حقیقۃ الوحی پر مسیح موعود کا ماننا فرض قرار دے رہے ہیں لکھتے ہیں۔

’’دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارہ میں خدا اور اس کے رسول نے تاکید کی ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۱۷۹ خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۵) حضرات اس عبارت کا نمبر ۱۱ کی عبارت سے مقابلہ کر کے تناقض کا لطف اٹھایئے۔ نیز نمبر ۱۲ کے جواب میں ازالہ اوہام ص ۵۵۷ خزائن ص ۴۰۰ کی عبارت قابل ملاحظہ ہے۔

۱۲...... ’’(مسیح کے نزول کی پیشگوئی) صدہا پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۱۴۰ خزائن ص ۱۷۱)

ابوعبیدہ: یہ مرزا قادیانی کا سفید جھوٹ ہے کیونکہ اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر اس کے منکر کو کافر کیوں کہتے ہیں؟ جیسا کہ اسی کتاب میں لکھا ہے ’’یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اوّل درجہ کی پیشگوئی ہے۔ جس کو سب نے باتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں۔ کوئی پیشگوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں۔ تواتر کا اوّل درجہ اس کو حاصل ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص ۵۵۷ خزائن ج ۳ ص ۴۰۰)

(اسے کہتے ہیں دروغ گو را حافظہ نباشد) نیز دیکھو نمبر ۱۱ بذیل ابوعبیدہ۔

۱۳...... ہمارے سید و مولیٰ آپ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ بعض پیشگوئیوں کو میں نے کسی اور صورت پر سمجھا اور ظہور ان کا کسی اور صورت پر ہوا۔‘‘

(ازالہ اوہام ص ۱۴۱،۱۴۰ خزائن ج ۳ ص ۱۷۱)

ابوعبیدہ: صریح جھوٹ: رسول پاک ﷺ پر بہتان ہے۔ کسی حدیث میں آپ نے ایسا اقرار نہیں کیا۔

۱۴...... ’’من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب۔ یعنی میں رسول نہیں ہوں اور نہ میں کتاب لایا ہوں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۱۷۸ خزائن ج ۳ ص ۱۸۵)

ابوعبیدہ: بالکل کذب ہے۔ تمام قادیانی مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں۔ نیز مرزا قادیانی کا الہام ہے۔ یا یحییٰ خذ الکتاب بقوۃ۔ (تذکرہ ص ۱۲۲) یعنی اے یحییٰ (مرزا) کتاب کو قوت سے پکڑو“ پھر مرزا قادیانی کو وحی ہوئی تھی۔ اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلاً کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلاًo (حقیقت الوحی ص ۱۰۱ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۵) ”یعنی ہم نے موسیٰؑ کی طرح مرزا قادیانی کو نبی بنا کر بھیجا ہے۔“ حضرت موسیٰؑ رسول بھی تھے۔ صاحب کتاب بھی تھے۔ پس مرزا قادیانی اس الہام کی رو سے رسول صاحب کتاب ٹھہرتے ہیں۔

۱۵...... ”تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔“
(ازالہ اوہام ص ۱۸۵ خزائن ج ۳ ص ۱۸۹)

ابوعبیدہ: صریح جھوٹ ہے۔ اجماع تو ایک طرف کوئی ضعیف حدیث بھی قادیانی ہمارے سامنے پیش نہیں کر سکتے۔ جس میں تیرھویں صدی کا ذکر ہو۔

۱۶...... ”میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔“ (ازالہ اوہام ص ۱۸۶ خزائن ج ۳ ص ۱۹۰)

ابوعبیدہ: حضرات! مرزا قادیانی نے غلام احمد اپنے اصلی نام کے ساتھ قادیانی کی دُم لگا کر اپنے الہام کو پکا کرنے کی بڑی کوشش کی ہے کیونکہ ان کے خیال میں جتنے غلام احمد بھی ہوں گے چونکہ قادیان کے رہنے والے نہیں ہوں گے۔ اس واسطے ان کا دعویٰ سچا رہے گا۔ مگر مولیٰ کریم نے بھی عہد کر رکھا ہے کہ غلام احمد قادیانی کی کوئی بات بھی صحیح نہیں ہونے دیں گے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں دو شخص اور بھی غلام احمد قادیانی نام کے موجود تھے۔ واللہ اعلم مرزا قادیانی نے دنیا کی آنکھوں میں مٹی جھونکنے کی اتنی جرأت کیوں کی ہے؟

۱۷...... مرزا قادیانی کا الہام ہے ”یا احمدی۔“ (ازالہ اوہام ص ۱۹۶ خزائن ج ۳ ص ۱۹۵)

ابوعبیدہ: چونکہ عربی زبان کی رو سے یہ ترکیب غلط ہے (کسی عربی خواندہ طالب علم سے پوچھ لو) اور غلط عبارت خدا کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے یہ الہام خدا پر افتراء اور جھوٹ ہے۔

۱۸...... (نواس بن سمعانؓ نے ایک حدیث بیان فرمائی ہے جو مرزا کی مسیحیت کو بیخ و بن سے اکھاڑتی ہے۔ اس کے متعلق مرزا کہتا ہے۔) ”یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد بن اسمٰعیل بخاری

نے چھوڑ دیا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۲۰ خزائن ج ۳ ص ۲۰۹)

ابوعبیدہ: امام بخاری پر افتراء ہے۔ اگر انھوں نے کہیں ایسا لکھا ہو تو دکھا کر انعام حاصل کرو۔

۱۹...... ''یہ بیان کہ صحابہ کرام کا دجال معہود اور مسیح ابن مریم کے آخری زمانے میں ظہور فرمانے کا ایک اجماعی عقیدہ تھا۔ کس قدر ان بزرگوں پر تہمت ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۲۳۹ خزائن ج ۳ ص ۲۲۱)

ابوعبیدہ: اس جھوٹ کے ثبوت میں نمبر ۱۱ و نمبر ۱۲ مکرر مطالعہ کیا جائے۔ جس پیشگوئی کو تواتر کا درجہ حاصل ہو۔ جس کے ماننے کے لیے خدا اور رسول کا حکم ہو اور جس عقیدہ پر تمام مجددین مسلّمہ قادیانی فوت ہوئے ہوں وہ تہمت کیسے ہوسکتا ہے؟

۲۰...... ''احادیث صحیحہ مسلم و بخاری باتفاق ظاہر کر رہی ہیں کہ دراصل ابن صیاد ہی دجال معہود تھا۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۴۲ خزائن ج ۳ ص ۲۲۲)

ابوعبیدہ: صریح بہتان اور جھوٹ ہے۔ قادیانی، مرزا قادیانی کا دعویٰ ثابت کر کے انعام لینے کی سعی کریں۔

۲۱...... ''قرآن شریف میں اوّل سے آخر تک جس جس جگہ توفی کا لفظ آیا ہے۔ ان تمام مقامات میں توفی کے معنی موت ہی لیے گئے ہیں۔''

(ازالہ اوہام ص ۲۴۷ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۲۴)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! یہ آپ کا صریح جھوٹ اور دھوکہ ہے کیا آپ نے قرآن شریف میں **وھو الذی یتوفکم باللیل** نہیں پڑھا۔ اس کے معنی موت کے کون عقلمند کرسکتا ہے؟ اسی قسم کی کئی آیات ہیں جہاں موت کے معنی کرنے ناممکن ہیں۔

۲۲...... ''ایک اور حدیث بھی مسیح ابن مریم کے فوت ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آ جائے گی۔''

(ازالہ ص ۲۵۲ خزائن ج ۳ ص ۲۲۷)

ابوعبیدہ: یہ آنحضرت ﷺ پر مرزا قادیانی کا افتراء ہے۔ کوئی ایسی حدیث نہیں۔ جس کے یہ معنی ہوں کہ بنی آدم پر ۱۰۰ برس بعد قیامت آ جائے گی۔

۲۳...... ''یہ عقیدہ کہ مسیح جسم کے ساتھ آسمان پر چلا گیا تھا۔ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ صرف بیہودہ اور بے اصل اور متناقض روایات پر ان کی

بنیاد معلوم ہوتی ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۶۸ خزائن ص ۲۳۵)

ابوعبیدہ: صریح جھوٹ: قادیانی ہماری پیش کردہ آیات اور احادیث کو (نعوذ باللہ) بے ہودہ، بے اصل اور متناقض ثابت کریں۔ ورنہ مرزا قادیانی کا جھوٹ تسلیم کر لیں (دوسری بات آسان ہے) نیز اگر یہ عقیدہ ایسا ہی تھا تو مرزا قادیانی مجدد ہونے کے ۱۲ سال بعد تک بھی اس عقیدہ پر کیوں قائم رہے؟

۲۴...... ''گدھوں اور بیلوں کا آسمان سے اترنا قرآن کریم آپ فرما رہا ہے۔'' (سورہ زمر پارہ ۲۳) اَنۡزَلَنَا لَکُمۡ مِنَ الۡاَنۡعَام. (ازالہ اوہام ص ۲۸۶ خزائن ص ۲۴۶)

ابوعبیدہ: آسمان کا لفظ کہاں ہے۔ ہم سے آپ نے آسمان کا لفظ طلب کیا تھا۔ ہم نے حاضر کر دیا۔ دیکھو کذب نمبر ۷۔ اب ہم آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ کون سی آیات میں لکھا ہے کہ آسمان سے گدھے اور بیل اتارے گئے ہیں۔ اگر نہیں لکھا ہے تو پھر جھوٹ کیوں بولا؟

۲۵...... خود آنحضرت ﷺ بھی اس کی تصدیق کر رہے ہیں ''کہ درحقیقت ابن صیاد ہی دجال معہود ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۴۲ خزائن ص ۲۲۲)

ابوعبیدہ: بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ ۱...... آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ کے قول کی تصدیق نہیں فرمائی بلکہ نہایت لطیف پیرایہ میں حضرت عمرؓ کے خیال کو درست کر دیا۔ خود مرزا قادیانی اس کی تردید اس طرح کرتے ہیں۔ ''اگر یہی دجال معہود ہے تو اس کا صاحب عیسیٰ ابن مریم ہے جو اسے قتل کرے گا۔ ہم اس کو قتل نہیں کر سکتے۔''

(ازالہ اوہام ص ۲۲۵ خزائن ص ۲۱۳)

۲...... مزید لکھتے ہیں ''کہ ہم پہلے بھی تحریر کر آئے ہیں کہ عیسائی واعظوں کا گروہ بلاشبہ دجال معہود ہے۔'' (ازالہ ص ۷۲۲ خزائن ص ۴۸۸) حضرات دیکھا۔ کیا مرزا کے جھوٹوں کی بھول بھلیوں کا کوئی پتہ لگ سکتا ہے؟

۲۶...... ''میں نے کوئی ایسے اجنبی معنی (قرآن کریم کے) نہیں کیے جو مخالف ان معنوں کے ہوں۔ جن پر صحابہ کرامؓ تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کا اجماع ہو۔''

(ازالہ اوہام ص ۳۰۱ خزائن ص ۲۵۴)

ابوعبیدہ: بالکل جھوٹ ہے بلکہ جس قدر آیات میں ہیرا پھیری کر کے اپنے دعویٰ کو مضبوط کر سکتے تھے۔ ان سب کے معنی ۱۳ صد سال کے مسلمہ اسلامی معانی کے خلاف کیے ہیں۔ معراج شریف، علامات قیامت، معجزات انبیا علیہم السلام، ختم نبوت، حیات

مسیح علیہ السلام، حشر ونشر، قیام قیامت وغیرہم تمام ضروریاتِ دین کے متعلق آیات کے معنی ایسے ایسے کیے ہیں کہ تمام امت محمدی ایک طرف ہے اور آپ اکیلے دوسری طرف دو اینٹ کی مسجد جدا بنا رہے ہیں۔

۲۷...... ''اکثر صحابہ مسیح کا فوت ہو جانا مانتے رہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۰۲ خزائن ص ۲۵۴)

ابوعبیدہ: کم از کم ایک صحابیؓ ہی سے تو کوئی ایسی روایت دکھا دو۔ جس میں وفاتِ مسیح علیہ السلام اس طرح منقول ہو۔ جیسے ہم بیسوں بلکہ سینکڑوں روایات صحیحہ پیش کرتے ہیں۔ جن میں حیاتِ مسیح علیہ السلام کا ببانگ دہل اعلان ہے۔ ایسے صریح جھوٹ بول کر مطلب براری کر کے قیامت کے دن خدا کو کیا جواب دو گے؟

۲۸...... ''غرض یہ بات کہ مسیح جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا اور اسی جسم کے ساتھ اترے گا۔ نہایت لغو اور بے اصل بات ہے۔ صحابہ کا ہرگز اس پر اجماع نہیں۔''
(ازالہ اوہام ص ۳۰۲،۳۰۳ خزائن ص ۲۵۴)

ابوعبیدہ: اگر اجماع نہیں تو آپ کم از کم ایک ہی صحابیؓ سے کوئی ایسی روایت خواہ وہ ضعیف ہی کیوں نہ ہو۔ دکھا دو کہ جس میں انھوں نے اعلان کیا ہو کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر بجسد عنصری نہیں اٹھائے گئے اور یہ کہ وہی مسیح ابن مریم نہیں اترے گا بلکہ قادیان سے مسیح ابن غلام مرتضیٰ خروج کرے گا۔

۲۹...... ''اور یہ بھی یاد رہے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بپایہ ثبوت نہیں پہنچتا اور نہ درحقیقت ان کا زندہ ہو جانا ثابت ہوتا ہے۔'' (ازالہ ص ۳۰۷ حاشیہ خزائن ص ۲۵۶)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی آیت کریمہ **اِنِّیْ خَلَقَ لَکُمْ مَنَ الطِّیْن کھیئة الطیر فَانفح فیه فیکون طیراً باذن اللّٰه** (آل عمران ۴۹) کے معنی تو ذرا کیجئے۔ خود اگر معلوم نہ ہوں تو کسی ادنیٰ طالب علم ہی سے پوچھ لیجئے بلکہ خود یوں لکھا ہے۔ ''حضرت مسیح علیہ السلام کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۶۸ خزائن ج ۵ ص ایضاً) کون سی بات سچ ہے اور کون سی جھوٹ؟

۳۰...... ''اور محی الدین ابن عربی صاحب کو بھی اس میں (مسمریزم میں) خاص درجہ کی مشق تھی۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۰۸ خزائن ص ۲۵۷)

ابوعبیدہ: یہ حضرت محی الدین ابن عربیؒ پر مرزا قادیانی کا صریح بہتان ہے۔ وہ ماشاء اللہ صاحب کرامات تھے۔ مرزا قادیانی کے پاس اس بہتان کا کوئی ثبوت نہیں۔ اگر

ہے تو پیش کر کے انعام حاصل کرو۔ لطف یہ کہ ایسے مسمریزمی کو پھر ازالہ اوہام ص ۱۵۲ خزائن ص ۱۷۷ پر کامل صوفی اور محدث بھی مانتے ہیں۔

۳۱...... ''اور اب یہ بات قطعی اور یقینی ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے۔''

(ازالہ اوہام ص ۹۔۳۰۸ خزائن ص ۲۵۷)

ابوعبیدہ: خدا کے دو سچے نبیوں پر بہتان باندھا ہے۔ خداوند کریم قرآن پاک میں تو انھیں آیات بیّنات کہتا ہے۔ آپ کا کیا منہ ہے کہ انھیں مسمریزم کہیں؟

(دیکھو کذب نمبر ۱،۲)

۳۲...... ''یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح علیہ السلام جسمانی بیماروں کو اس عمل (مسمریزم) کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے۔ مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۱۰ حاشیہ خزائن ص ۲۵۸)

ابوعبیدہ: صریح جھوٹ ہے۔ دیکھئے خود اسی کتاب ازالہ کے ص ۱۲۸۔۱۲۷ پر فرماتے ہیں۔ ''ان آیات (متعلقہ معجزات عیسیٰ علیہ السلام) کے روحانی طور پر یہ معنی بھی کر سکتے ہیں کہ مٹی کی چڑیوں سے مراد وہ امی اور نادان لوگ ہیں جن کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنا رفیق بنایا۔ گویا اپنی صحبت میں لے کر پرندوں کی سورت کا خاکہ کھینچا۔ پھر ہدایت کی روح ان میں پھونک دی۔ جس سے وہ پرواز کرنے لگے۔'' اس میں صاف اعلان کر رہے ہیں کہ ان کی ہدایت لوگوں نے کثرت سے قبول کی۔ دروغ گورا حافظہ نباشد کے سوا اور کیا کہیں؟

۳۳...... ''حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۰۳ حاشیہ خزائن ص ۲۵۴)

ابوعبیدہ: قرآن اور حدیث بانگ دہل اعلان کر رہے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے کئی جگہ انھیں بے باپ بھی مانا ہے۔ دیکھو فرماتے ہیں۔ ''من عجب تر از مسیح بے پدر۔ یعنی میں اس مسیح سے افضل ہوں۔ جو بے باپ تھے۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۷۷ خزائن ص ۲۹۴)

۳۴...... ''یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ توفی کا لفظ جو قرآن شریف میں استعمال کیا گیا

ہے۔ خواہ وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل ہے۔ یعنی موت یا غیر حقیقی معنوں پر یعنی نیند۔"
(ازالہ اوہام ص ۸۔۳۳۷ خزائن ص ۲۷۲)

ابوعبیدہ: مرزا توفی کی یہ تقسیم آپ نے کس کتاب سے نقل کی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ محض آپ کے بے استاد اور بے پیر ہونے کی وجہ سے آپ کا جھوٹ محض ہے بے استادی اور بے پیر ہونے کا ثبوت دیکھو تردید جھوٹ نمبر ۸۴ میں۔

۳۵...... "مسیح کو زندہ خیال کرنا اور یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ جسم خاکی کے ساتھ دوسرے آسمان میں بغیر حاجت طعام کے یونہی فرشتوں کی طرح زندہ ہے۔ درحقیقت خدا تعالیٰ کے کلام پاک سے روگردانی ہے۔" (ازالہ اوہام ص ۳۴۸ خزائن ص ۲۷۷)

ابوعبیدہ: اگر یہ سچ ہے تو مرزا قادیانی خود بھی ۵۲ برس تک قرآن سے روگردان رہے پھر جو شخص قرآن سے روگردان ہو۔ وہ مجدد کیسے ہو سکتا ہے اور نبی کیسے بن سکتا ہے؟ (دیکھو براہین احمدیہ خزائن ج ۱ ص ۵۹۳) پر صاف اقرار کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں اور وہی نازل ہوں گے۔"

۳۶...... "حق یہ ہے کہ اس دن (قیامت کے دن) بھی بہشتی بہشت میں ہوں گے اور دوزخی دوزخ میں۔" (ازالہ اوہام ص ۳۵۱ خزائن ص ۲۷۹)

ابوعبیدہ: کس صفائی سے قیام قیامت کا انکار کر رہے ہیں۔ پھر قیامت کس جانور کا نام ہے۔ بعث بعدالموت حساب کتاب، میزان، شفاعت انبیاء وغیرہ کا کس صفائی کے ساتھ انکار ہے۔ دوسرے الفاظ میں تمام کلام اللہ کو جھٹلا رہے ہیں۔

۳۷...... "توریت بلند آواز سے پکار رہی ہے کہ مصلوب لعنتی ہے۔"
(ازالہ ص ۳۷۱ خزائن ص ۲۹۱)

ابوعبیدہ: کذب صریح ہے۔ توریت میں صرف وہ مجرم لعنتی لکھا ہے۔ جو موت کی سزا کا مستحق ہو اور پھر وہ صلیب دیا جائے۔
(دیکھو توریت استثناء باب ۲۱ آیات ۲۲۔۲۳ نیز دیکھو نمبر ۱۲۰)

۳۸...... "سنت جماعت کا یہ مذہب ہے کہ امام محمد مہدی فوت ہو گئے ہیں اور آخری زمانہ میں انھیں کے نام پر ایک اور امام پیدا ہوگا۔" (ازالہ اوہام ص ۴۵۷ خزائن ص ۳۴۴)

ابوعبیدہ: اس کا نام ہے چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ کیا قادیانی اپنے نبی کو سچا ثابت کرنے کے لیے دو چار نام اہل سنت جماعت کے محققین کے پیش کر سکتے ہیں۔ جن کا یہ عقیدہ ہے؟ سنیے قیامت تک پیش نہیں کر سکو گے۔

۳۹...... ''ابن عباس سے یہ حدیث نکلتی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔''
(ازالہ اوہام ص ۴۶۵ خزائن ص ۳۴۹)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی افتراء کرنے میں کس قدر بیباک واقع ہوئے ہیں؟ حضرت ابن عباسؓ سے کوئی ایسی حدیث مروی نہیں جس کے یہ معنی ہوں کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں بلکہ وہ تو فرماتے ہیں کہ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ کے معنی ہیں۔ اے عیسیٰ علیہ السلام میں تجھے قیامت سے پہلے آسمان سے اتار کر ماروں گا۔ نیز دیکھو جھوٹ نمبر ۷ میں حدیث ابن عباسؓ۔

۴۰...... ''کتب لغت میں اندھیری رات کا نام بھی کافر ہے۔ مگر تمام قرآن شریف میں کافر کا لفظ صرف کافر دین یا کافر نعمت پر بولا گیا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۴۶۶ خزائن ص ۳۴۹)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی صاحب الغرض مجنون کا مصداق ہیں۔ ومن یکفر بالطاغوت میں کفر کے معنی کیا ہیں؟ کیا یہاں بھی کافر نعمت یا کافر دین ہی مراد لیں گے۔ افسوس آپ کی قرآن دانی پر۔

۴۱...... ''یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔''
(ازالہ اوہام ص ۴۷۳ خزائن ص ۳۵۳)

ابوعبیدہ: اس کا جھوٹ ہونا اس طرح تسلیم کرتے ہیں۔ ''اور یہی سچ ہے کہ مسیح فوت ہو چکا اور سری نگر محلہ خانیار میں اس کی قبر ہے۔'' (کشتی نوح ص ۶۹ خزائن ج ۱۹ ص ۷۶) قرآن اور حدیث کی رو سے دونوں جھوٹ ہیں۔ جب قرآن اور حدیث ان کی حیات کا اعلان کر رہے ہیں تو مرنے سے پہلے قبر کیسے؟

۴۲......''دابۃ الارض اس جگہ لفظ دابۃ الارض سے ایک ایسا طائفہ انسانوں کا مراد ہے جو آسمانی روح اپنے اندر نہیں رکھتے لیکن زمینی علوم وفنون کے ذریعہ سے منکرین اسلام کو لاجواب کرتے ہیں اور اپنا علم کلام اور طریق مناظرہ تائید دین کی راہ میں خرچ کر کے بجان و دِل خدمت شریعت غرّا بجا لاتے ہیں۔ سو وہ چونکہ درحقیقت زمینی ہیں اور آسمانی نہیں اور آسمانی روح کامل طور پر اپنے اندر نہیں رکھتے اس لیے دابۃ الارض کہلاتے ہیں۔''
(ازالہ اوہام ص ۵۰۲ خزائن ۷۰-۳۶۹)

ابوعبیدہ: سبحان اللہ۔ رسول کریم ﷺ تو فرماتے ہیں۔ ثلث اذا خرجن لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن اٰمنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیراً طلوع الشمس من مغربها والدجال و دابۃ الارض۔ (مشکوٰۃ ص ۴۷۲ باب العلامات بین یدی الساعۃ و ذکر الدجال)

''یعنی جب تین چیزیں ظاہر ہو جائیں گی اس کے بعد ایمان لانا بھی نفع نہ دے گا۔ اوّل سورج کا مغرب سے نکلنا۔ دوسرے دجال کا نکلنا۔ تیسرے دابۃ الارض کا نکلنا'' تو کیا اب جس قدر مرزائی ہیں۔ یہ سب کافر ہیں کیونکہ دابۃ الارض کے بعد مرزائی بنے ہیں۔

۴۳...... ''مجدد الف ثانی صاحب اپنے مکتوبات کی جلد ثانی مکتوب ۵۵ میں لکھتے ہیں کہ مسیح موعود جب دنیا میں آئے گا تو علماء وقت کے بمقابل اس کے آمادہ مخالفت کے ہو جائیں گے۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۴۵ خزائن ص ۳۹۳) پھر ص ۲۴۰ پر لکھتے ہیں کہ ''مجدد ثانی نے ٹھیک لکھا ہے کہ جب مسیح آئے گا تو تمام مولوی ان کی مخالفت پر آمادہ ہو جائیں گے اور خیال کریں گے کہ اہل الرای ہے اور اجماع کو ترک کرتا ہے اور کتاب اللہ کے معنی الٹا تا ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۵۸۰ خزائن ص ۴۱۳)

ابوعبیدہ: ہذا بہتان عظیم جو قادیانی یہ لفظ یا مضمون مجدد صاحب کی کتاب سے دکھا سکے۔ ہم سے انعام حاصل کرے۔ ان کی عبارت میں لکھا ہے۔ ''عجب نہیں کہ علمائے ظاہر'' ان الفاظ کو مرزا قادیانی ہضم ہی کر گئے ہیں۔ جن کی موجودگی میں معنوں میں زمین اور آسمان کا فرق ہو جاتا ہے۔

۴۴...... ''صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہو سکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے۔ وہ کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بکلی ممتنع ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۶۹ خزائن ص ۴۰۷)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی آپ کو قرآن اور حدیث کا صحیح مفہوم نصیب نہیں ہوا۔ کیا آپ کو آیت میثاق النبیین یاد نہیں۔ ہر ایک نبی سے اس میں عہد لیا گیا ہے کہ اگر محمد ﷺ کو پاؤ تو اس پر ایمان لے آؤ۔ پھر رسول پاک کی حدیث بھول گئی۔ ''**لو کان موسیٰ حیًا ماوسعہٗ الا اتباعی رواہ احمد و بیہقی**'' (مشکوٰۃ ص ۳۰ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ) ''یعنی فرمایا رسول پاک ﷺ نے اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو میری اطاعت کے بغیر انھیں چارہ نہ ہوتا۔''

پھر مرزا نے خود اسی ازالہ ص ۲۵۵ پر لکھا ہے۔ ''یہ ظاہر ہے کہ مسیح ابن مریم اس امت (محمدی) کے شمار میں ہی آ گئے ہیں۔'' (ازالہ اوہام ص ۶۲۳ خزائن ۴۳۶) پھر ص ۲۶۴ پر لکھا ہے ''کہ مسیح درحقیقت آخری خلیفہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تھا۔''

(ازالہ اوہام ص ۶۴۸ خزائن ص ۴۵۰)

پھر باوجود اس کے کہ حضرت مسیح کامل طور پر رسول اللہ تھے۔ مگر حضرت موسیٰ کے

خلیفہ تھے۔ علاوہ ازیں آپ نے ریویو آف ریلیجنز جلد اوّل نمبر ۵ ص ۱۹۶ پر اسی آیت مذکورہ بالا کے تحت میں ''حضرت مسیح علیہ السلام کو حضرت رسول کریم ﷺ کا امتی تسلیم کیا ہے۔''

۴۵...... ''لیکن افسوس کہ بعض علماء نے محض الحاد اور تحریف کی رو سے اس جگہ توفیتنی سے مراد رفعتنی لیا ہے اور اس طرف ذرا خیال نہیں کیا کہ یہ معنی نہ صرف لغت کے مخالف بلکہ سارے قرآن کے مخالف ہیں۔ پس یہی تو الحاد ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۶۰۰ خزائن ص ۴۲۴)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی کی سمجھ اور فہم کا قصور ہے۔ چمگادڑ کو دوپہر کے وقت اندھیرا نظر آتا ہے۔ علماء نے الحاد اور تحریف نہیں کی بلکہ آپ نے کی ہے۔ ثبوت سنیے توفیتنی کے معنی رفعتنی حضرات صحابہ کرام نے کیے۔ تمام مجددین امت نے جن کو فہم قرآن آپ کے نزدیک بھی دیا گیا تھا۔ (دیکھو عسل مصفی جلد نمبر ۱ ص ۱۶۳) یہی معنی کیے ہیں۔ آپ تو عربی میں بے استادے اور علوم عربیہ میں محض کورے ہیں۔ (پڑھیے جھوٹ نمبر ۸۳) تمام مفسرین نے جو عربی اور علوم عربیہ میں بحرِ ذخار تھے۔ یہی معنی کیے ہیں۔ پھر آپ کس منہ سے کہتے ہیں کہ توفیتنی کے معنی رفعتنی کرنا الحاد اور تحریف ہے۔ تف ہے آپ کی نبوت، مہدویت، مجددیت اور مسیحیت پر کہ جھوٹ بولتے ہوئے ذرا حجاب نہیں آتا۔

۴۶...... ''توفی کے معنی حقیقت ہیں وفات دینے کے ہیں۔''

(ازالہ اوہام ص ۶۰۱ خزائن ص ۴۲۵)

پھر ص ۳۸۷ ''توفی کے حقیقی معنی وفات دینے اور روح قبض کرنے کے ہیں۔''

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی آپ کو حقیقت اور مجاز کے معنی بھی معلوم ہیں؟ ذرا دونوں کی تعریف کیجئے۔ پھر توفی کے حقیقی معنی وفات دینے کے ثابت کیجئے۔ تو مزہ بھی آئے۔

۴۷...... ''اذ قال اللّٰہ یاعیسیٰ أنت قلت للناس...... الیٰ آخر، اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اوّل اذ موجود ہے جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا۔ نہ زمانہ استقبال کا۔'' نیز ص ۳۰۴ پر لکھتے ہیں کہ ''یہ سوال و جواب حضرت مسیح علیہ السلام سے عالم برزخ میں کیا گیا تھا۔''

(ازالہ اوہام ص ۶۰۲ خزائن ص ۴۲۵)

ابوعبیدہ: اس میں دو جھوٹ ہیں۔ نمبر ۴۷ مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ اس آیت کے نازل ہونے کے وقت یہ سوال و جواب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور خدائے تعالیٰ کے درمیان ہو چکے تھے۔ پھر خود ہی اس کا جھوٹ ہونا ''کشتی نوح'' ص ۶۹ پر اس طرح تسلیم

کیا ہے۔’’جو اقرار اس (عیسیٰ علیہ السلام) نے آیت **فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ** کی رو سے قیامت کے دن کرنا ہے۔‘‘ (کشتی نوح ص ۶۹ خزائن ج ۱۹ ص ۷۶) نیز اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام سے یہ باتیں قیامت کے دن کریں گے۔‘‘ (ملخصاً براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۴۰ خزائن ج ۲۱ ص ۵۱)

۴۸...... قرآن میں بیسوں جگہ ماضی کے پہلے اِذ آ جانے سے معنی استقبال کے مراد ہوتے ہیں۔ خود مرزا قادیانی براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۶ پر لکھتے ہیں۔’’جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النحو بھی پڑھی ہوگی۔ وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آ جاتی ہے۔‘‘ پھر یہ یاآیت بطور مثال پیش کی ہے۔

۴۹...... تیسویں آیت یہ ہے۔ **او ترقی فی السماء قل سبحان ربی هل کنت الا بشرا رسولا**. ترجمہ یعنی کفار کہتے ہیں تو (اے محمد ﷺ) آسمان پر چڑھ کر ہمیں دکھلا تب ہم ایمان لے آئیں گے ان کو کہہ دے کہ میرا خدا اس سے پاک تر ہے کہ اس دار ابتلاء میں ایسے کھلے کھلے نشان دکھا دے اور میں بجز اس کے اور کوئی نہیں ہوں کہ ایک آدمی۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ کفار نے آنحضرت ﷺ سے آسمان پر چڑھنے کا نشان مانگا تھا اور انھیں صاف جواب ملا کہ یہ عادت اللہ نہیں کہ کسی جسم خاکی کو آسمان پر لے جائے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۶۲۶ خزائن ص ۴۳۸،۴۳۷)

ابوعبیدہ: یہاں مرزا قادیانی نے ایک تو خدا پر افتراء کیا ہے۔ ساری آیت نقل نہیں کی اور جتنی نقل کی ہے وہ بھی غلط۔ درمیان سے آیت کا ضروری حصہ ہضم ہی کر گئے ہیں۔ یہاں دھوکہ دینا مطلوب تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس آیت کے بعد دوسری آیت کی طرح حوالہ نہیں لکھا۔ حوالہ ہم سے سنیے (سورہ اسرائیل پارہ ۱۵) جواب خط کشیدہ جملہ نہیں ملا تھا۔ بلکہ جواب یہ تھا’’کہ میں بشر ہوں۔ رسول ہوں۔ میں خود تمھارے لیے معجزہ تجویز نہیں کرسکتا۔‘‘اور باقی کا ترجمہ تو بالکل تحریف مجسم ہے۔

۵۰...... دوسرا جھوٹ اس میں یہ ہے۔ مرزا قادیانی کہتا ہے’’کہ یہ عادت اللہ نہیں کہ کسی جسم خاکی کو آسمان پر لے جائے۔‘‘ قرآن اور توریت سے حضرت ایلیا علیہ السلام کا رفع جسمانی ثابت ہے۔ انجیل اور قرآن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی ساری پڑھی لکھی دنیا کو معلوم ہے۔ معراج کی رات حضرت رسول ﷺ کا رفع جسمانی قرآن اور حدیث سے ایسے طریقہ سے ثابت ہے کہ جس کا انکار ایک شریف آدمی سے ممکن نہیں۔ خود مرزا قادیانی ازالہ ص ۲۸۹ خزائن ج ۳ ص ۲۴۷ پر لکھتے ہیں۔’’آنحضرت ﷺ کے رفع جسمانی کے بارہ میں یعنی اس بارہ میں کہ وہ جسم کے ساتھ شب معراج آسمان کی طرف

اٹھا لیے گئے تھے۔ تقریباً تمام صحابہ کا یہی اعتقاد تھا۔" حضرت ایلیا کا رفع جسمی ملاحظہ ہو۔ سلاطین۲ باب۲ آیت ۱ اور مسیح کا رفع جسمی لوقا باب۲۴، آیت ۵۰، اعمال باب ا۔

۵۱..... "اکثر احادیث اگر صحیح بھی ہوں تو مفید ظن ہیں۔ **والظن لا یغنی من الحق شیئاً**" (ازالہ اوہام ص ۶۵۴ خزائن ص ۴۵۳)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی کا صریح کذب و بہتان ہے۔ اگر حدیث کا یہی مرتبہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں یوں نہ فرماتے۔

۱..... **اطیعوا اللّٰہ واطیعو الرسول.** (نساء ۵۹) ۲..... **قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ** (آل عمران ۳۱) ۳..... **فلا و ربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجٍ مماقضیت و یسلموا تسلیما.** (نساء ۶۵) **وما کان لمومن ولا مومنة اذا قضی اللّٰہ ورسوله امراً ان یکون لھم الخیرہ من امرھم ومن یعص اللّٰہ ورسوله فقد ضل ضلالا مبینا** (الاحزاب ۳۶) پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے کلام اللہ اور صحیح حدیث نبوی کی اطاعت کا ایک جیسا حکم دیا ہے۔ دوسری آیت میں رسول کریم ﷺ کی حدیث کی اطاعت کو اپنا محبوب بننے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ تیسری آیت حدیث رسول ﷺ کی اطاعت کو معیار ایمان قرار دیا ہے۔ چوتھی آیت میں اللہ جس طرح کلام اللہ کے مخالف اور منکر کو گمراہ قرار دے رہے ہیں۔ اسی طرح مخالف حدیث رسول کو بھی مردود ٹھہرا رہے ہیں۔ اس طرح کی آیات سے قرآن پاک بھرا پڑا ہے۔ جس کا جی چاہے۔ مطالعہ کرے یا اگر مزید ایسی آیات کی ضرورت ہو تو مجھ سے حوالے طلب کر سکتا ہے۔

تصدیق از مرزا قادیانی

شہادت القرآن ص۳ "ہمیں اپنے دین کی تفصیلات احادیث نبویہ کے ذریعہ سے ملی ہیں۔ نماز، زکوٰۃ کے احکام کی تفاصیل معلوم کرنے کے لیے ہم بالکل احادیث کے محتاج ہیں..... اسلامی تاریخ کا مبدا اور منبع یہی احادیث ہیں۔ اگر احادیث کے بیان پر بھروسہ نہ کیا جائے تو پھر ہمیں اس بات کو بھی یقینی طور پر نہیں ماننا چاہیے کہ درحقیقت حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ آنحضرت ﷺ کے اصحاب تھے"..... ص۴ "اگر یہ صحیح ہے کہ احادیث کچھ چیز نہیں تو پھر مسلمانوں کے لیے ممکن نہ ہوگا کہ آنحضرت ﷺ کی پاک سوانح میں سے کچھ بھی بیان کر سکیں"..... ص ۵ "اگر

احادیث کی نسبت ایسی ہی رائیں قبول کی جائیں تو سب سے پہلے نماز ہی ہاتھ سے جاتی ہے کیونکہ قرآن نے تو نماز پڑھنے کا نقشہ کھینچ کر نہیں دکھلایا۔ صرف یہ نمازیں احادیث بھروسہ پر پڑھی جاتی ہیں۔'' (ملخص خزائن ج ۶ ص ۲۹۹ تا ۳۰۱)

اب فرمایئے حضرات نمبر ۵۱ کس قدر زبردست جھوٹ ہے۔ جہاں حدیث صحیحہ کے حکم کو بھی حق کے خلاف قرار دے رہے ہیں۔

۵۲۔۵۳...... ''قرآن شریف نے جو مسیح کے نکلنے کی ۱۴۰۰ برس تک مدت ٹھہرائی ہے۔ بہت سے اولیاء بھی اپنے مکاشفات کی رو سے اس مدت کو مانتے ہیں۔''

(ازالہ اوہام ص ۶۷۵ خزائن ص ۴۶۴)

ابوعبیدہ: یہاں بھی مرزا قادیانی نے دو جھوٹ بلکہ زبردست افتراء کر کے اپنا الوسیدھا کرنے کی کوشش کی ہے۔

(اوّل)...... قرآن شریف پر افتراء: قرآن شریف میں کوئی ایسی آیت نہیں جس میں ۱۴۰۰ برس کے بعد مسیح کے نکلنے کی اطلاع ہو۔ یہ مرزا قادیانی کا دجل وفریب ہے۔ (دوم)...... یہی دعویٰ بہت سے اولیاء اللہ کی طرف بھی منسوب کیا ہے۔ اگر اس دعویٰ میں سچے ہو تو کم از کم دو چار سو اولیاء اللہ کا نام تو لو۔ جنھوں نے ایسا لکھا ہے یا جن چند ہستیوں نے ایسا لکھا ہے۔ اگر آپ انھیں اولیاء اللہ مانتے ہیں تو چلو ہمارے تمھارے اختلافات کا جو وہ فیصلہ کریں اس کو صحیح مان لو۔ اگر ذرا بھر بھی ایمانی جرأت ہو تو اعلان کر دو۔

۵۴...... ''اس وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے۔ کسی نے بجز اس عاجز کے دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں بلکہ اس مدت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعویٰ نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں۔'' (ازالہ اوہام ص ۶۸۳ خزائن ص ۴۶۹)

ابوعبیدہ: دروغ بے فروغ ہے۔ سنیے اور بالفاظ مرزا سنیے۔ ۱...... حقیقۃ الوحی ص ۳۴۰: ''شیخ محمد طاہر صاحب مصنف مجمع البحار کے زمانہ میں بعض ناپاک طبع لوگوں نے محض افتراء کے طور پر مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔''

(حقیقۃ الوحی ص ۳۴۰ خزائن ج ۲۲ ص ۳۵۳)

۲...... لیکچر مرزا در لاہور ص ۶۴ پر خود مرزا قادیانی نے ''ایک مدعی مسیحیت کا ذکر کیا ہے۔'' الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۴ء میں لکھا ہے۔ ''بہاء اللہ نے ۱۲۶۹ھ میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور ۱۳۰۹ء تک زندہ رہا۔'' پندرہ بیس اور کذابین نے بھی مختلف زمانوں میں دعویٰ

مسیحیت کیا تھا۔ جن کا ذکر یہاں طوالت کا باعث ہے۔ پھر مرزا کس دیدہ دلیری سے انکار بھی کرتے ہیں اور اقرار بھی۔

۵۵۔۵۶...... ''احادیث صحیحہ کا اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ گدھا دجال کا اپنا ہی بنایا ہوا ہوگا۔ پھر اگر وہ ریل نہیں اور کیا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۶۸۵ خزائن ص ۴۷۰)

ابوعبیدہ: یہاں بھی مرزا قادیانی کے دو جھوٹ موجود ہیں۔ ایک تو افتراء علی الرسول۔ کسی صحیح حدیث میں خر دجال کا انسانی ساخت ہونا مذکور نہیں ہے۔ باقی اشارہ کے کیا کہنے ہیں جو شخص دمشق سے مراد قادیان اور ابن مریم سے مراد ابن غلام مرتضیٰ لے سکتا ہے۔ اس کے آگے خر دجال کا انسانی ساخت ہونا احادیث سے ثابت کرنا بالکل آسان بات ہے۔ (دوسرا) مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ انگریز پادری ہی صرف دجال ہیں۔ دروغ گو را حافظہ نہ باشد۔ اسی ازالہ ص ۲۹۴ ''عیسائی پادریوں کا گروہ بلاشبہ دجال معہود ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۷۲۲ خزائن ص ۴۸۸) پھر ریل کیا پادریوں کی بنائی ہوئی ہے۔ یہ تو تمام دنیا جہاں کے ملکوں میں بنتی ہے۔ جاپان کے پاس بھی ہے جو بدھ مذہب ہے۔ روس کے پاس بھی ہے جو دھریہ ہے۔ ترکوں اور عربوں کے پاس بھی ہے جو مسلمان ہیں۔ کیا یہ سب دجال ہیں۔ جاپان، روس، ترکی اور یورپ کے تمام لوگ جو ریل گاڑیاں بنا رہے ہیں کیا یہ کلہم پادری ہیں۔ سبحان اللہ، کیا کہنے ہیں قادیانی مسیح اور اس کے مریدین کے۔

۵۷...... (انجیل کی پیشگوئی) ''بہتیرے میرے (حضرت مسیح علیہ السلام کے) نام پر آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں۔ پر سچا مسیح ان سب کے آخر میں آئے گا اور مسیح نے اپنے حواریوں کو نصیحت کی تھی کہ تم آخر کا منتظر رہنا۔ میرے آنے کا یعنی میرے نام پر جو آئے گا اس کا نشان یہ ہے کہ اس وقت سورج اور چاند تاریک ہو جائے گا۔''

(ازالہ اوہام ص ۶۸۴ خزائن ص ۴۶۹)

ابوعبیدہ: یہاں مرزا قادیانی نے انجیل پر صریح افتراء کیا ہے۔ انجیل میں صاف لکھا ہے کہ خود حضرت مسیح علیہ السلام ہی دوبارہ آئیں گے اور جھوٹے مدعیان مسیحیت کی یہی نشانی ہوگی کہ وہ مسیح علیہ السلام کے نام پر آنے کا دعویٰ کریں گے۔ (متی باب ۲۴ آیت ۳۔۴)

۵۸۔۵۹...... ''اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہہ تک وحی الٰہی

نے اطلاع دی ہو اور نہ دابتہ الارض کی ماہیت کما ہی ظاہر فرمائی گئی ہو اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہ اور امور متشاکلہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے۔ اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۶۹۱ خزائن ص ۴۷۳)

ابوعبیدہ: یہاں مرزا قادیانی نے جھوٹوں کا انبار لگا دیا ہے۔

۱...... رسول پاک ﷺ کے قویٰ کو ایسا کمزور تصور کیا ہے کہ جو باتیں مرزا قادیانی نے سمجھ لیں۔ وہ رسول پاک ﷺ نہیں سمجھ سکتے تھے۔

۲...... ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ کسی نمونہ کے موجود نہ ہونے کے سبب نہ سمجھ سکے کیوں مرزا قادیانی! اس وقت عیسائی پادری اور یہودی دجل و فریب کرنے والے موجود نہ تھے۔ جب موجود تھے تو آپ نے کس طرح کہہ دیا۔ ''بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے۔'' اور پھر مرزے نے تو ازالہ اوہام ص ۲۷۰ خزائن ص ۲۳۷ پر لکھا ہے کہ ''توریت میں پیشگوئی تھی کہ مسیح سے پہلے ایلیا آئے گا اور مراد اس سے حضرت یحییٰ علیہ السلام تھے۔'' کیا یہ نمونہ رسول پاک ﷺ کو معلوم نہ تھا۔ سخت افسوس ہے آپ کی اس مسیحانہ دیانت اور تقویٰ پر کہ خدا۔ اس کے رسولوں، اس کی کتابوں اور بزرگانِ دین پر افتراء کرتے ہوئے ذرا بھی نہیں جھجکتے۔ جھوٹ تو اس عبارت میں ۱۰ کے قریب تھے۔ مگر رعایت کر کے صرف دو پر ہی اکتفا کیا ہے۔ خود ہی جھوٹ نمبر ۶۱ میں ان دونوں کی تردید کر رہے ہیں۔

۶۱...... ''قرآن اور حدیث پر غور کرنے سے یہ بخوبی ثابت ہو گیا ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ ﷺ نے یہ تو یقینی اور قطعی طور پر سمجھ لیا تھا کہ وہ ابن مریم جو رسول اللہ ﷺ نبی ناصری صاحب انجیل تھے۔ وہ ہرگز دوبارہ دنیا میں نہیں آئے گا بلکہ اس کا کوئی سمی آئے گا جو بوجہ مماثلت روحانی اس کے نام کو خدائے تعالیٰ کی طرف سے پائے گا۔''

(ازالہ اوہام ص ۶۹۲ خزائن ص ۴۷۳)

ابوعبیدہ: سفید جھوٹ۔ تمام قادیانی بمعہ اپنے نبی کے مل کر کوئی ایک ضعیف حدیث بھی نہیں دکھا سکتے۔ جس میں آپ ﷺ نے ایسا فرمایا ہو بلکہ رسول پاک ﷺ کی بیسوں حدیثیں صاف صاف اعلان کر رہی ہیں کہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی تشریف لائیں گے۔

۶۲...... ''بہت سی حدیثوں سے ثابت ہو گیا ہے کہ بنی آدم کی عمر سات ہزار برس ہے اور آخر آدم پہلے آدم کی طرز ظہور پر الف ششم کے آخر میں جو روز ششم کے حکم میں ہے۔

پیدا ہونے والا ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۶۹۶ خزائن ص ۴۷۵)

ابوعبیدہ: اس ذرا سی عبارت میں بھی مرزا نے دو افتراء حضرت خیرالبشر ﷺ پر چسپاں کیے ہیں۔

(اوّل)...... کسی حدیث صحیحہ میں بنی آدم کی عمر سات ہزار برس درج نہیں ہے۔

(دوم)...... کسی حدیث میں آخری آدم کا نام تک بھی نہیں۔ یہ محض ایجاد مرزا ہے۔

۶۴...... ’’بلکہ سچ تو یہ ہے کہ کسی نبی کی وفات ایسی صراحت سے قرآن کریم میں نہیں لکھی۔ جیسی مسیح ابن مریم کی۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۷۰۰ خزائن ص ۴۷۷)

ابوعبیدہ: صریح جھوٹ، اگر قرآن کریم میں وفات مسیح کا واقعہ ہو جانا مذکور ہوتا اور پھر حسب دعویٰ مرزا قادیانی صراحت سے بھی مذکور ہوتا تو خود بدولت ۵۲ برس تک کیوں اس صریح خبر کے خلاف حیاتِ عیسیٰ کے عقیدہ پر قائم رہے پھر لطف یہ کہ جناب مرزا قادیانی کو قرآنِ کریم کی مدد سے وفات مسیح کا پتہ نہیں لگا بلکہ الہام کے ذریعہ سے جیسا کہ فرماتے ہیں۔ ’’میرے پر خاص اپنے الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کا الہام یہ ہے۔ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص ۵۶۱ خزائن ۴۰۲)

۶۵...... ’’ہم پہلے بھی تحریر کر آئے ہیں کہ عیسائی واعظوں کا گروہ بلاشبہ دجال معہود ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص ۷۲۳ خزائن ص ۴۸۹)

ابوعبیدہ: مطلب براری کے لیے جھوٹ کا ارتکاب کر رہے ہو۔ کیا خود اسی ازالہ کے ص ۱۰۳ پر ابن صیاد کو آپ نے دجال معہود تسلیم نہیں کیا۔ اگر وہ دجال معہود تھا تو پھر یہ جھوٹ ضرور ہے۔ ہمارے نزدیک تو وہ بھی جھوٹ یہ بھی جھوٹ۔ دونوں آپ کو مبارک ہوں۔

۶۶...... ’’اس حکیم وعلیم کا قرآن کریم میں یہ بیان فرمانا کہ ۱۸۵۷ء میں میرا کلام آسمان پر اٹھایا جائے گا یہی معنی رکھتا ہے کہ مسلمان اس پر عمل نہیں کریں گے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص ۷۲۸ حاشیہ خزائن ص ۴۹۰)

ابوعبیدہ: صریح جھوٹ اور افتراء علی اللہ ہے۔ شائد قادیانی الہامات میں ہو تو ہو مگر جہاں تک میرا مطالعہ ہے۔ قادیانی الہامات میں بھی نہیں۔ جو آیت قادیانی نے پیش کی ہے۔ وہ ہاتھی کا وعدہ کر کے لومڑی دکھانے کا مصداق ہے۔ اگر کسی قادیانی نے وہ آیت پیش کی تو منہ کی کھائے گا۔ پس تمام قادیانی اس چیلنج کا خیال رکھیں۔

۶۷...... ’’اس پیشگوئی (کہ رسول پاک ﷺ کے بعد سب سے پہلے لمبے ہاتھوں والی بیوی فوت ہوگی) کی اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو بھی معلوم نہ تھی۔‘‘

(ازالہ اوہام ص ۳۵۔۳۴۷ خزائن ص ۹۶۔۴۹۵)

ابوعبیدہ: سبحان اللہ! اگر حضرت خیرالرسل ﷺ کو پتہ نہ لگ سکا تو پھر لگ کس کو سکتا ہے۔ یہ افتراء محض ہے۔ رسول پاک ﷺ کو تمام پیش گوئیوں کی حقیقت معلوم تھی۔ اس کے خلاف عقیدہ رکھنا کفر محض ہے۔

۶۸...... ’’خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کوئی شخص فوت شدہ جماعت میں بغیر فوت ہونے کے داخل نہیں ہوسکتا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۴۴۳۷ خزائن ص ۵۰۰)

ابوعبیدہ: صریح جھوٹ اور دھوکہ ہے کیا بیت المقدس میں رسول پاک ﷺ نے تمام انبیاء علیہم السلام کو نماز نہیں پڑھائی تھی۔ کیا معراج کی رات تمام انبیاء سے آنحضرت ﷺ کی ملاقات نہیں ہوئی تھی حالانکہ آپ وفات یافتہ نہ تھے۔‘‘

’’آنحضرت ﷺ نے معراج کی رات میں فوت شدہ جماعت میں اس کو (عیسیٰ علیہ السلام) پایا۔‘‘ (ازالہ ص ۷ ۹۷ خزائن ص ۱۵۳) کیا اس وقت آنحضرت ﷺ زندہ نہ تھے۔ اگر زندہ تھے تو آپ کے جھوٹا ہونے پر مہر لگ گئے۔

۶۹...... ’’اور خدا تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ کوئی شخص سوائے مرنے کے میری طرف آنہیں سکتا۔‘‘

(ازالہ اوہام ص ۴۴۷ خزائن ص ۵۰۱)

ابوعبیدہ: کہاں فرماتا ہے۔ اگر سچے ہو تو وہ آیت کلام اللہ کی پڑھ کر ہمیں بھی تو سناؤ۔ کیا رسول پاک ﷺ زندہ حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں گئے تھے۔

۷۰...... ’’خدا تعالیٰ تو ہر جگہ موجود اور حاضر ناظر ہے اور جسم اور جسمانی نہیں اور کوئی جہت نہیں رکھتا۔ پھر کیوں کر کہا جائے کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کی طرف اٹھایا گیا۔ ضرور اس کا جسم آسمان میں پہنچ گیا ہوگا۔ یہ بات کس قدر صداقت سے بعید ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص ۲۸۷ خزائن ص ۲۴۷)

ابوعبیدہ: مرزا کیوں خود دھوکہ خوردہ ہو کر دوسروں کو دھوکہ دیتے ہو۔ یہ بات صداقت سے بعید نہیں ہے۔ ازالہ اوہام پر آپ نے ’’یایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک میں الیٰ ربک اپنے رب کی طرف کے معنی آسمان کی طرف کیے ہیں۔‘‘

(ازالہ اوہام ص ۲۶۴ خزائن ص ۲۳۳)

پھر لکھتے ہیں۔ ’’رافعک الیّ کے یہی معنی ہیں۔ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام

فوت ہو چکے تو ان کی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۶۶ خزائن ص ۲۳۴)
پھر مرزا تو خود خدا کو آسمان پر مانتے ہیں۔ دیکھو الہامات مرزا قادیانی۔
۱...... ''ینصرونک رجال نوحی الیہم من السماء۔'' تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔'' (حقیقۃ الوحی ص ۷۴ خزائن ج ۲۲ ص ۷۷)
۲...... ''کان اللّٰہ نزل من السماء. گویا آسمان سے خدا اترے گا۔''
(حقیقت الوحی ص ۹۵ خزائن ج ۲۲ ص ۹۹)

ایسے ہی اور بہت سے الہامات مرزا ہیں۔ جہاں من السماء سے مراد من اللہ اور الی اللہ سے مراد الی السماء ہے۔ پس یاد رکھیے مرزا قادیانی۔ شیشے کے محل میں بیٹھ کر دوسروں پر پتھر پھینکنا آسان کام نہیں ہے۔ آپ کے واسطے تو خدا کے لیے جہت آسمان کی طرف بن جاتی ہے اور ہمارے لیے ناممکن۔ تلک اذا قسمۃ ضیزی.

۱۷...... ''واذ قتلتم نفسا فادراتم فیھا واللّٰہ مخرج ماکنتم تکتمون۞ ایسے قصوں میں قرآن شریف کی کسی عبارت سے نہیں نکلتا کہ فی الحقیقت کوئی مردہ زندہ ہو گیا تھا اور واقعی طور پر کسی قالب میں جان پڑ گئی تھی...... اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ طریق علم عمل الترب یعنی مسمریزم کا ایک شعبدہ تھا۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۰۔۷۴۹ خزائن ۴۔۵۰۲)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی، اس آیت کریمہ سے اگلی آیت اگر آپ نے پڑھی ہوتی تو شاید آپ کو سمجھ آ جاتی۔ سنیے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ فقلنا اضربوہ ببعضھا کذلک یحیی الموتی و یریکم آیتہٖ لعلکم تعلقون. ''پھر ہم نے کہا کہ مارو اس کو (یعنی اس مردہ انسان کو) اس (گائے کے گوشت) کا ٹکڑا (دیکھو) اس طرح اللہ زندہ کرتا ہے مردوں کو اور دکھاتا ہے تم کو اپنی نشانیاں تاکہ تم لوگ سمجھو۔'' اس آیت کے معنی تمام امت کے علماء مفسرین اور مجددین (مسلمہ قادیانی) نے یہی کیے ہیں کہ وہ مردہ فی الواقعہ زندہ ہو گیا تھا اور یہ معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تھا آپ اسے مسمریزم قرار دے رہے ہیں۔ کیا جھوٹ کے سر سینگ ہوتے ہیں؟

۲۷...... ''اور یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن شریف میں چار پرندوں کا ذکر لکھا ہے کہ ان کو اجزائے متفرقہ یعنی جدا جدا کر کے چار پہاڑوں پر چھوڑا گیا تھا اور پھر بلانے سے وہ آ گئے تھے۔ یہ بھی عمل الترب کی طرف اشارہ ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۷۵۲ خزائن ص ۵۰۶)

ابوعبیدہ: شاباش مرزا قادیانی معجزات انبیاء علیہم السلام پر خوب ایمان ہے۔ تمام معجزات کو مسمریزم کا نتیجہ بناتے ہو حالانکہ خود بدولت اس عمل سے متنفر ہو۔ ''اگر یہ

عاجز (مرزا قادیانی) اس عمل (مسمریزم) کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا ہے کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۱۰ خزائن ص ۲۵۸ حاشیہ) مرزا قادیانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سوال تھا۔ رب ارنی کیف تحیی الموتی. یعنی اے میرے رب مجھے دکھا کہ تو کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ اس کے جواب میں اگر آپ کا بیان کردہ طریقہ احیاء موتی بتایا گیا تھا یعنی مسمریزم، تو کیا اس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پہلے واقف نہ تھے۔

۷۳...... ''صحیح بخاری جو بعد کتاب اللہ اصح الکتب سمجھی گئی ہے۔ اس میں فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ کے معنی وفات ہی لکھے ہیں۔'' (ازالہ اوہام ص ۷۶۱ خزائن ص ۵۱۱)

ابوعبیدہ: صریح کذب اور بہتان ہے امام بخاریؒ پر۔ بخاری شریف میں یہ معنی کہیں درج نہیں۔ باقی مرزا قادیانی کو آزادی ہے۔ اپنے اجتہاد سے جو معنی بھی ثابت کرنا چاہیں کرلیں۔

۷۴...... ''ہمارا یہی اصول ہے کہ مردوں کو زندہ کرنا خدا تعالیٰ کی عادت نہیں۔''
(ازالہ اوہام ص ۷۸۰ خزائن ج ۳ ص ۵۲۲)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی نے سفید جھوٹ لکھا ہے۔ صریح افتراء علی اللہ کیا ہے۔ کبھی قرآن مجید پڑھا بھی ہے۔ اگر نہیں پڑھا تو ہم سے سنیے۔

۱...... نمبر ۷۱، ۷۲ کا مکرر ملاحظہ ہو۔

۲...... فاماته الله مات عام ثم بعثه. (البقرة ۲۵۹) یعنی عزیز علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سو سال مارے رکھا۔ پھر زندہ کر دیا۔

۳...... اللہ تعالیٰ کی طاقت اور عادت بیان کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ یحیی و یمیت یعنی اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور زندوں کو مردہ۔

۷۵...... ''یاد رہے کہ من قبل الرسل میں لام استغراق کا ہے جو رسولوں کی جمع افراد گذشتہ پر محیط ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۸۹۵ خزائن ص ۵۸۸)

ابوعبیدہ: سبحان اللہ۔ مرزا قادیانی تو صرف، نحو، منطق و معانی سبھی کچھ پڑھے ہوئے تھے۔ ایسے عالم سے مذکورہ بالا بیان کا شائع ہونا یقیناً جھوٹ ہی سمجھا جائے گا کیونکہ بچے بھی جانتے ہیں کہ یہاں لام استغراق کا نہیں ہوسکتا۔ قواعد لسان عربیہ ایسا ماننے کی اجازت نہیں دیتے۔

۷۶...... ''لغت عرب اور محاورۂ اہل عرب میں خلا یا خلت ایسے لوگوں کے گزرنے کو کہتے

ہیں جو پھر آنے والے نہ ہوں...... اور یہ لفظ موت کے لفظ سے اَخَصُّ ہے۔ کیونکہ اس کے مفہوم میں یہ شرط ہے کہ اس عالم سے گزر کر پھر اس عالم میں نہ آئے۔"

(ازالہ اوہام ص ۹۶-۸۹۵ خزائن ص ۸۹-۵۸۸)

ابوعبیدہ: مرزا کچھ تو خدا کا خوف کیا ہوتا۔ خود قرآن شریف میں خلا، خلو یا خلت کئی جگہ آیا ہے۔ جہاں اس کے معنی صرف گزرنے کے ہیں۔ مثلاً

۱...... **واذا خلا بعضهم الى بعض.** (البقرة ۷۶)

۲...... **واذا خلوا الىٰ شيطينهم.** (البقرة ۱۴)

۳...... **واذا خلو عضوا عليكم الانامل** (آل عمران ۱۱۹) یہاں کوئی دیوانہ ہی خلا کے معنی موت کر سکتا ہے۔

۷۷...... "ہمارے مخالفوں کے لیے ہرگز ممکن نہیں کہ ایک ذرہ بھر بھی اپنے خیالات کی تائید میں کوئی حدیث صحیح بخاری کی پیش کر سکیں۔ سو درحقیقت صحیح بخاری سے وہ منکر ہیں نہ ہم۔" (ازالہ اوہام ص ۹۰۵ خزائن ص ۵۹۴)

ابوعبیدہ: تمام صحیح بخاری جناب کی نبوت، مجددیت اور مسیحیت کے پرخچے اڑا رہی ہیں۔ صرف ایک وعدہ ہمیں دے دو کہ گندم کے معنی مصری نہیں کریں گے پھر ہم سینکڑوں احادیث بخاری کی جناب کے رد میں پیش کر کے آپ کی تسلی کر دیں گے۔

۷۸...... "ترتیب طبعی کا التزام تمام قرآن کریم میں پایا جاتا ہے۔"

(ازالہ اوہام ص ۹۲۴ خزائن ج ۳ ص ۶۰۷)

ابوعبیدہ: بالکل افتراء ہے۔ صرف تین مثالیں آپ کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے پیش کرتا ہوں۔ ۱...... پہلی آیت: **واوحينا الى ابراهيم و اسمٰعيل و اسحٰق و يعقوب والاسباط و عيسىٰ و ايوب و يونس وهارون و سليمان و اٰتينا داؤد زبورا.** (نساء ۱۶۳) مرزا قادیانی! کیا ایوب، یونس، ہارون، سلیمان اور داؤد علیہم السلام عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوئے تھے؟

دوسری آیت۔ **كذبت قبلهم قوم نوح و عادٌ و فرعون ذوالاوتاد وثمود و قوم لوط و اصحٰب الايكه.** (ص ۱۲) یہاں فرعون کے بعد ثمود اور قوم لوط وغیرہ ہے۔ حالانکہ قوم لوط فرعون سے پہلے تھی۔ دوسرے یہاں عاد کے بعد ثمود کا ذکر ہے۔ حالانکہ سورۃ حاقہ میں **كذبت ثمود و عادٌ بالقارعة** میں ثمود پہلے ہے اور عاد بعد میں۔ اسی طرح سورہ توبہ میں "**قوم نوح و عاد و ثمود**" آیا ہے۔ یہاں مرزا قادیانی کی

ترتیب طبعی کہاں گئی؟

تیسری آیت: وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض۔ (ق ۳۸)

چوتھی آیت: خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ…… ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَاء۔ (حم السجدۃ ۹۔۱۱)

پانچویں آیت: ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَاء (بقرہ ۲۹) یہاں بھی زمین پہلے اور آسمان بعد میں۔ مؤلف۔

یہاں پہلی آیت میں آسمان پہلے ہے اور زمین بعد میں۔ حالانکہ طبعی ترتیب چوتھی آیت میں مذکور ہے۔ یعنی پہلے زمین بنائی پھر آسمان۔ پس بتائیے مرزا قادیانی کیوں جھوٹ بول کر اپنا اُلو سیدھا کر رہے ہو؟

۷۹…… ''اور چوتھا فقرہ وجاعل الذین اتبعوک جیسا کہ ترتیباً چوتھی جگہ قرآن کریم میں واقع ہوا ہے۔ ایسا ہی طبعاً بھی چوتھی جگہ ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متبعین کا غلبہ ان سب امور کے بعد ہوا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص۹۲۴ خزائن ص ۶۰۷)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ''مسیح ہندوستان'' میں تسلیم کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی تطہیر رسول پاک ﷺ نے کی تھی۔ نیز اسی صفحہ پر لکھا ہے ''کہ مطہرک کی پیشگوئی میں اشارہ ہے کہ ایک زمانہ آتا ہے کہ خداوند تعالیٰ ان الزاموں سے مسیح کو پاک کرے گا اور وہ یہی زمانہ ہے۔'' (مسیح ہندوستان ص ۵۴ خزائن ج ۱۵ ص ایضاً) اب بتلائیے۔ کیا یہود پر عیسائیوں کو غلبہ رسول پاک ﷺ کے بعد یا آپ کے بعد ہوا ہے۔ یا پہلے ہی سے تھا۔ آپ نے خود ڈریپر صاحب کے حوالہ سے تسلیم کیا ہے کہ عیسائیوں کے غلبہ کا وعدہ مسیح کے بعد ۲۰۵ء میں پورا ہو گیا تھا۔ پھر آپ نے بھی ترتیب طبعی کو چھوڑ دیا اور بقول خود ''محرف کلام اللہ ہو گئے یا اللہ تعالیٰ کے استاذ بن گئے۔'' سبحان اللہ۔ اچھی مجددیت و مسیحیت کھل رہی ہے۔ تف ہے ایسی مسیحیت پر۔

۸۰…… ''اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ میں تقدیم و تاخیر کے قائل لوگ یہودی خصلت ہیں۔'' اور ''ان کو یہودیوں کی طرز پر یُحرفون الکلم عن مواضعہ کی عادت ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۹۲۴ خزائن ص ۶۰۷)

ابوعبیدہ: تقدیم و تاخیر کے سب سے پہلے بیان کرنے والے حضرت ابن عباسؓ ہیں۔ آپ کے آرام کے لیے صرف دو ہی حوالے دیتا ہوں جن کو آپ بار بار متوفیک یعنی ممیتک کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ جہاں بخاری میں ابن عباسؓ کا قول اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ ممیتک آپ کی آنکھوں کو نظر آتا ہے۔ اس کے آگے بھی آنکھیں کھول کر

دیکھئے وہیں تقدیم وتاخیر آپ کو مل جائے گی۔ اسی طرح جہاں کشاف جیسی مبسوط تفسیر کی ورق گردانی کی۔ آپ نے تکلیف اٹھائی۔ وہاں دوچار لفظ حتف انفک سے آگے بھی دیکھے ہوتے تو تقدیم وتاخیر آپ کو مل جاتی۔ پھر امید تھی کہ آپ ہمارے علماء کو محرف قرار دے کر ایک افتراء عظیم کا ارتکاب نہ کرتے کیونکہ حضرت ابن عباسؓ د آپ نے امت محمدی کا سب سے بڑا مفسر قرآن قبول کر لیا ہے۔ (دیکھو یہی ازالہ اوہام ص۸۹۲ خزائن ص ۵۸۷)

پھر ایسے بزرگ کی تفسیر کو تحریف کہنے والا شخص جھوٹا نہیں تو اور کیا ہے؟ فلعنة اللّٰہ علی الکاذبین.

۸۱...... ''اگر فرض محال کے طور پر مسیح ابن مریم قبر میں سے اٹھے تو پھر نزول غلط ٹھہرے گا۔''

(ازالہ اوہام ص ۹۲۵ حاشیہ ص ۷ خزائن ص ۶۲۳)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی پر تو نزول کا لفظ صحیح ٹھہرتا ہے نا۔ معلوم ہوا جو ماں کے پیٹ سے پیدا ہو چکے کہ آپ ''اس پر تو نزول کا لفظ آپ کے نزدیک جائز ہے اور جو زمین کے پیٹ سے نکلے اس پر نہیں۔ واہ رے ''حکم عادل'' بننے کے شوقین۔ تیری انصاف پروری کی بھی حد ہوگئی۔

۸۲...... ''وہ حدیثیں جو نزول مسیح کے بارہ میں آئی ہیں۔ اگر ان کے یہی معنی کیے جائیں کہ مسیح ابن مریم زندہ ہے اور درحقیقت وہی آسمان سے آئے گا تو اس صورت میں ان حدیثوں کا قرآن کریم اور ان دوسری حدیثوں سے تعارض واقع ہوگا جن کی رو سے مسیح ابن مریم کا فوت ہو جانا یقینی طور پر ثابت ہو چکا ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۹۲۵ حاشیہ در حاشیہ خزائن ص ۹۲۵)

ابوعبیدہ: اپنے دماغ کا علاج کیجئے۔ مراق کو دور کیجئے۔ (جس کا اقرار آپ نے خود اخبار ''بدر قادیان'' ۷ جون ۱۹۰۶ء میں کیا ہے۔) پھر غور کی آنکھوں سے اگر دیکھیں گے تو کوئی تعارض نظر نہ آئے گا۔ اس تعارض کی حقیقت احور (جھینگے) کی رویت سے زیادہ نہیں جو ایک چیز کو ۲ شکلوں میں دیکھتا ہے۔

۸۳...... ''میری اس کتاب کے دونوں حصوں کو غور سے پڑھو۔ ان میں نور اور ہدایت ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۲ خزائن ج ۳ ص ۱۰۲)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی سو جھوٹوں کا ایک جھوٹ ہے۔ اسمیں سوائے خدا پر۔ اس کے رسولوں پر۔ صحابہ کرام پر۔ علماء امت پر افتراء اور جھوٹ کے اور کچھ بھی نہیں۔ جیسا کہ میں نے آپ کے موٹے موٹے جھوٹ گن کر ثابت کر دیا ہے۔ پتہ بھی ہے۔ اس

قدر جھوٹوں کے ارتکاب کا سبب کیا۔ لیجئے! آپ کو سناتے ہیں اور آپ کے حلفیہ دعویٰ کی رو سے دکھاتے ہیں۔

''مولوی صاحب (غالباً مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی) نے اس فقرہ اور نیز ایک عربی کے فقرہ سے یہ ظاہر کرنا چاہا ہے کہ یہ شخص محض نالائق اور علمی اور عملی لیاقتوں سے بکلی بے بہرہ ہے اور کچھ بھی چیز نہیں اگر دیکھو تو اس سے (مرزا قادیانی سے) نفرت کرو۔ مگر بہ خدا یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے اور قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ درحقیقت مجھ میں کوئی علمی اور عملی خوبی یا ذہانت اور دانشمندی کی لیاقت نہیں اور میں کچھ بھی نہیں۔'' (ازالہ اوہام ص آخری خزائن ص ۶۳۵) اور پھر ایام الصلح میں فرماتے ہیں۔ ''میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔'' (ایام الصلح ص ۱۴۷ خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۴) پس مرزا کا یہ حال ہے تو پھر آپ سے خدا اور اسکے رسول اور اسلام کے خلاف جو کچھ بھی سرزد ہو۔ تھوڑا ہے۔ اس واسطے حضرت سلطان باہوؒ فرماتے ہیں۔

''علموں باجھ جو کرے فقیری کافر مرے دیوانہ ہو''

۸۴...... ''آنحضرت ﷺ معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں ہوا تھا بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ اس قسم کے کشفوں میں خود مؤلف (جناب مرزا قادیانی) بھی صاحب تجربہ ہے۔''
(ازالہ اوہام ص ۴۷ حاشیہ خزائن ص ۱۲۶)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی خدا کے لیے شرم کیجئے۔ جناب خود تسلیم کرتے ہیں۔ ''آنحضرت ﷺ کے رفع جسمی کے بارہ میں۔ یعنی اس بارہ میں کہ وہ جسم کے ساتھ شب معراج آسمان کی طرف اٹھا لیے گئے تھے۔ تقریباً تمام صحابہ کا یہی اعتقاد تھا۔''

(ازالہ اوہام ص ۲۸۹ خزائن ص ۲۴۷)

اب کون سچا ہوا۔ آپ یا تمام صحابہ۔ یقیناً آپ جھوٹے ہیں۔ صحابہ رسول جو رسول کریم ﷺ کے علوم کے وارث تھے۔ وہی سچے تھے۔

یہاں تک جس قدر جھوٹ درج ہیں۔ سب ازالہ اوہام طبع پنجم سے منقول ہیں۔ آگے ایام الصلح طبع دوم کے جھوٹ درج کرتا ہوں۔

وما توفیقی الا باللّٰہ

ایام الصلح طبع دوم

۸۵...... ''ہمارے علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ مہدی کے ہاشمی یا سید ہونے کے بارہ میں جس قدر حدیثیں ہیں۔ سب مجروح ہیں۔'' (ایام الصلح ص ۲۹ حاشیہ خزائن ج ۱۴ ص ۲۵۸)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی یا مرزا قادیانی کے مرید اگر سچے ہو تو ہمارے علماء کا اتفاق مذکور بالا ثابت کرو۔ ورنہ مرزا قادیانی کا افتراء تسلیم کرو۔

۸۶...... ''پہلی کتابوں میں (لکھا ہے) کہ اس (مسیح ابن مریم) سے پہلے ایلیا نبی دوبارہ آئے گا اور جب تک ایلیا نبی دوبارہ نہ آئے۔ وہ نہیں آئے گا۔''
(ایام الصلح ص ۳۲ خزائن ج ۱۴ ص ۲۶۲)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں بھی آپ استادی کرنے سے نہیں ٹلے۔ اگر آپ پہلی کتابوں سے یہ حوالہ نکال کر دکھا جاتے تو آج مجھے آپ کا یہ بیان جھوٹوں کی فہرست میں درج نہ کرنا پڑتا۔ جہاں تک میں نے پہلی کتب کا مطالعہ کیا ہے وہ تو صرف اتنا ہی ہے کہ ہولناک دن سے پہلے ایلیا (یعنی محمد رسول اللہ ﷺ) مبعوث ہوں گے۔ کوئی ایسی آیت مجھے نظر نہیں پڑی۔ جہاں لکھا ہو کہ ایلیا نبی جو آسمان پر اٹھایا گیا تھا۔ وہی آسمان سے نازل ہوگا۔ یا دوبارہ آئے گا اور اس سے پہلے مسیح علیہ السلام مبعوث ہوں گے۔ اگر قادیانی ہمت کر کے ایسی کوئی آیت دکھا دیں تو میں شکریہ کے ساتھ مرزا قادیانی کے سینکڑوں سفید جھوٹوں کی فہرست سے یہ جھوٹ خارج کر دینے کا وعدہ کرتا ہوں۔

۸۷...... ''کوئی منکر کسی تاریخ کے حوالہ سے ایک نظیر بھی پیش نہیں کر سکتا اور نہیں دکھلا سکتا کہ کوئی جھوٹا الہام کا دعویٰ کرنے والا ۲۵ برس تک یا ۱۸ برس تک جھوٹے الہام دنیا میں پھیلاتا رہا اور جھوٹے طور پر خدا کا مقرب اور خدا کا مامور اور خدا کا فرستادہ اپنا نام رکھا اور اس کی تائید میں سالہائے دراز تک اپنی طرف سے الہامات تراش کر مشہور کرتا رہا اور پھر باوجود ان مجرمانہ حرکات کے پکڑا نہ گیا۔ کیا کوئی ہمارا مخالف اس کا جواب دے سکتا ہے؟''
(ایام الصلح ص ۳۷ خزائن ج ۱۴ ص ۲۶۸)

ابوعبیدہ: ہاں بندہ حاضر ہے۔ دور کیوں جاتے ہو خود جناب کے مریدین مدعیانِ نبوت موجود ہیں جن کو اس سے بھی زیادہ مہلت مل گئی ہے اور ابھی تک ہلاک نہیں ہوئے۔ آپ کی جماعت اور آپ کے خلیفہ انھیں پاگل یا دیوانہ قرار دے رہے

ہیں۔ مثلاً عبداللہ تیماپوری، محمد فضل چنگا بنگیال، قاضی یار محمد، قمر الانبیاء وغیرہم، سابقہ کذابین کا تو ذکر ہی کیا ہے وہ تو سینکڑوں کی تعداد میں گزرے ہیں۔ جس کو شک ہو۔ تاریخ کا مطالعہ کرے۔

۸۸...... ''آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِیْ نے صاف اس بات کا فیصلہ کر دیا ہے کہ عیسائی عقیدہ میں جس قدر بگاڑ اور فساد ہوا ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ہوا۔''

(ایام الصلح ص ۳۸ خزائن ج ۱۴ ص ۲۶۹)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی کی ضرورت ہے کہ آپ نے کلام اللہ، حدیث نبوی، اقوالِ آئمہ کے خلاف ''فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِیْ'' کے معنی موت کر لیے۔ ورنہ جب ابن عباسؓ جیسے آپ کے مسلّمہ مفسر اس کے معنی رفعتنی (یعنی جب تو نے مجھے آسمان پر زندہ اٹھا لیا) کرتے ہیں تو آپ کس منہ سے اس سے موت مراد لیتے ہیں۔ پس یہ آپ کا افتراء علی اللہ ہے۔ اگر سچے ہو تو اپنے تسلیم کیے ہوئے مجددین امت میں سے کسی ایک مجدد ہی سے اپنی تصدیق کرا دو۔ ورنہ جھوٹ بولنے سے توبہ کرو۔

۸۹...... ''توفی نیند کو ہرگز نہیں کہتے اور کبھی یہ لفظ نیند پر اطلاق نہیں کیا گیا اور نہ قرآن میں نہ کسی لغت کی کتاب میں۔ نہ حدیث کی کتابوں میں نیند کے معنی لیے گئے۔''

(ایام الصلح ص ۴۰ خزائن ج ۱۴ ص ۲۷۱)

ابوعبیدہ: واہ مرزا قادیانی خود ہی تو آپ نے اس کے خلاف لکھا ہے۔ ''نیند کے محل پر توفی کا لفظ صرف دو جگہ قرآن شریف میں آیا ہے...... توفی کا لفظ جو قرآن شریف میں استعمال کیا گیا ہے۔ خواہ وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل ہے۔ یعنی موت پر یا غیر حقیقی معنوں پر یعنی نیند پر۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۳۷۔۸ خزائن ص ۲۷۲)

پھر (ایام الصلح ص ۴۰ خزائن ج ۱۴ ص ۲۷۱) پر مذکور بالا عبارت سے ذرا آگے توفی بمعنی نیند بھی آپ نے تسلیم کیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ آپ نے کس قدر جرأت سے تمام دنیا کو اندھا بنا رکھا ہے کیا سب لوگ اندھے بن جائیں گے؟ این خیال است و محال است و جنون۔

۹۰...... ''اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ یہ انسان کا کام نہیں کہ بارہ برس پہلے ایک دعویٰ سے الہامی عبارت لکھ کر اس دعویٰ کی تمہید قائم کرے اور پھر سالہا سال کے بعد ایسا دعویٰ کرے۔ جس کی بنیاد ایک مدت دراز پہلے قائم کی گئی ہے۔ ایسا باریک مکر نہ انسان کر سکتا ہے۔ نہ خدا اس کو ایسے افتراؤں میں اس قدر مہلت دے سکتا ہے۔''

(ایام الصلح ص ۴۲ خزائن ج ۱۴ ص ۲۷۲)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی اس جگہ جناب نے دو جھوٹوں کا ارتکاب علی رؤس الاشہاد کیا ہے۔ (اوّل)...... آپ جیسے سینکڑوں نہیں تو بیسیوں ایسے شوقین مہدویت و مسیحیت ونبوت پیدا ہوئے جوآپ کی طرح کئی تدبیریں کر کے چند روز کے لیے آپ سے بڑھ کر کامیاب ہوئے مگر آخر زمانے نے خود انھیں مٹا دیا۔

(دوم)...... خدا پر بھی ساتھ ہی افتراء باندھا کہ وہ جھوٹوں کو مہلت نہیں دیتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ **انما نملی لهم لیزدا دوا الما ولهم عذابٌ مهین** (آل عمران ۱۸۷) ''ہم تو فرصت دیتے ہیں۔ ان کو تا بڑھتے جائیں گناہ میں اور ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔'' دوسری جگہ میں فرماتے ہیں۔ **والذین کذبوا بایتنا سنستدرجهم من حیث لایعلمونo واملی لهم ان کیدی متینo** (اعراف ۱۸۲۔۱۸۳) ''جنھوں نے جھٹلائیں ہماری آیتیں ان کو ہم سہج سہج پکڑیں گے۔ جہاں سے وہ نہ جانیں گے اور ان کو فرصت دوں گا۔ بے شک میرا داؤ پکا ہے۔'' (نیز دیکھو جھوٹ نمبر ۸۷)

۹۲...... ''ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔'' (ایام الصلح ص ۴۲ خزائن ج ۱۴ ص ۲۷۳)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! کیوں دنیا جہان کے لوگوں کی آنکھوں میں مٹی جھونک کر مطلب براری کرتے ہو۔ کیا آپ نے ساری دنیا کو اپنے مریدین کی طرح ہی سادہ لوح سمجھ رکھا کہ کوئی تحقیق سے کام نہ لے گا اور کہہ دے گا کہ سرِتسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے۔ نہیں بلکہ دنیا میں بال کی کھال اتارنے والے بھی موجود ہیں۔ اگر آپ یہ حدیث کسی حدیث کی کتاب سے دکھا دیں تو ہم آپ کی تردید کرنی چھوڑ دیں گے۔ صحیح حدیث میں صرف موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے اور کسی کا بھی نہیں۔

۹۳...... ''نہ اب تک کسی زمانہ میں یہ عادۃ اللہ ثابت ہوئی کہ کوئی شخص دنیا سے جا کر پھر واپس آیا ہو اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی۔ آج تک ایک بھی نظیر اس قسم کی واپسی کی پائی نہیں گئی۔'' (ایام الصلح ص ۴۶ خزائن ج ۱۴ ص ۲۷۸)

ابوعبیدہ: ازالہ ص ۱۲۱ پر خود آپ نے تسلیم کیا ہے ''کہ رسول کریم ﷺ کے معراج کے متعلق قریباً تمام صحابہ کا یہی عقیدہ تھا کہ رسول کریم ﷺ کا رفع الی السماء جسمانی تھا۔'' تو کیا رسول کریم ﷺ واپس نہیں آئے تھے؟

۹۴...... ''ایسا ہی حدیثوں میں بھی مندرج تھا کہ ان دنوں میں (مسیح موعود کے زمانہ میں) طاعون بھی پھوٹے گی۔'' (ایام الصلح ص ۴۹ خزائن ج ۱۴ ص ۲۸۰)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! آپ ایک ہی ایسی حدیث بتائیں تو انعام لیں لیکن شرط یہ ہے کہ گندم بمعنی گڑ نہ کریں۔ مسیح علیہ السلام کے متعلق جس قدر احادیث ہیں۔ کسی ایک میں بھی طاعون پھوٹنے کا ذکر نہیں ہے۔

۹۵...... ''بباعث ریل اکثر اونٹ بیکار ہو گئے ہیں۔'' (ایام الصلح ص ۷۸ خزائن ج ۱۴ ص ۳۱۳)

ابوعبیدہ: تمام دنیا جانتی ہے کہ ابھی تک اونٹ بیکار نہیں ہوئے بلکہ ایک معمولی اونٹ یک صد روپیہ سے زیادہ قیمت میں ملتا ہے۔ کیا بیکار چیز کی بھی قیمت ہوا کرتی ہے۔ کیا مرزا قادیانی آپ کو معلوم نہیں کہ خود آپ کے بیان کردہ دجالی گروہ کے پاس باقاعدہ اونٹوں کے گلے ہیں۔ جو ''کیمل کور'' کے نام سے مشہور ہیں۔ پھر اونٹ بیکار کیسے ہو گئے ہیں؟

۹۶...... ''دریاؤں میں سے بہت سی نہریں نکالی گئیں۔ یہ قرآن شریف میں تھا کہ آخری زمانہ میں کئی نہریں نکالی جائیں گی۔'' (ایام الصلح ص ۷۸ خزائن ج ۱۴ ص ۳۱۳)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! کوئی آیت تو پڑھ کر سنائی ہوتی۔ مگر یاد رکھیے ہم تمہارے اپنے ایجاد کردہ معنی تسلیم نہیں کریں گے بلکہ معنی وہ مانیں گے جو خود رسول پاک ﷺ سے یا آپ کے صحابہ سے مروی ہوں یا کسی مجدد نے بیان کیے ہوں۔ آپ کے معنی خود غرضی پر مبنی ہوتے ہیں۔ جب آپ عالم ہی نہیں ہیں۔ جیسا کہ آپ نے خود تسلیم کیا ہے۔ (دیکھو ازالہ ص ۳۹۶۔ ایام الصلح ص ۱۴۷ خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۴) پھر آپ کے معنوں کا کیا اعتبار رہا؟

۹۷...... ''مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ ضرور مسیح موعود کا بعض مسائل میں علماء وقت سے اختلاف ہوگا اور سخت نزاع واقع ہوگی اور قریب ہوگا کہ علماء ان پر حملہ کریں۔''
(ایام الصلح ص ۸۵ خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۱)

ابوعبیدہ: صریح جھوٹ ہے۔ مجدد صاحب نے ایسا مضمون کہیں نہیں لکھا۔ مرزا قادیانی نے ان کے مضمون میں بہت بڑی تحریف کی ہے۔ وہاں امکان ظاہر کیا ہے۔ یہاں مرزا قادیانی نے ضرور بڑھا دیا ہے وہاں علماء ظاہر لکھا ہے۔ مرزا قادیانی نے عام علماء وقت جڑ دیا ہے۔ سخت نزاع اور حملہ تک کی نوبت تو ایجادِ مرزا ہے۔ غرضیکہ تمام کی تمام عبارت حضرت مجدد صاحبؒ پر افتراء ہے۔

۹۸...... ''یاد رہے کہ ہم میں اور ان لوگوں میں بجز اس ایک مسئلہ کے (حیات و وفاتِ مسیح) اور کوئی مخالفت نہیں۔'' (ایام الصلح ص ۸۷ خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۳)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی: ۱...... معراج نبوی کو آپ روحانی مانتے ہیں اور علماءِ امت جسمانی۔ ۲...... علماء امت رسول پاک ﷺ پر نبوت کو ختم سمجھیں اور آپ اور آپ کی جماعت نبوت کا اجرا بیان کریں۔ ۳...... جمہورِ مسلمان حشر ونشر جسمانی کے قائل ہیں اور آپ منکر۔ ۴...... پھر قرآن کی تفسیر آپ کی ۱۳۵۰ سال کی اسلامی تفسیر کے خلاف ہے۔ باوجود اس کے کس منہ سے کہتے ہو کہ اور کوئی مخالفت نہیں؟ کیا محض دھوکہ دینے کی غرض سے جھوٹ بولنا جائز ہے۔ سبحان اللہ؟

۹۹...... ''یہ لوگ (مسلمان) نصوص صریحہ قرآن اور حدیث کو چھوڑ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے قائل ہیں۔'' (ایام الصلح ص ۸۷ خزائن ج ۱۴ص ۳۲۴)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی خود اور اس کی جماعت صدی کے سرے پر مجدد کی بعثت ضروری قرار دیا کرتے ہیں۔ گذشتہ تیرہ صدیوں کے مجددین کی فہرست جو عسل مصفیٰ حصہ اوّل ص ۱۶۵۔۱۶۲ پر آپ کے حواری نے درج کی ہے۔ وہ سب کے سب حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں۔ پھر حضرت ابن عباسؓ جن کو آپ اوّل درجہ کا مفسر مانتے ہیں۔ وہ بھی حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں۔ (کنز۔ درمنثور۔ ابن کثیر۔ ابن جریر)

۱۰۰۔۱۰۱۔۱۰۲...... ''ہم (مرزا قادیانی) بموجب نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ متذکرہ بالا کے اور اجماعِ آئمہ اہل بصارت کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دفات کے قائل ہیں۔''

(ایام الصلح ص ۸۷ خزائن ج ۱۴ص ۳۲۴)

ابوعبیدہ: یہاں مرزا قادیانی نے تین جھوٹوں کا ارتکاب کیا ہے اور ذرا نہیں شرمائے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دفات پر نہ کوئی آیت، نہ حدیث اور نہ کوئی قول کسی مجدد امت کا پیش کر سکتے ہیں۔ کسی نے مرزا قادیانی سے نہ پوچھا کہ اجی حضرت اگر آپ کا یہ بیان صحیح ہے تو ۵۲ سال تک آپ نصوص قرآنیہ و حدیثیہ و اجماعِ آئمہ اہل بصارت کے خلاف کیوں حیات مسیح اور نزول جسمانی کے قائل رہے؟ معلوم ہوا۔ سب کچھ صاحب الغرض مجنون کا نتیجہ ہے۔

۱۰۳...... ''فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر نص صریح ہے۔''

(ایام الصلح ص ۸۸ خزائن ج ۱۴ص ۳۲۴)

ابوعبیدہ: کذب صریح ہے۔ نمبر ۱۰۱، ۱۰۲ کا جواب ملاحظہ ہو۔ نیز مرزا قادیانی اگر یہ آیت وفاتِ مسیح پر نص صریح ہے تو ہمیں بتاؤ کہ نص صریح کے منکر کے حق میں جناب کا کیا فتویٰ ہے؟ آپ ۵۲ سال تک نص صریح کے منکر رہے۔ پھر لطف یہ کہ منکر

قرآن ہو کر ۱۲ سال تک مجدد بھی بنے رہے۔ مستزاد یہ کہ اگر یہ نص صریح ہے تو پھر جناب کو نص صریح پر کیوں یقین نہ آیا کیونکہ آپ نے اپنا عقیدہ حیات مسیح کا الہام کی بنا پر تبدیل کیا تھا۔ (دیکھو ازالہ ص ۵۶۱ خزائن ص ۴۰۲ نیز نمبر ۶۴)

۱۰۴...... ''وہ (یہود) بھی اس بات کے قائل ہو گئے ہیں کہ یہ نسخہ (مرہم عیسیٰ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چوٹوں کے لیے بنایا گیا تھا۔'' (ایام الصلح ص ۱۱۰ خزائن ج ۱۴ ص ۳۴۸)

ابوعبیدہ: جھوٹ۔ اگر سچے ہو تو کسی معتبر یہودی کی شہادت پیش کرو۔

۱۰۴۔۱۰۵...... ''نصرانی طبیبوں کی کتابوں اور مجوسیوں اور مسلمان طبیبوں اور دوسرے تمام طبیبوں نے جو مختلف قوموں میں گزرے ہیں۔ اس بات کو بالاتفاق تسلیم کر لیا ہے کہ یہ نسخہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے بنایا گیا تھا۔'' (ایام الصلح ص ۱۱۰ خزائن ج ۱۴ ص ۳۴۸)

ابوعبیدہ: جس قدر طبیب دنیا میں گزرے ہیں۔ اتنے ہی جھوٹوں کا ارتکاب مرزا قادیانی نے کیا ہے۔ میں نے صرف ۵ کے بیان پر ہی اکتفا کیا ہے۔ کسی مستند کتاب سے مرزا کے اس بیان کی تصدیق ممکن نہیں۔ سب افتراء ہے۔ مرزا کو مطلب براری سے کام تھا جو کچھ دل میں آیا۔ لکھ دیا۔ اس خیال سے کہ کون تحقیق کرنے گا مگر یہ توقع مرزا اپنے مریدین یا اخلاص ہی سے رکھ سکتے ہیں۔

۱۱۰...... ''چنانچہ ان مختلف فرقوں کی کتابوں میں سے ہزار کتاب ایسی پائی گئی ہے۔ جن میں یہ نسخہ معہ وجہ تسمیہ درج ہے۔'' (ایام الصلح ص ۱۱۱ خزائن ج ۱۴ ص ۳۴۸)

ابوعبیدہ: ہزار نہیں۔ صرف دس کتابیں ہی ایسی دکھاؤ۔ جن میں اس کی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہو کہ یہ مرہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زخموں کے لیے بنائی گئی تھی۔ اگر اتنا بھی نہ کر سکو اور یقیناً نہیں کر سکو گے تو کیوں نہیں ڈرتے جھوٹ بولنے سے۔

۱۱۱...... ''اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اکثر وہ کتابیں ہمارے کتب خانہ میں ہیں۔''
(ایام الصلح ص ۱۱۱ خزائن ج ۱۴ ص ۳۴۸)

ابوعبیدہ: یہ بھی جھوٹ ہے۔ اگر واقعی آپ کے کتب خانہ میں اکثر وہ کتابیں موجود ہیں تو ہمارا مطالبہ مندرجہ بالا نمبر ۱۱۰ پورا کر دو جو صرف ۱۰ کتابوں پر مبنی ہے۔ حالانکہ (۱۰۰۰) ہزار کا ''اکثر'' تو سینکڑوں تک جاتا ہے۔

۱۱۲...... ''اللہ تعالیٰ بھی قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ وَمَاقَتَلُوْهُ يَقِيْنًا (النساء ۱۵۷) یعنی یہود قتل مسیح کے بارہ میں ظن میں رہے اور یقینی طور انھوں نے نہیں سمجھا کہ درحقیقت ہم نے قتل کر دیا۔'' (ایام الصلح ص ۱۱۴ خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۲)

بوعبیدہ: اللہ تعالیٰ تو قتل مسیح کے اعتقاد کی وجہ سے یہود کو ملعون قرار دے رہے ہیں۔ (پڑھو ساری آیت) اور آپ اس کا رد کر رہے...... ہیں۔ سبحان اللہ۔

۱۱۳...... ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کا خصوصیت کے ساتھ اس لیے ذکر کیا گیا کہ یہودی لوگ آپ کے رفع روحانی سے سخت منکر تھے۔'' (ایام الصلح ص ۱۱۶ خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۳)

ابوعبیدہ: نہیں صاحب لوگوں کو دھوکہ نہ دیجئے۔ اس کی وجہ قرآن کریم میں تو یہ لکھی ہے۔ **وبقولھم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم** یعنی ان کے (یہود کے) اس کہنے کے سبب (وہ مورد لعنت ہوئے) کہ بالتحقیق ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو قتل کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ نہیں ایسا نہیں بلکہ ہم نے ان کو اپنی (آسمان کی) طرف اٹھا لیا تھا۔ یہاں قتل اور رفع آپس میں مقابلہ پر مذکور ہیں۔ اگر روحانی مراد ہوتا تو کلام فضول ٹھہرتی ہے کیونکہ قتل اور رفع روحانی میں کوئی منافات نہیں۔

۱۱۴...... ''توریت میں لکھا ہے کہ جو شخص صلیب دیا جائے۔ اس کا رفع روحانی نہیں ہوتا۔'' (ایام الصلح ص ۱۱۶ خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۳)

ابوعبیدہ: جھوٹ ہے۔ نہ تو توریت کا یہ منشاء ہے جو آپ نے سمجھا ہے۔ نہ عقل اس کو مانتی ہے۔ کیا اگر کسی آدمی کو بیگناہ صلیب دیا جائے تو وہ شہید نہیں ہوگا اور قتل کرنے والا ملعون ہوگا نہ کہ مقتول۔ مرزا قادیانی! آپ نے بھی سکھا شاہی مچا رکھی ہے۔ پھر لطف یہ کہ آپ کے خیال میں خدا بھی یہودیوں کے اس اصول کو مانتا ہے کہ جو آدمی بھی اگرچہ نبی ہی کیوں نہ ہو۔ صلیب دیا جائے گا۔ وہ ملعون ہوتا ہوگا۔ جناب! یہ آپ کا محض افتراء ہے توریت کی رو سے وہ مصلوب لعنتی ہوتا ہے۔ جس نے ارتکاب قتل کیا ہو۔ جناب عالی خود آپ نے اپنی کتاب ''کتاب البریہ'' میں لکھا ہے۔ ''بنی اسرائیل میں قدیم سے یہ رسم تھی کہ جرائم پیشہ اور قتل کے مجرموں کو بذریعہ صلیب ہی ہلاک کیا کرتے تھے۔'' (کتاب البریہ ص ۲۱۴ خزائن ج ۱۳ ص ۲۳۲)

۱۱۵...... ''اور اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ یہودیوں کے اس اعتراض (مصلوب لعنتی ہوتا ہے) کو دور کرے اور حضرت مسیح علیہ السلام کے رفع روحانی پر گواہی دے۔'' (ایام الصلح ص ۱۱۶ خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۳)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! میں تو جھوٹ کا لفظ لکھ لکھ کر تھک گیا ہوں۔ مگر حیران ہوں کہ آپ اتنی لمبی لمبی عبارتیں جھوٹی بنا بنا کر نہیں تھکتے۔ کیا آپ مجددین امت میں سے کسی ایک کی بھی تصدیق پیش کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

۱۱۶...... ''سو اس گواہی کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یَاعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا.'' (ایام الصلح ص ۱۱۶ خزائن ص ۳)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! آپ کو خدا کی وکالت کا حق کیسے حاصل ہوا جبکہ وہ خود فرماتے ہیں۔ وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ. اِذْ قَالَ اللّٰہُ یَاعِیْسٰی الخ یعنی یہود نے ایک تدبیر کی تھی (قتل مسیح کی) اور اللہ تعالیٰ نے تدبیر کی (ان کے بچاؤ کی) اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ تدبیر کرنے والا ہے۔ (اور یہ تدبیر اس وقت کی) (جبکہ بطور تسلی وتشفی) فرمایا اللہ تعالیٰ نے ''اے عیسیٰ (گھبراؤ نہیں) میں تمہاری طبعی عمر پوری کر کے تمھیں طبعی وفات دوں گا اور سردست تمھیں آسمان پر اٹھانے والا ہوں اور کافروں کی صحبت سے پاک (علیحدہ) کرنے والا ہوں۔'' اب بتلایئے مرزا قادیانی! یہ خدا کی گواہی آپ نے کیسے بنائی۔ اس میں مخاطب تو اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو اور کافروں کے مکر سے بچانے کی خوشخبری دے رہے ہیں۔ آپ اس کو گواہی کیسے بنا رہے ہیں۔ کہیں اس وقت مراق کا دورہ تو نہیں تھا؟

۱۱۷...... ''اس جگہ (نمبر ۱۱۵ کے مضمون میں) رفع جسمانی کی کوئی بحث نہ تھی۔''
(ایام الصلح ص ۱۱۶ خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۴)

ابوعبیدہ: سبحان اللہ مرزا قادیانی! اس سے بڑھ کر اور کونسا محل ہوگا۔ یہود کہتے ہیں کہ ہم نے مسیح علیہ السلام کو قتل کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس قول کو کفر اور باعث لعنت قرار دے کر اس کی تردید کر رہے ہیں۔ کیا رفع روحانی بیان کر دینے سے یہود کے بیان (یعنی انھوں نے مسیح کو قتل کر دیا تھا) کی تردید ہوسکتی ہے۔ ہرگز نہیں کیونکہ رفع روحانی قتل کے منافی نہیں۔

۱۱۸...... ''اور یہودیوں کے عقیدہ میں یہ ہرگز داخل نہیں کہ جس کا رفع جسمانی نہ ہو۔ وہ نبی یا مومن نہیں ہوتا۔ پس اس بیہودہ فیصلے کے چھیڑنے کی کیا حاجت تھی۔''
(ایام الصلح ص ۱۱۶ خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۴)

ابوعبیدہ: حضرات! مرزا قادیانی حیات مسیح کے بیان کو بیہودہ قرار دے رہے ہیں۔ ایک مسلّمہ اسلامی عقیدہ کو بیہودہ قرار دینا مرزا قادیانی ہی کی شان ہے۔ مگر میں مرزا قادیانی اور ان کی جماعت سے پوچھتا ہوں کہ جب یہود کے نزدیک جس کا رفع روحانی ہو جائے۔ وہ ضرور مومن ہوتا ہے۔ پھر یہ رفع جسمانی و روحانی دونوں ہو جائیں۔ کیا اس کو مومن نہیں مانیں گے۔ کیوں نہیں۔ بلکہ وہ تو ضرور بضرور اور بدرجہ اولیٰ مومن ہوگا۔

پُس مسیح کا رفع جسمانی ماننے سے مرزا قادیانی کا بیان کردہ یہودیوں کا اعتراض اور اللہ تعالیٰ کا بیان کردہ افتراء یہود (انا قتلنا المسیح) بھی دور ہو گیا۔ فتدبروا یااولی الابصار مرزا قادیانی! اب سمجھ آئی کہ یہ فیصلہ بیہودہ نہیں تھا اور اس کے چھیڑنے کی کیا حاجت تھی۔

۱۱۹...... ''دنیا کے قریب تمام طبیب مرہم عیسیٰ کا نسخہ اپنی کتابوں میں لکھتے آئے ہیں اور یہ بھی تحریر کرتے آئے ہیں کہ یہ مرہم جو چوٹوں اور زخموں کے لیے نہایت درجہ فائدہ مند ہے۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے بنائی گئی تھی۔'' (ایام الصلح ص ۱۱۸ خزائن ص ۳۵۶)

ابوعبیدہ: صریح جھوٹ ہے۔ ایک بھی مستند طبیب نے ایسا نہیں لکھا ہے۔ مفصل دیکھو جھوٹ نمبر ۱۰۵۔

۱۲۰...... ''شہر سری نگر محلہ خانیار میں ان کا (عیسیٰ علیہ السلام کا) مزار ہے۔''

(ایام الصلح ص ۱۱۸ خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۶)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! میرا دل چاہتا ہے کہ کوئی بیان تو آپ کا صحیح نکلتا مگر افسوس کہ ایک بیان بھی ایسا نظر نہ آیا۔ ہر ایک میں جھوٹ اور دھوکہ سے کام لیا گیا ہے۔ دیکھئے ''اتمام الحجۃ'' ص ۲۰ خزائن ج ۸ ص ۲۹۹ حاشیہ'' پر آپ ہی لکھتے ہو۔ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدۂ قدس کے گرجائیں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے۔ اس کے اندر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔''

۱۲۱...... ''اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ انیس سو برس اس نبی کے فوت ہونے پر گزرے ہیں۔''

(ایام الصلح ص ۱۱۸ خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۶)

ابوعبیدہ: جھوٹ محض ہے۔ مرزا قادیانی کے مریدین یا نمک خور کہتے ہوں گے۔ کوئی تاریخی ثبوت نہیں۔ مرزا قادیانی آپ تو احادیث صحیحہ کو بھی ان بعض الظن اثم کا مصداق قرار دیتے ہیں۔ یہاں کسی شاطر مرید کے کہنے پر یقین کر رہے ہو۔ واہ رے آپ کی مسیحیت، یہی حکم عادل کی شان ہوا کرتی ہے؟ خدا پناہ میں رکھے۔ ایسے مسیح و مہدی سے۔

۱۲۲...... ''(الہام مرزا قادیانی) انه اوی القریة اب تک اس کے معنی میرے پر نہیں کھلے۔''

(ایام الصلح ص ۱۲۱ حاشیہ خزائن ج ۱۴ ص ۳۶۱)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! اس کے معنی پھر یہ ہیں کہ یہ الہام شیطانی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو نعوذ باللہ ایسے بے وقوف نہیں ہو سکتے کہ اپنے ملہم کو ایسا الہام کرے جس کو وہ سمجھ

ہی نہ سکے کیونکہ خود بدولت اپنی کتاب چشمہ معرفت میں لکھتے ہیں۔ ’’اور یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو۔ جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالایطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔‘‘ (چشمہ معرفت ص ۲۰۹ خزائن ج ۲۳ ص ۲۱۸) مرزا قادیانی! آپ کا الہام عام انسانی سمجھ تو ایک طرف آپ جیسے زبردست ملہم کی سمجھ سے بھی بالاتر ہے۔ بتلایئے اب افتراء علی اللہ ثابت ہوا کہ نہ؟

۱۲۳...... ’’یقیناً اس وقت عیسائیوں نے مسیح کی الوہیت کے لیے یہ حجت بھی پیش کی ہوگی کہ وہ زندہ آسمان پر موجود ہے۔ لہٰذا اس کے رد میں خدا تعالیٰ کو خود مسیح کے اقرار کے حوالہ سے یہ کہنا پڑا۔ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ.‘‘

(ایام الصلح ص ۱۳۸ حاشیہ خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۲)

ابوعبیدہ: دو جھوٹ ارشاد ہوئے ہیں۔ مگر میں سختی نہیں کرتا۔ چلیے دونوں کو ایک ہی شمار کر لیتا ہوں۔ قرآن موجود ہے۔ احادیث موجود ہیں۔ کتب تواریخ موجود ہیں۔ آپ کے یقین کو مجذوب کی بڑ ثابت کرنے کے لیے اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ کسی طریقہ سے ثابت نہیں ہوتا کہ عیسائیوں نے مسیح کی الوہیت پر ایسی لچر دلیل پیش کی ہو۔ عیسائیوں کا دماغ آپ کی طرح مراق کا شکار نہیں کہ ایسی بودی بودی دلائل کو محمد رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کرتے۔ پھر میں جناب قادیانی سے پوچھتا ہوں کہ کیا کہیں مسیح کا اقرار فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي کتب تواریخ یا کتب مقدسہ انجیل وغیرہ میں موجود ہے کہ اس کو بطور حجت خدا پیش کر رہا ہے۔ جب عیسائی سرے سے رسول کریم ﷺ کو ملہم من اللہ ہی نہیں مانتے تھے تو اس دلیل کو آپ ﷺ کس طرح بطور وفات پیش کر سکتے تھے۔ مستزاد برآں کہ تمام مفسرین اسلام رسول پاک ﷺ سے لے کر آج تک اس کے معنی یہی کرتے آئے ہیں۔ ’’جب تو نے مجھے اپنی طرف اٹھا لیا۔‘‘

تو وفات کا اقرار کہاں ہوا۔ یہ تو حیات کا اقرار ہے۔ لطف یہ کہ بقول مرزا قادیانی یہ......

۱۲۴...... ’’پھر آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ سے موت (عیسیٰ علیہ السلام) ثابت ہوئی۔‘‘ (ایام الصلح ص ۱۳۹ خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۴)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! ۱۸۹۲ء سے پہلے ۵۲ سال تک بھی یہ آیت کبھی آپ نے پڑھی تھی؟ اگر پڑھی تھی اور ضرور پڑھی تھی تو پھر اس وقت اس کے خلاف کیوں

حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ مانتے رہے۔ افسوس آپ کی مجددیت پر۔

آپ جیسے دھوکہ بازوں کا سدباب کرنے کے لیے خدا نے اس آیت میں ماتت (مرگئے) کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ صرف خَلَتْ کا لفظ بیان فرمایا ہے تاکہ تمام ان لوگوں پر حاوی ہو سکے جو اس دنیا سے گزر گئے ہیں۔ خواہ بذریعہ موت یا بذریعہ رفع جسمانی۔ یقیناً یہاں خَلَتْ کا لفظ بجائے ماتت کے اس واسطے استعمال کیا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام موت سے اس وقت تک ہمکنار نہیں ہوئے ہیں۔

۱۲۵...... ''ماالمسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسول سے موت (عیسیٰ علیہ السلام) ثابت ہوئی۔'' (ایام الصلح ص ۱۳۹ خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۴)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! عقل و علم آپ کا کہاں ہے کہ اب بے تکی ہانکنے پر اتر آئے ہیں۔ اس آیت سے تو عیسیٰ علیہ السلام بوقت نزول آیت (بزمانہ رسول کریم ﷺ) زندہ ثابت ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ''ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسول'' کے نزول کے وقت رسول پاک ﷺ زندہ تھے۔ صرف نام کا فرق ہے۔ باقی الفاظ وہی ہیں۔ عجیب انصاف ہے آپ کا۔ ایک میں موت اور دوسری میں حیات ثابت کر رہے ہیں۔

۱۲۶...... ''پھر قرآن شریف کی آیت فِیْهَا تَحْیَوْنَ سے موت ثابت ہوئی۔''

(ایام الصلح ص ۱۳۹ خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۵)

ابوعبیدہ: کسی بھوکے سے کسی نے پوچھا تھا۔ دو دونے؟ اس نے کہا تھا۔ چار روٹیاں۔ سو مرزا قادیانی کو اپنی مسیحیت ثابت کرنے کے لیے ہر ایک آیت میں وفات مسیح ہی نظر آتی ہے۔ حالانکہ اس آیت کا وفات مسیح سے کچھ بھی تعلق نہیں۔

۱۲۷...... ''پھر قرآن شریف کی آیت وَلَکُمْ فِی الْاَرْضِ مستقر سے موت ثابت ہوئی۔''

(ایام الصلح ص ۱۳۹ خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۵)

ابوعبیدہ: جواب جھوٹ نمبر ۱۲۶ ملاحظہ ہو۔

۱۲۸...... ''پھر آیت رَفَعَ اللّٰهُ اِلَیْهِ سے موت ثابت ہوئی۔''

(ایام الصلح ص ۱۳۹ خزائن ص ۳۸۵)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! آپ کی جماعت تو میدان میں آپ کے جھوٹوں کا جواب نہیں دیتی مگر انشاء اللہ روزِ محشر دربارِ رب العالمین کے سامنے ان جھوٹوں کی صحت کا آپ سے مطالبہ کروں گا۔ اس آیت سے تمام صحابہ، تمام آئمہ مجتہدین، علماءِ مفسرین اور مجددین مسلّمہ قادیانی تو حیات مسیح کا عقیدہ رکھیں۔ آپ ہیں کہ غالباً مراق کی وجہ

سے حیات کو موت کے معنوں میں لے رہے ہیں۔

۱۲۹...... ’’تم ایک بھی ایسی آیت نہ پیش کر سکو گے۔ جس میں کسی انسانی گروہ کو خَلَتْ کا مصداق قرآن نے ٹھہرایا ہو اور پھر اس آیت کے معنی موت نہ ہوں بلکہ کچھ اور ہوں۔‘‘
(ایام الصلح ص ۱۳۹ حاشیہ خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۴)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! دو آیتیں تو مجھے بھی یاد ہیں۔

۱...... **واذا خلا بعضهم الی بعض.** (سورہ بقرہ ۷۶)

۲...... **واذا خلوا الیٰ شیٰطینهم.** (بقرۃ ۱۴)

مزہ جب ہے کہ یہاں مرزا قادیانی! یا اس کی جماعت خلا کے معنی موت کر کے دکھائے۔ حالانکہ خلا یہاں مرزا قادیانی کی شرط کے ماتحت انسانی گروہ کے واسطے آیا ہے۔

۱۳۰...... ’’پھر **کانا یاکلان الطعام** سے موت ثابت ہوئی۔‘‘
(ایام الصلح ص ۱۴۰ خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۵)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! کب معلوم ہوئی ہے۔ ۱۸۹۲ء کے بعد نا۔ پہلے کیوں معلوم نہ ہوئی۔ شاید پہلے آپ کو ان کی موت کی ضرورت نہ تھی۔ ہائے خودغرضی تیرا ستیاناس

۱۳۱...... ’’پھر آیت **وَاَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ مَادُمْتُ حَیًّا** سے موت ثابت ہوئی۔‘‘
(ایام الصلح ص ۱۴۰ خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۵)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی اور نہیں تو علم ہی کا شرم کیجئے۔ مراق کا غلبہ ہے۔ ورنہ اس آیت کا وفاتِ مسیح سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ کے اپنے ایجاد کردہ معنی قابل قبول نہیں۔ کسی مجدد مسلمہ کے معنی اپنی تصدیق میں پیش کیجئے۔

۱۳۲...... ’’اور ایسا ہی آیت **وَمِنْ کُمْ مَنْ یُّتَوَفّٰی وَمِنْکُمْ مَنْ یُّرَدُّ اِلٰی ارذل العمر** سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت ہوتی ہے۔‘‘ (ایام الصلح ص ۱۴۰ خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۵)

ابوعبیدہ: جھوٹ محض ہے۔ اس آیت کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی تعلق نہیں سکھا شاہی اچھی نہیں۔ ابھی تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر حضرت خضر علیہ السلام سے زیادہ تو نہیں۔ حالانہ خضر علیہ السلام کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کی زندگی تک آپ بھی زندہ مانتے ہیں۔ (دیکھو ازالہ اشتہار ص ۵ خزائن ج ۳ ص ۴۲۹) پر آپ نے اپنے خلیفہ اوّل کا مضمون نقل کیا ہے۔ اس میں حضرت خضر علیہ السلام زندہ تسلیم کیے گئے ہیں۔ جو دو ہزار سال سے بھی اوپر بنتے ہیں۔

۱۳۳...... ''ایسا ہی مَنْ نعمرہ ننکسہ فی الخلق سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت ہوتی ہے کیونکہ جب کہ بموجب تصریح اس آیت کے ایک شخص جو نوے یا سو برس تک پہنچ گیا ہو۔ اس کی پیدائش اس قدر اُلٹ دی جاتی ہے کہ تمام حواس ظاہریہ و باطنیہ قریب الفقدان یا مفقود ہو جاتے ہیں۔'' (ایام الصلح ص ۱۴۱ خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۶)

ابوعبیدہ: اوپر والے جھوٹ کا جواب مکرر پڑھ لیا جائے۔ باوجود اس کے کہ حضرت خضر علیہ السلام دو ہزار سال سے بھی زیادہ عمر کے ہو چکے ہیں۔ ان کو مرزا قادیانی اور ان کے خلیفہ صاحب کیوں زندہ تسلیم کرتے ہیں؟

۱۳۴...... ''اگر سچی گواہی دی جائے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وفات پانا تمام نبیوں کی وفات سے زیادہ تر ثابت ہے۔'' (ایام الصلح ص ۱۴۱ خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۷)

ابوعبیدہ: پھر آپ اس قدر تصریح کے بعد کیوں ۵۲ سال تک بزمانہ مجددیت انھیں زندہ آسمان پر مانتے رہے۔ (براہین احمدیہ ص ۴۹۸، ۵۰۵ خزائن ج ۱ ص ۵۹۳۔۶۰۲)

۱۳۵...... ''بہت سے نبیوں کی وفات کا خدا تعالیٰ نے ذکر بھی نہیں کیا۔''
(ایام الصلح ص ۱۴۱ خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۷)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی آپ کی زبان ہے یا کیا؟ (ازالہ اوہام ص ۳۲۷ خزائن ج ۳ ص ۲۷۷) پر تو آپ لکھتے ہیں۔ ''اس بات کو تو پہلے قرآن شریف ہی بتصریح ذکر کر چکا ہے جبکہ اس نے صاف لفظوں میں فرما دیا کہ کوئی نبی نہیں آیا جو فوت نہ ہوا ہو۔'' اب بتلایئے کون سا بیان سچا ہے۔

۱۳۶...... ''اس آیت میں بھی حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کی طرف ہی اشارہ ہے اور وہ یہ ہے۔ والذین یدعون من دون اللّٰہ لا یخلقون شیئًا وھم یخلقون اموات غیرا حیا وما یشعرون ایان یبعثون...... ظاہر ہے کہ قرآن شریف کا یہ فرمانا کہ تمام معبود غیر اللہ امواتِ غیر احیاء ہیں۔ اس کا اوّل مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں کیونکہ زمین پر سب انسانوں سے زیادہ وہی پوجے گئے ہیں۔'' (ایام الصلح ص ۱۴۰۔۱۴۱ خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۷)

ابوعبیدہ: حضرات! اس آیت کا حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات و ممات سے کوئی تعلق نہیں۔ ذرا نمبر ۱۳۴ کا جواب پھر پڑھ لیں۔ دوسرے اگر اس آیت کا مصداق سب معبود ہیں تو کیا فرشتے بھی مردہ ہیں کیونکہ دنیا انھیں بھی پوجتی ہے۔

نیز جب فرعون کی پرستش کی جاتی تھی تو آیا وہ مردہ تھا۔ آج کل لاماؤں کی پرستش چین میں ہو رہی ہے۔ کیا وہ سب مردہ ہیں۔ پھر دیکھئے (سورۂ انبیاء ۸۹) میں اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں۔ مشرکین کو مخاطب کر کے "اِنَّکُم وما تعبدون من دون اللّٰہ حصب جھنم الخ"

''تم اور وہ معبودان غیر اللہ جن کی تم پوجا کرتے تھے دوزخ کا ایندھن ہو۔ تم اس میں داخل ہوؤ گے اور اگر یہ معبود تمھارے واقعی خدا ہوتے تو نہ پہنچتے اس میں اور وہ سب دوزخ میں ہی رہیں گے۔''

بولیے مرزا قادیانی! ذرا یہاں بھی وہی قانون چلایئے۔ آپ کے اصول کے مطابق تو نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی دوزخ میں جائیں گے۔ جس دلیل سے آپ انھیں دوزخ سے الگ رکھیں گے۔ اسی دلیل سے وہ اموات سے باہر ہیں۔ فتدبر یا مرزا

۱۳۷...... ''پھر ایک جگہ قرآن شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو داخل بہشت ذکر فرمایا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ ''ان الذین سبقت لھم منا الحسنٰی اولئک عنھا مبعدون لا یسمعون حسیسھا وھم فی ما اشتھت انفسھم خالدون. یعنی جو لوگ ہمارے وعدے کے موافق بہشت کے لائق ٹھہر چکے ہیں۔ وہ دوزخ سے دور کیے گئے ہیں اور وہ بہشت کی دائمی لذات میں ہیں۔ تمام مفسرین لکھتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں ہے۔''
(ایام الصلح ص ۱۴۲ خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۸)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! آیت کے الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ تمام وہ لوگ جو مومن ہیں بہشت میں داخل کیے جائیں گے۔ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تخصیص کہاں ہے؟

دوسرے آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ مبعدون، یسمعون اور خالدون استقبال کا فائدہ دیتے ہیں۔ آپ نے ماضی کے معنی کس اصول پر کیے ہیں۔ تیسرے آپ نے تمام مفسرین پر افتراء کیا ہے۔ میرا دعویٰ ہے کہ آپ کسی ایک مفسر کا بالخصوص مجدد مفسر کا قول اپنی تائید میں پیش نہیں کر سکتے۔ یہ آیت عام ہے۔ اس کا حکم عام ہے۔ اس آیت کی رو سے تو کروڑہا وہ انسان بھی بہشتی ہیں۔ جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے۔ مگر خدا کے علم میں وہ بہشت کے لائق ٹھہر چکے ہیں۔ مگر آپ کے معنوں کی رو سے وہ بہشت میں چلے بھی گئے ہیں۔ گویا پیدا ہونے سے پہلے بھی بعض آدمی بہشت میں ہوتے ہیں اور بعض دوزخ میں۔ اس کا بیہودہ ہونا اظہر من الشمس ہے کیونکہ کسی کو پیدا ہونے سے پہلے بہشت یا دوزخ میں ڈالنا فضول ہے۔ پس آپ کے معنی بھی فضول ٹھہرے۔

۱۳۸...... ''مردوں کے پاس وہی رہتا ہے جو مردہ ہوتا ہے۔''
(ایام الصلح ص ۱۴۳ خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۸)

کوئی جو مردوں کے عالم میں جاوئے
وہ خود ہو مردہ تب وہ راہ پاوئے

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! آپ کا سفید جھوٹ ہے۔ اس عبارت سے صرف ایک سطر اوپر آپ نے لکھا ہے۔ ’’بخاری کی معراج کی حدیثوں میں حضرت عیسیٰؑ کو (آنحضرت ﷺ نے) معراج کی رات بزمرۂ اموات دیکھا اور دوسرے عالم میں پایا۔‘‘ کیا آنحضرت ﷺ بھی اس وقت نعوذ باللہ مردہ ہو گئے تھے۔ حالانکہ آپ نے خود تسلیم کیا ہے کہ ’’قریباً تمام صحابہ آنحضرت ﷺ کے معراج جسمانی کے قائل تھے۔‘‘
(ازالہ اوہام ص ۲۸۹ خزائن ص ۲۴۷)

کچھ بھی ہو۔ رسول کریم ﷺ اس وقت زندہ تھے۔ پھر جب زندہ تھے تو آپ کا اصول جھوٹ محض ہے۔

۱۳۹..... ’’اللہ تعالیٰ ہمیں صاف فرماتا ہے۔ **فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون.** یعنی ہر ایک نئی بات جو تمہیں بتلائی جائے۔ تم اہل کتاب سے پوچھ لو وہ تمہیں اس کی نظیر بتلائیں گے۔‘‘ (ایام الصلح ص ۱۴۴ خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۹)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! کچھ تو حجاب چاہیے۔ ساری آیت یوں ہے۔ **وما ارسلنا قبلک الا رجالاً نوحی الیهم فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون.** (انبیاء ۷) جس کے معنی یہ ہیں۔ اے محمد ﷺ ہم تم سے پہلے بھی بنی آدم ہی کو رسول بنا کر بھیجتے رہے ہیں۔ (اے لوگو اگر تمہیں اس بارہ میں شک ہو) تو اہل کتاب سے اس بات کی تصدیق کر سکتے ہو کہ آیا گذشتہ رسول بنی آدم تھے یا نہ۔ آپ خواہ مخواہ جھوٹ اور غلط معنوں سے مطلب برابری کر رہے ہیں۔ تمام مسائل اہل کتاب سے پوچھنے کہ ممانعت حدیث صحیح میں موجود ہے۔ حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ توریت اور انجیل پڑھنے کی اجازت چاہی تھی تو دربار نبوت سے یہ جواب ملا تھا۔ ’’**لو کان موسیٰ حیًّا لما وسعه الا اتباعی**‘‘ (مشکوٰۃ ص ۳۰ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ) ’’یعنی اگر موسیٰؑ بھی اس وقت زندہ ہوتے تو وہ بھی میری ہی اطاعت کرتے۔‘‘

پس مرزا قادیانی! آپ خواہ مخواہ اس آیت کا مطلب غلط بیان کر رہے ہیں۔

۱۴۰..... ’’لیکن اگر اس جگہ (حدیثوں میں) نزول کے لفظ سے یہ مقصود تھا کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے دوبارہ آئیں گے تو بجائے نزول کے رجوع کہنا چاہیے تھا کیونکہ جو شخص واپس آتا ہے اس کو زبان عرب میں راجع کہا جاتا ہے۔‘‘ (ایام الصلح ص ۱۴۶ خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۲)

ابوعبیدہ: یہاں مرزا قادیانی کا مطلب صاف ہے کہ رجوع کا لفظ کسی حدیث میں نہیں آیا۔ اگر آیا ہوتو پھر مرزا قادیانی ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ جسمانی نزول مان لیں گے اور اپنا جھوٹ بھی تسلیم کرلیں گے۔ لیجئے صاحب سنیئے! (تفسیر ابن کثیر جز ۲ ص ۱۵۱) میں امام حسن بصریؒ سے ایک مرفوع حدیث روایت کی گئی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

قال رسول اللہ ﷺ ’’للیھود ان عیسیٰ لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ

’’فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یہود سے کہ تحقیق ابھی تک عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور وہ تمہاری طرف قیامت سے پہلے واپس آئیں گے۔‘‘ دیکھ لیا مرزا قادیانی! آپ نے اپنے جھوٹ کا ثبوت۔ ابن کثیر کو آپ کی جماعت مجدد صدی ششم مانتی ہے۔ عسل مصفیٰ حصہ اوّل ص ۱۶۴۔۱۶۳ اور امام حسن بصریؒ بیسوں مجددین کے پیر تھے۔ لہٰذا ایسی حدیث کو آپ ضعیف بھی نہیں کہہ سکتے۔

۱۴۱...... ’’ہمارے نبی ﷺ کا خاتم الانبیاء ہونا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کو ہی چاہتا ہے۔‘‘ (ایام الصلح ص ۱۴۶ خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۲)

ابوعبیدہ: مرزا! آپ نے اپنی کتاب (براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۸۶ خزائن ج ۲۱ ص ۱۱۳) پر لکھا ہے ’’کہ میں اپنے ماں باپ کے لیے خاتم الولد ہوں۔‘‘ تو کیا اس سے آپ کا یہ مطلب تھا کہ جناب کی پیدائش سے آپ کے بہن بھائی سب مر گئے۔ یا یہ کہ آپ کے بعد کوئی اور لڑکا یا لڑکی آپ کے والدین کے ہاں پیدا نہ ہوا۔ یقیناً پچھلے معنی مراد ہیں۔ جیسا کہ خود آپ نے اس کے بعد اس کے معنی یہی لکھے ہیں تو پھر اسی طرح خاتم الانبیاء کے تشریف لانے سے ’’پہلے نبیوں‘‘ میں سے اگر کوئی موجود ہوتو اس کا مرنا لازم نہیں آتا۔

ہمارا تو عقیدہ یہ ہے کہ سابقہ نبیوں میں سے ایک کیا اگر سب کے سب بھی زندہ ہوں تو بھی ختم نبوت میں فرق نہیں آتا کیونکہ آپ ﷺ سب سے آخر نبی بنے۔ ہاں کسی اور آدمی کا رسول پاک ﷺ کے بعد ماں کے پیٹ سے پیدا ہوکر نبی بننا یہ ختم نبوت کے منافی ہے۔ جیسا کہ آپ کے بعد آپ کی (مرزا قادیانی کی) والدہ کے پیٹ سے کسی اور بچہ کا پیدا ہونا آپ کے خاتم الاولاد ہونے کے منافی ہے۔ تریاق القلوب میں آپ نے یوں لکھا ہے۔ ’’میں ابھی لکھ چکا ہوں کہ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا۔‘‘ (تریاق القلوب ص ۔۔۔ ن ن ۱۵ ص ۴۷۹)

اب ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کے خاتم الاولاد ہونے سے ان کے سابقہ بہن بھائیوں کی موت لازم نہیں آتی بلکہ ان کی ماں کے پیٹ سے اولاد پیدا ہونے کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ اسی طرح خاتم النبین کے معنی یہ ہیں کہ رسول پاک ﷺ کی بعثت کے ساتھ ہی نئے نبیوں کی پیدائش کا سلسلہ بند ہوگیا نہ کہ پہلے زندہ نبیوں کی موت کا باعث ہوگیا۔ آیت میثاق النبیین تو تمام نبیوں کی موجودگی میں حضرت رسول کریم ﷺ کی بعثت کو بھی ختم نبوت کے منافی نہیں بتلاتی بلکہ ان میں سے بعض کی زندگی کا ثبوت بہم پہنچاتی ہے۔ خود رسول پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر ''موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو یقیناً میری اطاعت کرتے۔'' یہ نہیں فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو میرے آنے سے مر جاتے۔ **فتدبر یا مرزا.**

۱۴۲...... ''میں اس وقت اس شان (مرزا قادیانی کا آدھا حصہ عیسوی شان کا ہے اور آدھا حصہ محمدی شان کا) کو کسی فخر کے لیے پیش نہیں کرتا۔ کیونکہ فخر کرنا میرا کام نہیں ہے۔''
(ایام الصلح ص ۱۶۰ خزائن ج ۱۴ ص ۴۰۸)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی آپ فخر کی تعریف تو کریں۔ پھر میں ثابت کرتا ہوں کہ فخر کیا۔ آپ تو فخار ہیں۔ کیا مندرجہ ذیل دعویٰ آپ نے نہیں کیے؟

۱...... ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔
(دافع البلاء ص ۲۰ خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

۲...... ''آج تم میں ایک ہے جو اس حسینؓ سے بڑھ کر ہے۔'' (دافع البلاء ص ۱۳ خزائن ص ۲۳۳)

۳...... ''وہ پیالہ جو ہر ایک نبی کو خدا نے دیا ہے۔ وہ سب کا سب مجھ اکیلے کو دے دیا اگرچہ دنیا میں نبی بہت گزرے ہیں مگر میں بھی معرفت میں کسی سے کم نہیں ہوں جو کوئی مجھے انبیاء سابقین کے ساتھ برابری کے دعویٰ میں جھوٹا سمجھے وہ لعنتی ہے۔''
(نزول المسیح ص ۹۹ خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

۴...... ''اس کے (رسول پاک ﷺ) لیے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا۔

ان کے معجزات میں سے معجزانہ کلام بھی تھا۔ اسی طرح مجھے وہ کلام دیا گیا۔ جو سب پر غالب ہے۔'' (اعجاز احمدی ص ۷۱ خزائن ج ۱۸ ص ۱۸۳)

۵...... ''مجھ میں اور تمھارے حسین (مرزا قادیانی کے کچھ نہیں لگتے) میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے مگر حسین پس تم دشت کربلا کو

یاد کرلو۔ اب تک روتے ہو۔ پس تم سوچ لو۔'' (اعجاز احمدی ص ۶۹ خزائن ج ۱۸ ص ۱۸۱)

۶...... ''اور انھوں نے (لوگوں نے) کہا کہ اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن و حسینؓ سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔ میں (مرزا قادیانی) کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا۔'' (اعجاز احمدی ص ۵۲ خزائن ج ۱۸ ص ۱۶۴)

۷...... ''اینک منم کہ حسب بشارات آمدم۔ عیسیٰ کجا است تا بنہد پا بمنبرم۔''

(ازالہ اوہام ص ۱۵۸ خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

سمجھے مرزا قادیانی۔ فخر کے سر کیا سینگ ہوتے ہیں؟

امام حسن و حسینؓ سے افضل ہونے کا دعویٰ۔

تمام انبیاء علیہم السلام سے برابری کی رٹ۔

رسول پاک ﷺ کے ساتھ مساوات کا جن سوار ہے اور پھر کہتے ہیں۔ فخر کرنا میرا کام نہیں ہے۔ سبحان اللہ۔ برعکس نہند نام زنگی کافور۔

۱۴۳...... ''دنیا داروں اور دنیا کے کتوں کی نظر میں تو کوئی نبی بھی اپنے زمانہ میں وجیہہ نہیں ہوا۔'' (ایام الصلح ص ۱۶۴ خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۲)

ابوعبیدہ: حضرت سلیمان علیہ السلام جو تمام روئے زمین کے بادشاہ تھے۔

مرزا قادیانی! خود ہی تو حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق بھی لکھتے ہو'' بلکہ انجیل سے ثابت ہے کہ اکثر کفار کے دلوں میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وجاہت تھی۔''

(ایام الصلح ص ۱۶۶ خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۴)

۱۴۴...... ''آپ لوگوں کے عقیدہ کے موافق (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اپنی حالت اور مرتبہ سے متنزل ہو کر آئیں گے۔ امتی بن کے امام مہدی کی بیعت کریں گے۔ مقتدی بن کر ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ پس یہ کیا وجاہت ہوئی بلکہ یہ تو قضیہ معکوسہ اور نبی اولوالعزم (عیسیٰ علیہ السلام) کی ایک ہتک ہے۔'' (ایام الصلح ص ۱۶۵ خزائن ص ۴۱۲)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! کیوں جھوٹ فرماتے ہو؟ آپ امتی ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل بن گئے۔ (دیکھو نمبر ۱۴۲) تو اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی ہتک نہ ہو لیکن اگر رسول پاک ﷺ کی غلامی انھیں نصیب ہو اور وہ بھی ان کی اپنی درخواست پر تو آپ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک ظاہر کریں۔ پھر خود آپ ریویو آف ریلیجنز ج ۱۲ نمبر ۵ ص ۱۹۶ پر لکھتے ہیں۔ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اس آیت (آیت میثاق) کی رو سے ان مومنین میں داخل ہیں جو آنحضرت ﷺ پر ایمان لائے۔''

نیز پھر آیت میثاق تو تمام نبیوں کو حضرت رسول پاک ﷺ کا امتی ہونا قرار دے رہی ہے۔ اس واسطے رسول پاک ﷺ تو پہلے ہی سے نبی الانبیاء ہیں۔ خاص کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق تو رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ بھی میری ہی اطاعت کرتے تو کیا یہ ان کی ہتک ہوتی؟ مرزا قادیانی خدا آپ کے دھوکہ سے بچائے۔ پھر آپ (مرزا قادیانی) اپنے خیال میں نبی ہوکر اپنے امتی کے پیچھے پڑھتے رہے یا نہ۔

کیا پھر اس میں کبھی آپ نے اپنی ہتک سمجھی؟ افسوس، نیز کیا خود رسول پاک ﷺ نے حضرات صحابہؓ کے پیچھے نماز نہ پڑھی تھی۔ پھر کیا اس سے رسول پاک ﷺ کی ہتک ہوئی تھی۔ خدا آپ کے دھوکہ سے بچائے۔

۱۴۵...... ''اس پیش گوئی (آتھم ۱۵ ماہ کے اندر مر جائے گا۔ بشرطیکہ وہ حق کی طرف رجوع نہ کرے) کی نسبت تو رسول اللہ ﷺ نے بھی خبر دی تھی اور مکذبین پر نفرین کی تھی۔''

(ایام الصلح ص ۱۶۹ خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۸)

ابوعبیدہ: **هذا بهتان عظیم**. کوئی حدیث دنیا کی کسی کتاب میں موجود نہیں کہ آتھم مرزا قادیانی کے ساتھ مناظرہ کرے گا اور پھر مشروط طور ۱۵ ماہ میں ہلاک ہو جائے گا۔ اگر کوئی قادیانی ایسی حدیث دکھائے تو ہم ایک ماہ کے لیے تردید مرزائیت ترک کر دیں گے۔

۱۴۶...... ''وہ وقت آتا ہے بلکہ آ چکا کہ جو لوگ آسمانی نشانوں سے جو خدا تعالیٰ۔

۱۴۷...... اپنے بندے کی معرفت ظاہر کر رہا ہے منکر ہیں۔ بہت شرمندہ ہوں گے اور تمام

۱۴۸...... تاویلیں ان کی ختم ہو جائیں گی۔ ان کو کوئی گریز کی جگہ نہیں رہے گی۔ تب وہ جو سعادت سے کوئی حصہ رکھتے ہیں۔ وہ حصہ جوش میں آئے گا۔ وہ سوچیں گے کہ یہ کیا سبب

۱۴۹۔۱۵۰...... ہے۔ کہ ہر ایک بات میں ہم مغلوب ہیں۔ نصوص کے ساتھ ہم مقابلہ نہیں کر سکے۔ عقل

۱۵۱۔۱۵۲...... ہماری کچھ مدد نہیں کرتی۔ آسمانی تائید ہمارے شامل حال نہیں۔ تب وہ پوشیدہ طور پر دعا کریں گے اور خدا تعالیٰ کی رحمت ان کو ضائع ہونے سے بچائے گی۔ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دے دی ہے کہ بہت سے اس جماعت میں سے ہیں۔ جو ابھی اس جماعت

۱۵۳...... سے باہر اور خدا کے علم میں اس جماعت میں داخل ہیں۔''

(ایام الصلح ص ۱۷۷ خزائن ج ۱۴ ص ۴۲۶۔۴۲۵)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی کے یہاں ایک نہیں دو نہیں اکٹھے آٹھ نو جھوٹ ارشاد فرمائے ہیں۔ جن میں سے ہم صرف سات کی طرف توجہ کرتے ہیں۔

۱۴۶...... مرزا قادیانی کی ''معرفت'' ایک بھی آسمانی نشان خدا تعالیٰ نے ان کی تائید میں ظاہر نہ فرمایا۔ اگر ہمت ہو تو کوئی قادیانی انعام لینے کی سعی کرے۔

۱۴۷...... ''منکر بہت شرمندہ ہوں گے'' الحمد للہ مرزا قادیانی کے منکروں کو خدا تعالیٰ نے شرمندہ نہ کیا اور نہ کرے گا۔ دیکھئے ا...... حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کی جماعت علمائے دیوبند کے نام سے تمام روئے زمین پر کام کر رہی ہے۔ ۲...... مولانا محمد علی مونگیریؒ ابھی کل فوت ہوئے ہیں اور آخر دم تک مرزا قادیانی کی تردید کرتے رہے۔ مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب تو فاتح قادیاں کا لقب خود قادیانیوں کے مسلّمہ ثالث سے لے چکے ہیں۔ مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی ابھی تک تردید مرزائیت میں منہمک ہیں۔ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری اور حضرت پیر مہر علی شاہ، صاحب گولڑہ شریف تاحال زندہ ہیں اور ہر لحاظ سے کامیاب ہیں۔ مولانا مولوی کرم دین رئیس بھیں ضلع جہلم اور قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی برابر پورے زور سے تردید مرزائیت کر رہے ہیں۔ اسی طرح مولانا مولوی محمد اسماعیل علی گڑھی مولانا عبدالرحمٰن صاحب لکھوکی۔ مولانا پیر بخش صاحب لاہوری و منشی الٰہی بخش صاحب اکوٹنٹ لاہوری۔ جعفر زٹلی اور مولانا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، برابر مرزا قادیانی کی اس الہامی پیش گوئی کے خلاف دعاوی مرزا کا باطل ہونا ثابت کرتے رہے اور یہ یقینی بات ہے کہ اگر یہ حضرات اس چودھویں صدی کے احد من الثلاثین کے دعاوی کی حقیقت عالم میں آشکارا نہ کرتے تو ایک عالم کا عالم قادیانی دجل و فریب کا شکار ہو گیا ہوتا۔ انھیں کا اثر تھا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان آف پٹیالہ، مولوی کرم الدین بھیں، منشی الٰہی بخش صاحب وغیرہم بیسیوں بڑے بڑے آدمی جو مرزا قادیانی کے دجل و فریب کا شکار ہو گئے تھے۔ پھر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ عوام کالانعام اور آج کل کے سطحی عقل والے انگریزی خوانوں کے قبولِ مرزائیت کا اس جھوٹ کی صداقت سے کوئی تعلق نہیں۔

۱۴۸...... نہ ہمارے علماء نے تاویل کی اور نہ ختم ہوئی۔ اسی کو کہتے ہیں برعکس نہند نام زنگی کافور۔ مرزا قادیانی کی کسی کتاب کا کوئی صفحہ ایسا نہیں۔ جس میں تاویلات رکیکہ کا بحر بیکراں جوش نہ مار رہا ہو۔ اس پر لطف یہ کہ الٹا ہمارے علماء کو مؤول بتلاتے ہیں۔

۱۴۹...... ہمارے علماء مبلغین میں سے کسی سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ انھوں نے اپنی

مغلوبیت کا کہیں اقرار کیا ہو بلکہ جہاں مناظرہ یا مباہلہ ہوا۔ مرزا قادیانی اور ان کی جماعت ہی کو فرار نصیب ہوا۔

۱۵۰...... نصوص قرآنیہ ہمیشہ ہماری ہی مؤید رہی ہیں۔ کسی ربانی عالم مخالف مرزا نے آج تک مرزا قادیانی کی پیشگوئی کا اقرار نہیں کیا۔

۱۵۱...... عقل بلکہ نقل دونوں ہمارے ساتھ ہیں۔ کسی نے اس کی تردید نہیں کی بلکہ زبانِ حال اور واقعات یومیہ کہہ رہے ہیں کہ مرزائیت دجل و فریب کا ایک اڈہ ہے بلکہ عقل و خرد اور مرزائیت کا آپس میں تضاد اور مقابلہ ہے۔

۱۵۲...... مرزا قادیانی کے سخت مخالف علماءِ اسلام کا ذکر نمبر ۱۴۷ میں ہو چکا ہے۔ ان میں سے کون کون سے حضرات نے مرزا قادیانی کی بیعت کی ہے۔

۱۵۳...... اور اپنی توبہ کا اعلان کیا ہے۔ کہاں کہاں انھوں نے اپنے جرم (تردید مرزائیت) سے توبہ کی ہے۔

دیکھا ناظرین! جھوٹ افتراء اور فریب کی بھی کوئی حد ہے۔ اسے کہتے ہیں۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

مرزا قادیانی باوجود خود شکست خوردہ ذلیل و خوار ہونے کے علماء اسلام کو ایسا ایسا ثابت کر رہے ہیں۔

کتاب ''شہادۃ القرآن'' کے جھوٹ

۱۵۴...... ''اگر فرض کے طور پر حدیثوں کے اسنادی سلسلہ کا وجوہ بھی نہ ہوتا تاہم اس سلسلہ تعامل سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت تھا کہ نماز کے بارے میں اسلام کی مسلسل تعلیم وقتاً بعد وقت اور قرناً بعد قرن یہی چلی آئی ہے۔'' (شہادۃ القرآن ص ۶ خزائن ج ۶ ص ۳۰۲)

ابوعبیدہ: یہاں مرزا قادیانی نماز اور حدیث کی باہمی بے تعلقی کا جو اعلان کر رہے ہیں وہ مخفی نہیں۔ اب ذرا تکلیف گوارا کر کے نمبر ۵۱ کے جواب کو پھر پڑھ جایئے۔ حقیقت الم نشرح ہو جائے گی۔ وہاں اعلان کر رہے ہیں کہ ہم نماز کے احکام کے ثبوت کے لیے احادیث کے محتاج ہیں۔ سبحان اللہ و بحمدہٖ۔

۱۵۵...... ''ونفخ فی الصور۔ صور پھونکنے سے اس جگہ یہ اشارہ ہے کہ اس وقت عادۃ اللہ کے موافق خدا تعالیٰ کی طرف سے آسمانی تائیدوں کے ساتھ کوئی مصلح پیدا ہوگا۔''

(شہادۃ القرآن ص ۱۵ خزائن ج ۶ ص ۳۱۱)

ابوعبیدہ: بالکل صریح کذب اور افتراء علی اللہ ہے۔ نفخ صور کے یہ معنی اور مطلب نہ شارع علیہ السلام نے بیان کیا۔ نہ کسی صحابی نے نہ کسی امام نے اور نہ ہی کسی مجدد امت نے، یہ تفسیر محض ایجاد مرزا ہے اور بس۔

۱۵۶...... ''سورۃ القدر کی تفسیر: اب دیکھنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ نے اس سورۃ مبارکہ میں صاف اور صریح لفظوں میں فرمایا کہ جب کوئی مصلح خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے تو ضرور دلوں کو حرکت دینے والے ملائکہ زمین پر نازل ہوتے ہیں۔ تب ان کے نزول سے ایک حرکت اور تموّج دلوں میں نیکی اور راہِ حق کی طرف پیدا ہو جاتا ہے۔''

(شہادۃ القرآن ص ۱۸ خزائن ج ۶ ص ۳۱۴)

ابوعبیدہ: حضرات! یہ مرزا قادیانی کا جھوٹ اور تحریف کلام اللہ ہے۔ اس کا جواب بھی وہی ہے جو نمبر ۱۵۵ میں مذکور ہے۔

۱۵۷...... ''سورۃ زلزال کی تفسیر (اس سے مراد) نفس اور دنیا پرستی کی طرف لوگ جھک جائیں گے...... زمینی علوم اور زمینی مکر اور زمینی چالاکیاں...... سب کی سب ظہور میں آ جائیں گے...... زمین میں کانیں نمودار ہوں گی۔ کاشتکاری کی کثرت ہوگی۔ غرض زمین زرخیز ہو جائے گی۔ انواع و اقسام کی کلیں ایجاد ہوں گی۔''

(شہادۃ القرآن ص ۱۹۔۱۸ خزائن ج ۶ ص ۱۵۔۳۱۴)

ابوعبیدہ: اس تفسیر کا ایک ایک لفظ جھوٹ و مکر اور دجل و فریب کا مجسمہ ہے کیونکہ رسول پاک ﷺ سے لے کر اس وقت تک مجددین امت کے بیان کردہ معنی اور تفسیر ان معانی کے بالکل خلاف ہیں۔ یہ سورۃ نقشہ قیامت کھینچ رہی ہے۔ نہ کہ سائنس کے اکتشافات کو بیان کر رہی ہے۔ اس سورۃ کو مسیح موعود کے زمانہ سے متعلق کرنا ''دو دونے چار روٹیاں'' والی بات ہے۔

۱۵۸...... ''اور جیسا کہ لکھا ہے کہ دجال نبوۃ کا دعویٰ کرے گا اور نیز خدائی کا دعویٰ بھی اس سے ظہور میں آئے گا۔ وہ دونوں باتیں اس قوم (نصاریٰ) سے ظہور میں آ گئیں۔''

(شہادۃ القرآن ص ۲۰ خزائن ج ۶ ص ۳۱۶)

ابوعبیدہ: صریح جھوٹ ہے۔ ساری دنیا اس جھوٹ کی گواہ ہے۔ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنا تو مرزا قادیانی اور ان کی امت ہی کے لیے مقدر ہے یا ان کے ہم جنسوں کے لیے۔ اسی طرح خدائی کا دعویٰ بھی مرزا قادیانی ہی نے کیا۔ جیسا کہ فرماتے ہیں۔ ''انی رأیت فی المنام عین اللّٰہ و تیقنت اننی ھو یعنی میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا

ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔ آگے لکھا ہے۔''پھر ہم نے زمین و آسمان کو بنایا اور آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۱۵۹......''وَاِذُ العشارُ عطلت. اس میں ریل نکلنے کی طرف اشارہ ہے۔''

(شہادۃ القرآن ص۲۲ خزائن ج ۶ ص ۳۱۸)

۱۶۰......''وَاِذَ لصحف نشرَتْ یعنی اشاعت کتب کے وسائل پیدا ہو جائیں گے۔ یہ چھاپہ خانوں اور ڈاک خانوں کی طرف اشارہ ہے کہ آخری زمانوں میں ان کی کثرت ہو جائے گی۔'' (شہادۃ القرآن ص۲۲ خزائن ج ۶ ص ۳۱۸)

۱۶۱......''وَاِذَا النفوس زوجَتْ یہ تعلقاتِ اقوام اور بلاد کی طرف اشارہ ہے۔ مطلب یہ کہ آخری زمانہ میں بباعث راستوں کے کھلنے اور انتظام ڈاک اور تار برقی کے تعلقات بنی آدم کے بڑھ جائیں گے۔ تجارت بڑھ جائے گی۔ دوستانہ تعلقات بڑھ جائیں گے۔''

(شہادۃ القرآن ص۲۲ خزائن ج ۶ ص ۳۱۸)

۱۶۲......''وَاِذَ الوحوش حشِرَتْ. مطلب یہ کہ وحشی قومیں تہذیب کی طرف رجوع کریں گی اور ان میں انسانیت اور تمیز آئے گی۔'' (شہادۃ القرآن ص۲۲ خزائن ج ۶ ص ۳۱۸)

۱۶۳......''وَاِذُ الْبِحَارُ فُجّرَتْ. یعنی زمین پر نہریں پھیل جائیں گی اور کاشتکاری کثرت سے ہو گی۔'' (شہادۃ القرآن ص۲۲ خزائن ج ۶ ص ۳۱۸)

۱۶۴......''وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ یعنی جس وقت پہاڑ اڑائے جائیں گے اور ان میں سڑکیں پیادوں اور سواروں کے چلنے کی یا ریل کے چلنے کے لیے بنائی جائیں گی۔''

(شہادۃ القرآن ص۲۲ خزائن ج ۶ ص ۳۱۸)

۱۶۵......''اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ. یعنی سخت ظلمت جہالت اور معصیت کی دنیا پر طاری ہو جائے گی۔'' (شہادۃ القرآن ص۲۲ خزائن ج ۶ ص ۱۹۔۳۱۸)

۱۶۶......''وَاِذَ النُّجُومُ انکَدَرَتْ یعنی علماء کا نور اخلاص جاتا رہے گا۔''

(شہادۃ القرآن ص۲۳ خزائن ج ۶ ص ۳۱۸)

۱۶۷......''وَاِذَا الْکَوَاکِبُ انْتَشَرَتْ یعنی ربانی علماء فوت ہو جائیں گے۔''

(شہادۃ القرآن ص۲۳ خزائن ج ۶ ص ۳۱۸)

۱۶۸......''اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَتْ. اِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ.

(شہادۃ القرآن ص۲۳ خزائن ج ۶ ص ۳۱۸)

ان آیات سے یہ مراد نہیں ہے کہ درحقیقت اس وقت آسمان پھٹ جائے

گا...... بلکہ مدعا یہ ہے...... کہ آسمان سے فیوض نازل نہیں ہوں گے اور دنیا ظلمت اور تاریکی سے بھر جائے گی۔''

۱۶۹...... ''وَاِذَ الرُّسُلُ اُقِّتَتْ یہ اشارہ درحقیقت مسیح موعود کے آنے کی طرف ہے۔''
(شہادۃ القرآن ص۲۳ خزائن ج ۶ ص ۳۱۹)

ابوعبیدہ: نمبر ۱۵۹ سے ۱۶۸ تک کا جواب۔

رسول کریم ﷺ کی تفسیر اصحابؓ کی تفسیر، آئمہ اربعہ کی تفسیر، مجددین امت جن کو مرزا قادیانی اور ان کی جماعت بھی مجدد مانتے ہیں بلکہ ان کے مخالف کو فاسق اور فاجر کہتے ہیں ان کی تفسیر تو یہ ہے کہ یہ سب کچھ قیامت کے دن ہوگا۔ اگر مرزا قادیانی اپنی تفسیر میں سچے ہیں تو کوئی ایک ہی حدیث اس تفسیر کی تصدیق میں پیش تو کریں۔ وہ تو چل بسے۔ ان کی جماعت ہی کا کوئی آدمی ان آیات کی یہ تفسیر حدیث سے دکھا دے تو مرزا قادیانی سچے اور ہم جھوٹے۔ یہ تمام آیات یوم قیامت سے تعلق رکھتی ہیں۔ جیسا کہ علم عربی سے ادنیٰ واقفیت رکھنے والا بھی ان آیات کو قرآن کریم سے پڑھنے پر سمجھ سکتا ہے۔

۱۷۰...... ''اور یاد رہے کہ کلام اللہ میں ''رسل'' کا لفظ واحد پر بھی اطلاق پاتا ہے۔''
(شہادۃ القرآن ص۲۳ خزائن ج ۶ ص ۳۱۸)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی کلام اللہ پر جھوٹ باندھ کر کہاں بھاگ سکتے ہو؟ اگر سچے ہوتے تو دو چار مثالیں ایسی پیش کر کے اپنے دعویٰ کو ثابت کیا ہوتا۔ جہاں تک میں نے تحقیق کی ہے۔ رسل کا لفظ کم وبیش ۹۵ دفعہ قرآن شریف میں وارد ہوا ہے۔ ہر جگہ جمع پر اطلاق پاتا ہے۔ آپ نے خواہ مخواہ جھوٹ سے کام نکالنے کی سعی کی ہے۔

۱۷۱...... ''دابۃ الارض کا ظہور میں آنا۔ یعنی ایسے واعظوں کا بکثرت ہو جانا جن میں آسمانی نور ایک ذرہ بھی نہیں اور صرف وہ زمین کے کیڑے ہیں۔ اعمال ان کے دجال کے ساتھ ہیں اور زبانیں ان کی اسلام کے ساتھ۔'' (شہادۃ القرآن ص۲۵ خزائن ج ۶ ص ۳۲۱)

(مرزا قادیانی یہ تو آپ نے اپنی اور اپنی جماعت کی واقعی تعریف کی ہے۔)

ابوعبیدہ: اس کا ثبوت بھی وہی ہے جو نمبر ۱۶۸ کے بعد درج ہے۔

۱۷۲...... ''انا ارسلنا الیکم رسولا شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا. اب ظاہر ہے کہ کما کے لفظ سے یہ اشارہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ مثیل موسیٰ علیہ السلام ہیں...... ظاہر ہے کہ مماثلت سے مراد مماثلت تامہ ہے نہ کہ مماثلت ناقصہ۔''

(شہادۃ القرآن ص۲۶ خزائن ج ۶ ص ۳۲۲)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! ہر کسے را بہرے کارے ساختہ۔ دینی امور میں دخل دینا آپ کے بس کا کام نہ تھا۔ اگر کما سے مماثلت اور مماثلت بھی تامہ مراد ہوتی ہے تو پھر آپ بھی مثیل خدا ٹھہریں گے۔ جیسا کہ آپ کا الہام ہے **الارض والسما معک کما ھو معی** (ازالہ اوہام ص ۱۹۷ خزائن ج ۳ ص ۱۹۶) یعنی زمین و آسمان سے اے مرزا قادیانی! آپ کے ساتھ بھی ایسے ہیں۔ جیسے کہ میرے ساتھ۔" دوسرے اللہ تعالیٰ کلام اللہ میں فرماتے ہیں۔ **وعد اللّٰہ الذین امنوا منکم و عملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم.** یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے محمدی خلفاء کے لیے کما کا لفظ استعمال کیا ہے اور خلفائے موسیٰ علیہم السلام سے مماثلت ظاہر کی ہے۔ پھر آپ کے عقیدہ کے مطابق یہاں بھی مماثلت تامہ مراد ہے۔ پس اگر یہ صحیح ہے۔ تو خلفائے سلسلہ محمدیہ ﷺ بھی سب کے سب نبی ہونے چاہئیں کیونکہ خلفائے سلسلہ موسویہ کلہم نبی تھے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ تیسرے رسول پاک ﷺ نبی الانبیاء تھے۔ جیسا کہ خود آپ بھی (ریویو آف ریلیجنز جلد اوّل نمبر ۵ ص ۱۹۶) پر تسلیم کرتے ہیں۔ پھر آپ خاتم النبیین تھے۔ علاوہ ازیں آپ تمام دنیا کی طرف مبعوث تھے۔ پھر تمام زمین آپ کے لیے مسجد قرار دی گئی۔ پھر آپ کی شان **لولاک لما خلقت الا فلاک** تھی۔ پھر معراج محمدی تمام نبیوں پر حضور ﷺ کی ایک فضیلت تھی غرضیکہ آپ خیرالرسل بلکہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر کا مصداق تھے۔ اب بتایئے کہ حضور کو کسی دوسرے نبی کا مثیل اور مثیل تامہ کہنا یہ رسول کریم ﷺ کی ہتک نہیں تو اور کیا ہے؟

کما کی حقیقت تو اسی قدر ہے جو آپ کے الفاظ ہی میں یوں بیان کی جاسکتی ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۱۷۱ خزائن ج ۳ ص ۱۳۸ کا حاشیہ) "ظاہر ہے کہ تشبیہات میں پوری پوری تطبیق کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ بسا اوقات ادنیٰ مماثلت کی وجہ سے بلکہ صرف ایک جزو میں مشارکت کے باعث سے ایک چیز کا نام دوسری چیز پر اطلاق کر دیتے ہیں۔"

فرمایئے اب بھی اپنا جھوٹ ہونا تسلیم کرو گے۔ یا ابھی چون و چرا کی گنجائش ہے؟

۱۷۳...... "صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کے نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لیے آواز آئے گی کہ **ھذا خلیفۃ اللّٰہ المھدی** اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے۔ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔"

(شہادۃ القرآن ص ۴۱ خزائن ج ۶ ص ۳۳۷)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی نے اس حدیث کو بخاری میں درج شدہ ظاہر کر کے کس قدر زور سے اس کی صحت کا یقین دلایا ہے۔ مگر یہ بھی مرزا قادیانی کے دجل وفریب کا ایک نمونہ ہے۔ بخاری شریف میں یہ حدیث اگر موجود ہو تو ہم مرزا قادیانی کی مسیحیت کے قائل ہونے کو تیار ہیں۔ ورنہ اے قادیانیت کے علم بردارو آؤ رسولِ عربی ﷺ کے جھنڈے کو مضبوطی سے پکڑ لو اور کسی ایرے غیرے گاے نتھو خیرے کی نبوت کو قبول نہ کرو۔

۱۷۴...... ''چنانچہ توریت کی تائید کے لیے ایک ایک وقت میں چار چار سو نبی بھی آیا جن کے آنے پر اب تک بائیبل شہادت دے رہی ہے۔''

(شہادۃ القرآن ص ۴۵ خزائن ج ۶ ص ۳۴۱)

ابوعبیدہ: جھوٹ محض ہے۔ مرزا قادیانی کی ذہانت کے کیا کہنے ہیں۔ بائیبل میں ایک جگہ ۴۰۰ جھوٹے نبیوں کا ذکر ہے۔ جن کے مقابلہ پر خدا کے سچے نبی مکایاؑ کو فتح نصیب ہوئی تھی۔ یہ ۴۰۰ نبی بعل بت کے پجاری تھے۔ مشرک لوگ ان پجاریوں کو خداوند کے نبیوں کے مقابلہ پر نبی کہا کرتے تھے۔ مرزا قادیانی اپنی ''نورِ نبوت'' سے ان مشرکوں کو نبی سمجھ بیٹھے ہیں۔

۱۷۵...... ''اوّل نہایت تصریح اور توضیح سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات کی خبر دی جیسا کہ آیت **فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ** سے ظاہر ہے۔''

(شہادۃ القرآن ص ۶۵ خزائن ج ۶ ص ۳۶۱)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی کا جھوٹ محض اور صریح دھوکہ ہے۔ اگر نہایت تصریح و توضیح سے وفاتِ عیسیٰؑ کی خبر قرآن مجید میں موجود ہے تو پھر آپ نے براہین احمدیہ ص ۴۹۸ و ۵۰۵ خزائن ج ۱ ص ۵۹۳۔۶۰۲ ملخص پر کیوں لکھا تھا کہ ''جب حضرت مسیحؑ دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو باطل کو خس و خاشاک کی طرح مٹا دیں گے۔'' آپ پیدا ہوئے تھے۔ ۱۸۴۰ء میں (دیکھو کتاب البریہ ص ۱۵۹ خزائن ج ۱۳ ص ۱۷۷ حاشیہ) مجدد بنے ۱۸۸۰ء میں اور آپ وفات مسیح کے قائل ہوئے ۱۸۹۳ء میں۔ یعنی ۵۲ سال کی عمر میں یا مجدد کے ہونے کے ۱۲ سال بعد اور وہ بھی قرآنی دلیل سے نہیں بلکہ الہام کے زور سے عقیدہ میں تبدیلی کی گئی۔

کیا اس سے پہلے ۵۲ سال کی عمر میں اپنی مجددیت و محدثیت کے زمانہ میں آپ نے کبھی یہ آیت نہیں پڑھی تھی؟ اگر پڑھی تھی اور یقیناً پڑھی تھی تو کیوں آپ نے اپنے ''رسمی عقیدہ'' کو خدا کے حکم کے سامنے ترک نہ کیا؟ افسوس آپ کی مسیحیت پر۔

۱۷۶...... ’’ایسا ہی پہلی کتابوں میں لکھا تھا کہ وہ نہیں آئے گا۔ جب تک ایلیا نبی دوبارہ دنیا میں نہ آئے۔‘‘ (شہادۃ القرآن ص ۷۱ خزائن ج ۶ ص ۳۶۷)

ابوعبیدہ: جھوٹ ہے۔ کسی کتاب میں ایسا لکھا ہوا نہیں ہے۔ کوئی قادیانی ایسا لکھا ہوا دکھا کر انعام لے۔ ورنہ مسلمان ہو جائے۔

۱۷۷...... ’’ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ عادۃً انسان میں اتنی پیش بندیوں کی طاقت نہیں کہ جو کام یا دعویٰ ابھی بارہ برس کے بعد ظہور میں آتا ہے پہلے ہی سے اس کی بنیاد قائم کی جائے۔‘‘ (شہادۃ القرآن ص ۷۵ خزائن ج ۶ ص ۳۷۱)

ابوعبیدہ: آپ کے پہلے بھائی (جھوٹے مدعیانِ نبوت) ہمیشہ ایسا کرتے رہے ہیں۔ تاریخ اسلام کے مطالعہ کرنے والے اس سے بخوبی آگاہ ہیں۔

۱۷۸...... ’’پھر تعجب پر تعجب یہ کہ خدا تعالیٰ نے ایسے ظالم مفتری کو اتنی لمبی مہلت بھی دے دے۔ جے آج تک بارہ برس گزر چکے ہوں۔‘‘ (شہادۃ القرآن ص ۷۵ خزائن ج ۶ ص ۳۷۱)

ابوعبیدہ: کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اللہ نے سب سے بڑے اور سب سے پہلے مفتری (شیطان) کو ہزارہا برس سے مہلت دے رکھی ہے۔ فرعون، نمرود، شدّاد جیسے مفتریوں کو وہ مہلت دی کہ مرزا قادیانی کو اس کی ہوا بھی نہیں لگی۔ خود مرزا قادیانی کے مریدوں میں سے کئی اس وقت مدعیانِ نبوت موجود ہیں۔ جن کو قادیانی جماعت مفتری سمجھتی ہے۔ مگر انہیں ۲۵ سال سے بھی زیادہ مہلت ملی ہوئی ہے۔ مثلاً عبداللہ تیماپوری، قمر الانبیاء، محمد فضل چنگا بنگیال وغیرہم۔

۱۷۹...... ’’(حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزہ خلق طیر کے متعلق) جس طرح مٹی کے کھلونے انسانی کلوں سے چلتے پھرتے ہیں۔ وہ ایک نبی کی روح کی سرایت سے پرواز کرتے تھے۔‘‘ (شہادۃ القرآن ص ۷۷ حاشیہ خزائن ج ۶ ص ۳۷۳)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! تو معجزۂ خلق طیر کو روح عیسوی کی سرایت سے مٹی کے کھلونوں کا پرواز کرنا سمجھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

واٰتینا عیسٰی ابن مریم البیّنات. (البقرہ ۸۷) ’’اور دیے ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو صاف صاف معجزات۔‘‘ پھر فرماتے ہیں۔ **ویکون طیراً باذن اللّٰہ.** (آل عمران ۴۹) ’’کہ وہ مٹی سے بنائی ہوئی عیسوی شکلیں خدا کے حکم کے ساتھ زندہ پرندے بن جاتے تھے۔‘‘ اب کس کو سچا سمجھیں۔ آپ کو یا خدا کو۔‘‘ یقیناً آپ ہی جھوٹے ہیں۔ خدا تو

جھوٹ سے منزہ ہے۔

۱۸۰…… ’’بے جان کا باوجود بے جان ہونے کے پرواز یہ بڑا معجزہ ہے۔‘‘

(شہادۃ القرآن ص ۷۸ حاشیہ خزائن ج ۶ ص ۳۷۴)

ابوعبیدہ: پھر تو موجودہ سائنس کے تمام کرشمے معجزاتِ انبیاء سے بڑھ گئے کیونکہ نہ صرف بے جان چیزیں (ہوائی جہاز، ریلوے انجن) خود پرواز اور حرکت کرتی ہیں بلکہ جانداروں کو بھی اڑائے پھرتی ہیں۔ مرزا قادیانی اپنی ہوش کی فکر کرو۔ بے جان کا جان دار بنانا یہ معجزہ ہے۔ جس سے انسان قاصر ہیں۔ ہاں نبی کے ہاتھ پر ان کی نبوت کی تصدیق میں یہ خدائی فعل سرزد ہوتے ہیں۔ مگر فاعل ان افعال کا خدا ہی ہوتا ہے۔ فتدبر یا مرزا.

۱۸۱…… ’’اور یہ کہنا کہ خدا تعالیٰ نے آپ ان کو خالق ہونے کا اذن دے رکھا تھا۔ یہ خدا تعالیٰ پر افتراء ہے۔‘‘ (شہادۃ القرآن ص ۷۸ حاشیہ خزائن ج ۶ ص ۳۷۴)

ابوعبیدہ: خدا تعالیٰ پر افتراء نہیں بلکہ مرزا کی عقل کا رونا ہے۔ جب خود اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ باذن اللّٰہ، یعنی اللہ کے اذن سے وہ ایسا کرتے تھے تو آپ کا کیا منہ ہے کہ اس کو افتراء کہیں؟ ذرا مراق کا علاج کرائیے اور پھر بات کیجئے۔

۱۸۲…… ’’کتاب براہین احمدیہ جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مؤلف نے ملہم و مامور ہوکر بغرض اصلاح وتجدید دین تالیف کیا ہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳)

ابوعبیدہ: جھوٹ اور افتراء علی اللہ ہے۔ دیکھئے حیات عیسیٰ علیہ السلام کو آپ مشرکانہ عقیدہ قرار دیتے ہیں۔ (دافع البلاء ص ۱۵ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۵۔ الاستفتاء ص ۳۹ خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۰ لیکن براہین احمدیہ ص ۴۹۸،۹۹ اور ص ۵۰۵ خزائن ج ۱ ص ۵۹۳،۶۰۲) پر آپ نے نہایت شد و مد سے اپنا الہامی عقیدہ یہ ظاہر کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور دوبارہ نازل ہوکر کفار کو فنا کریں گے۔ اگر آپ کا موجودہ عقیدہ (وفاتِ مسیح) درست ہے تو براہین والا عقیدہ شیطانی ہوا۔ پھر اس کو آپ خدا کی طرف سے ملہم و مامور ہوکر بغرضِ اصلاح وتجدید دین کیسے کہہ سکتے ہیں؟

۱۸۳…… (براہین احمدیہ اپنی کتاب کے متعلق لکھتے ہیں) ’’اس کتاب میں دین اسلام کی سچائی کو دو طرح پر ثابت کیا گیا ہے۔ اوّل…… تین سو مضبوط اور قوی دلائل عقلیہ سے جن کی شان وشوکت وقدر ومنزلت اس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی مخالف اسلام ان دلائل کو توڑ دے تو اس کو دس ہزار روپیہ دینے کا اشتہار دیا ہوا ہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳)

ابوعبیدہ: کوئی قادیانی مضبوط اور قوی دلائل تین صد کی تعداد میں اگر براہین احمدیہ میں دکھا دے تو دس روپے مقررہ انعام کے علاوہ ایک روپیہ اور انعام خاص دیا جائے گا۔ تین صد تو ایک طرف، قادیانی تیس دلائل بھی نہیں دکھا سکتے۔

۱۸۴...... ''اور مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ (مرزا قادیانی) مجددِ وقت ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۴)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! مجدد کے فیصلہ سے جو انکار کرتا ہے۔ وہ آپ کے عقیدہ قرآن کی رو سے فاسق بلکہ کافر ہوتا ہے۔ دیکھو اپنی کتاب شہادۃ القرآن ص ۴۸ خزائن ج ۶ ص ۳۴۴۔ نیز مجدد لوگ دین میں کمی بیشی نہیں کرتے۔ (دیکھو حوالہ سابقہ) ''مجددوں کو فہم قرآن عطا ہوتا ہے۔'' (ایام الصلح ص ۵۵ خزائن ج ۱۴ ص ۲۸۸) مجددیت کا دعویٰ آپ نے ۱۸۸۰ء میں کیا۔ ۱۸۹۱ء تک آپ عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ بجسد عنصری آسمان پر مانتے رہے۔ بعد میں ۱۸۹۲ء میں آپ نے اعلان کر دیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ کو شرک قرار دیا۔ پھر ۱۹۰۱ء تک آپ ختم نبوت کا عقیدہ رکھتے تھے۔ بعد میں آپ نے عقیدہ بدل کر خود دعویٰ نبوت کا کر دیا۔

(دیکھو حقیقۃ النبوۃ ص ۱۲۱،۱۲۰)

کیا جو شخص شرک اور نبوت جیسے اہم مسائل کو بھی نہ سمجھ سکے۔ وہ نبی یا مجدد ہو سکتا ہے۔ محض فریب ہے۔

۱۸۵...... ''یہ سب ثبوت (مرزا قادیانی کے مجدد ہونے کے) کتاب براہین احمدیہ کے پڑھنے سے کہ جو منجملہ ۳۰۰ جزو کے قریب ۳۷ جزو چھپ چکی ہے۔ ظاہر ہوتے ہیں۔''

(مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۴)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! تین سو جزو تو محض پیسے بٹورنے کو لکھ دیا۔ ورنہ بتاؤ وہ تین صد جزو کہاں ہیں؟ یہ اعلان غالباً ۱۸۸۲ء میں آپ نے کیا تھا۔ اس کے بعد دیگر کتابیں اور رسالے کثرت سے آپ نے شائع کیے تھے۔ وہ ۳۰۰۔۳۷۔۲۶۳ جزو براہین احمدیہ کے کہاں گئے۔ کیوں شائع نہ کیے؟ اگر شائع نہ کر سکے تو پرواہ نہیں۔ قادیانی حضرات ہمیں ۲۶۳ جزو کا مسودہ ہی دکھا دیں۔ ہم دس روپے دے دیں گے۔

''ضرورت الامام'' طبع دسمبر ۱۹۲۲ء

۱۸۶...... ''پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ

بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتو ہوگا۔" (ضرورت الامام ص ۴ خزائن ج ۱۳ ص ۴۷۵)

ابوعبیدہ: یہاں مرزا قادیانی نے بہت سے جھوٹ بولے ہیں۔ "کتابوں" تو ایک طرف کسی ایک ہی کتاب میں ایسا لکھا ہوا دکھا دیں تو ہم انعام دے دیں گے۔

۱۸۷..... "اویس قرنی کو بھی الہام ہوتا تھا۔ اس نے ایسی مسکینی اختیار کی کہ آفتابِ نبوت و امامت کے سامنے آنا ہی سوءِ ادب خیال کیا۔" (ضرورت الامام ص ۳ خزائن ج ۱۳ ص ۴۷۴)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! کیوں بے تکی ہانکے جاتے ہو۔ کہاں لکھا ہے کہ رسول پاک ﷺ کے ادب کے واسطے حاضر خدمت نہ ہوتے تھے۔ کیا رسول پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا بے ادبی ہے؟ ۔ برین عقل و دانش بباید گریست۔ پھر تو سب صحابہ نعوذ باللہ بے ادب تھے۔ جو ہر وقت آپ کی خدمت میں حاضر رہنے کی کوشش کرتے تھے۔

۱۸۸..... "جبکہ ہمارے نبی ﷺ نے امام الزمان کی ضرورت ہر ایک صدی کے لیے قائم کی ہے اور صاف فرمایا ہے کہ جو شخص کہ اس حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف آئے گا کہ اس نے اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کیا۔ وہ اندھا آئے گا اور جاہلیت کی موت مرے گا۔" (ضرورت الامام ص ۴ خزائن ج ۱۳ ص ۴۷۴)

ابوعبیدہ: حضرات! یہ حدیث ضرورۃ الامام کے ص ۲ پر لکھی ہے۔ دیکھو تو اس میں کہیں کوئی ایسا لفظ ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ "وہ اندھا آئے گا" ہرگز نہیں۔ یہ مرزا قادیانی کی تحریف ہے۔ جھوٹ ہے۔ افتراء ہے۔ دربارہ حدیث عرض ہے کہ آپ کا دماغ رسول پاک ﷺ کے مضامین سمجھنے سے قاصر ہے کیونکہ مراق مانع تفہیم ہے۔ مرزا قادیانی اپنا مراقی ہونا خود تسلیم کرتے ہیں۔ (دیکھو قادیانی اخبار "البدر" ۷ جون ۱۹۰۶ء)

۱۸۹..... "جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے ظہور کے وقت ہزاروں راہب ملہم اور اہل کشف تھے اور نبی آخر الزمان کے قرب ظہور کی بشارت سنایا کرتے تھے لیکن جب انھوں نے امام الزمان کو جو خاتم الانبیاء تھے قبول نہ کیا۔ تو خدا کے غضب کی صاعقہ نے ان کو ہلاک کر دیا اور ان کے تعلقات خدا تعالیٰ سے بکلی ٹوٹ گئے اور جو کچھ ان کے بارہ میں قرآن شریف میں لکھا گیا۔ اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ وہی ہیں جن کے حق میں قرآن شریف میں فرمایا گیا۔

۱۹۰..... وکانوا لیستفتحون من قبل اس آیت کے یہ ہی معنی ہیں کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ

سے نصرتِ دین کے لیے مدد مانگا کرتے تھے اور ان کو الہام اور کشف ہوتا تھا۔‘‘
(ضرورت الامام ص ۵ خزائن ج ۱۳ ص ۴۷۶۔۴۷۵)

ابوعبیدہ: اس عبارت میں مرزا قادیانی نے دو جگہ کذب بیانی بلکہ تحریف قرآن کا ارتکاب کیا ہے۔ وکانوا لیستفتحون من قبل کو ہزاروں راہبوں کے متعلق لکھا ہے۔ حالانکہ چھوٹے چھوٹے طالب علم بھی جانتے ہیں کہ راہب عیسائی تھے اور لیستفتحون کے فاعل یہود تھے۔ حضرات! یہ ہے مرزا قادیانی کی تفسیر دانی، علم و زہد و تقویٰ کہ آیت یہود کے متعلق ہے۔ مگر چسپاں اس کو کر رہے ہیں۔ عیسائی راہبوں پر۔ پھر اس آیت کے معنی کرنے میں جھوٹ بولا ہے۔ آیت کے کسی لفظ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کو الہام اور کشف بھی ہوتا تھا حالانکہ مرزا قادیانی نے اس دعویٰ کو بطور ترجمہ آیت درج کیا ہے۔

نوٹ...... پھر مرزا قادیانی نے آیت بھی غلط لکھی ہے۔ بمطابق **یحرفون الکلم عن مواضعه** یعنی الفاظ کو اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر کر دیتے ہیں۔ اصل الفاظ قرآن شریف کے یوں ہیں۔ **وکانوا من قبل یستفتحون** اور مرزا قادیانی کی ایک ہی جنبش قلم سے **یستفتحون من قبل** ہو گیا۔

خدا کی کلام میں اصلاح کرنا مرزا قادیانی ہی کا کام ہے۔ سبحان اللہ و بحمدہ۔

۱۹۱...... ’’اگرچہ وہ یہودی جنھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی تھی۔ خدا تعالیٰ کی نظر سے گر گئے تھے لیکن جب عیسائی مذہب بوجہ مخلوق پرستی کے مر گیا اور اس میں حقیقت و نورانیت نہ رہی تو اس وقت کے یہود اس گناہ سے بری ہو گئے کہ وہ عیسائی کیوں نہیں ہوتے۔ تب ان میں دوبارہ نورانیت پیدا ہوئی اور اکثر ان میں سے صاحب الہام اور صاحب کشف پیدا ہونے لگے اور ان کے راہبوں میں اچھے اچھے لوگ تھے۔‘‘
(ضرورت الامام ص ۵۰۶ خزائن ج ۱۳ ص ۴۷۶)

ابوعبیدہ: تمام قرآن کریم بے شمار احادیث نبوی اوز کتب تواریخ اس بات کی گواہ ہیں اور اس وقت کے موجودہ یہودی زندہ شاہد ہیں۔ اس بات پر کہ یہودیوں کا ہمیشہ سے یہ عقیدہ برابر چلا آ رہا ہے کہ (معاذ اللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش حرام طریقے سے ہوئی اور یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک کذاب تھے اور یہ کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا تھا۔ یہود پر دائمی لعنت کی وجہ قرآن میں یہی مذکور ہے۔ پھر ایسے لوگ ملہم من اللہ اور صاحب کشف رحمانی کیسے ہو سکتے ہیں؟ **ھذا بھتان عظیم**۔

اللہ تعالیٰ تو یہود کو حضرت مریم علیہا السلام پر بہتان باندھنے کی وجہ سے ملعون قرار دے رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کفر کرنے کے سبب لعنت کر رہے ہیں۔ نیز اس وجہ سے کہ یہود کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام قتل کیے گئے تھے۔ ان کو خدا ملعون فرما رہے ہیں۔ (سورہ نساء) مگر آپ ہیں اے مرزا قادیانی کہ انھیں ملہم من اللہ قرار دے رہے ہیں۔ شاباش مجدد ایسے ہی ہونے چاہئیں۔

۱۹۲...... ''تم سمجھتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے۔ لیلۃ القدر اس ظلمانی زمانہ کا نام ہے۔ جس کی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ درحقیقت یہ رات نہیں ہے۔ یہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہم رنگ ہے۔'' (فتح اسلام ص ۵۴ خزائن ج ۳ ص ۳۲)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی کی بڑی دیدہ دلیری ہے۔ ''دروغ گویم بر روے تو'' کا معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ''لیلۃ القدر کیا چیز ہے'' کے جواب میں فرما دیں کہ لیلة القدر خير من الف شهر یعنی لیلۃ القدر ۱۰۰۰ ماہ سے بھی افضل ہے اور رسول پاک ﷺ فرمائیں کہ تحروا ليلة القدر فى الوتر من العشر الا واخر من رمضان ''یعنی تلاش کرو لیلۃ القدر کو رمضان شریف کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں'' اور اس رات میں پڑھنے کے لیے ایک خاص دعا بھی امت کو تعلیم کریں اور مرزا قادیانی حضرت شارع علیہ السلام تفسیر کو یہ وقعت دیں کہ ''درحقیقت یہ رات نہیں، یہ ظلمانی زمانہ ہے۔'' پھر کہتے ہیں اور شرماتے نہیں۔ ''مصطفیٰ مارا امام و پیشوا''

۱۹۳...... ''بائبل میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ چار سو نبی کو شیطانی الہام ہوا تھا اور انھوں نے الہام کے ذریعہ سے جو ایک سفید جن کا کرتب تھا۔ ایک بادشاہ کی فتح کی پیش گوئی کی۔ آخر وہ بادشاہ بڑی ذلت سے اسی لڑائی میں مارا گیا اور بڑی شکست ہوئی۔ اور ایک پیغمبر جس کو حضرت جبرائیل علیہ السلام سے الہام ملا تھا۔ اس نے بھی خبر دی تھی کہ بادشاہ مارا جائے گا اور کتے اس کا گوشت کھائیں گے اور بڑی شکست ہوگی۔ سو یہ خبر سچی نکلی۔ مگر اس چار سو نبی کی پیشگوئی جھوٹی ظاہر ہوئی۔'' (ضرورت الامام ص ۱۷ خزائن ج ۱۳ ص ۴۸۸)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! کیوں دھوکہ دے کر مطلب نکالتے ہو۔ وہ چار سو نبی آپ ہی جیسے نبی تھے۔ یعنی بعل بت کے پجاری تھے اور آپ سومنات کے بت کے پجاری ہیں۔ جیسا کہ آپ خود (براہین احمدیہ ص ۵۵۵ خزائن ج ۱ ص ۶۶۲ حاشیہ) پر لکھتے ہیں۔ ''ربنا عاج ہمارا رب عاجی ہے۔'' اور سعدیؒ مرحوم آج سے کئی سو سال پہلے ہی آپ کے خدا کے بارہ میں فرما گئے ہیں۔ ''بتے دیدم از عاج در سومنات۔'' اگر کوئی قادیانی ان

چارسو نبیوں کو توریت سے سچا ثابت کر دے تو انعام حاصل کرنے کا مستحق ہو جائے گا۔

۱۹۴...... اشتہار ۲۸ مئی ۱۹۰۰ء: ''سبحان الذی اسریٰ میں مسجد اقصیٰ سے۔ مسجد اقصیٰ، قادیان مراد ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۸۹ حاشیہ)

ابوعبیدہ: ناظرین! اس جھوٹ کے متعلق میں کچھ لکھنا نہیں چاہتا۔ اس کا فیصلہ آپ پر ہی چھوڑتا ہوں۔ صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ بعض آدمی تو صرف جھوٹے ہی ہوتے ہیں اور بعض جھوٹوں کے باپ۔ مگر مرزا قادیانی جھوٹ مجسم ہیں۔

۱۹۵......''ان لوگوں کے منصوبوں کے خلاف خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں اسی برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کروں گا۔ تا لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں۔''
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۵ خزائن ج ۱۷ ص ۴۴)

ابوعبیدہ: یہ ''خدائی وعدہ'' مرزا قادیانی نے مندرجہ ذیل کتابوں میں درج فرمایا ہے۔

۱...... ازالہ خورد ص ۶۳۵۔ ۲...... سراج منیر ص ۹۹۔ ۳...... تریاق القلوب ص ۱۳ خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۲ حاشیہ۔ ۴...... حقیقۃ الوحی ص ۹۶ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۰۔ ۵...... اربعین نمبر ۳ ص ۳۲ خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۲۔ ۶...... ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۵ خزائن ۱۷ ص ۴۴۔ ۷...... تحفہ ندوہ ص ۲ خزائن ج ۱۹ ص ۹۳۔

آیئے اب دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی کل عمر کتنی ہوئی؟ اس کے لیے بھی ہم مرزا قادیانی کے اپنے الفاظ پیش کرتے ہیں تاکہ اتمام حجت ہو جائے اور مرزائی دوسرے لوگوں کے قول پیش کر کے اپنے نبی کو جھوٹا نہ کریں۔ تاریخ پیدائش۔

کتاب البریہ ص ۱۵۹ خزائن ج ۱۳ ص ۱۷۷ حاشیہ: اخبار البدر قادیان ۸ اگست ۱۹۰۴ء۔ ''میری پیدائش ۴۰۔۱۸۳۹ء میں سکھوں کے آخر وقت میں ہوئی ہے۔''

تاریخ وفات: ہر ایک کو معلوم ہے کہ ۱۳۲۶ھ بمطابق ۱۹۰۸ء ہے۔ پس عمر مرزا۔ ۱۹۰۸۔ ۱۸۴۰۔ ۶۸ سال۔ پس مرزا قادیانی جھوٹے ثابت ہوئے۔

۱۹۶......''اور خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں تمام خبیث مرضوں سے بھی تجھے بچاؤں گا۔ جیسا کہ اندھا ہونا۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۵ خزائن ج ۱۷ ص ۴۴)

ابوعبیدہ: یہاں مرزا قادیانی نے دو صریح جھوٹ ارشاد فرمائے ہیں۔ اوّل...... تمام خبیث مرضوں سے بچانے کا خدائی وعدہ۔ مرزا قادیانی خود تسلیم کرتے ہیں کہ ''میں مراق (مالیخولیا) اور ذیابیطس کی بیماریوں میں مبتلا ہوں۔'' دیکھو اخبار بدر قادیان ۷ جون ۱۹۰۶ء ان سے بڑھ کر اور کون سی خبیث امراض ہوتی ہیں؟ مراق جس نے دماغ کو جادۂ

اعتدال سے الگ کر دیا تھا اور ذیابیطس جس کے باعث جناب مرزا قادیانی کو دو دو صد بار روزانہ پیشاب آتا تھا۔ کیا ایسے آدمی سے دینی امور میں پاکیزگی کا تصور بھی ہو سکتا ہے جو شخص ہر آٹھ منٹ بعد پیشاب کی حاجت محسوس کرے؟ کیا اس کے کپڑے، بدن، خیالات اور دماغی توازن قائم رہ سکتا ہے؟ پھر مرض بھی ذیابیطس کی ہو۔ سبحان اللہ خدا نے اچھا وعدہ پورا کیا دوسرا جھوٹ یہ کہ اندھا ہونے کو خبیث مرض قرار دیا۔

۱۹۷..... ’’اور یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون پڑے گی۔‘‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۸ خزائن ج ۱۷ ص ۴۹)

ابوعبیدہ: صریح جھوٹ ہے۔ اگر سچے ہو تو کم از کم ایک ہی حدیث دکھا دو ہم انعام دے دیں گے۔ کیوں رسول پاک ﷺ پر افتراء کر رہے ہو؟

۱۹۸..... ’’خدا تعالیٰ نے ایک بڑا اصول جو قرآن شریف میں قائم کیا تھا اور اسی کے ساتھ نصاریٰ اور یہودیوں پر حجت قائم کی تھی۔ یہ تھا کہ خدا تعالیٰ اس کاذب کو جو نبوت یا رسالت اور مامور من اللہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرے مہلت نہیں دیتا۔‘‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۲ خزائن ج ۱۷ ص ۵۴)

ابوعبیدہ: روزِ روشن میں جھوٹ بولتے ہو اور شرم نہیں آتی۔ تمھارے اپنے عقیدہ کے مطابق ۲۳ سال سے کم تک تو جھوٹے نبی کو مہلت مل سکتی ہے۔ دیکھو اگلا جھوٹ۔

۱۹۹..... ’’اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے کہ میں خدا کا نبی یا رسول یا مامورِ من اللہ ہوں اور اس دعویٰ پر تئیس یا پچیس برس گزر جائیں..... اور وہ شخص فوت نہ ہو اور نہ قتل کیا جائے۔ ایسے شخص کو سچا نبی اور مامور نہ ماننا کفر ہے کیونکہ اس سے خدا کے کلام کی تکذیب و توہین لازم آتی ہے۔ ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں آنحضرت ﷺ کی رسالت حقہ ثابت کرنے کے لیے اسی استدلال کو پکڑا ہے۔ اگر یہ شخص خدا تعالیٰ پر افتراء کرتا تو میں اس کو ہلاک کر دیتا۔‘‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۳ خزائن ج ۱۷ ص ۵۵۔۵۴)

ابوعبیدہ: سبحان اللہ! کیا یہی وہ تفسیر دانی ہے۔ جس پر مرزا قادیانی ناز کیا کرتے تھے۔ مرزا قادیانی کلام اللہ میں تحریف کر رہے ہیں۔ آیت **ولو تقول علینا الی آخرہ** کا ہرگز ہرگز یہ مطلب نہیں کہ خدا جھوٹے مدعیانِ الہام کو تئیس ۲۳ یا پچیس برس تک مہلت نہیں دیتا۔ آیت کا ترجمہ خود مرزا قادیانی نے لکھا ہے۔ اس میں مجرد مہلت کا ذکر ہے۔ ۲۳ یا ۲۵ برس کی قید کہیں نہیں لگائی گئی بلکہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

اس وقت رسولِ پاک ﷺ کی بعثت کو بارہ تیرہ برس سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا۔ پھر یہ ۲۳ یا ۲۵ برس کی مہلت مرزا قادیانی کا سفید جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے؟

۲۰۰...... ’’الہام مرزا: ترجمہ از مرزا اقدیانی تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔‘‘
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۵ خزائن ج ۱۷ ص ۵۹)

ابوعبیدہ: کلام اللہ میں جب یہ درجہ رسول کریم ﷺ کے واسطے بھی مذکور نہیں۔ جن کی شان میں ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک، پھر غلام احمد کے لیے یہ کیسے تجویز ہوسکتا ہے۔ کیا! غلام آقا سے بھی بڑھ گیا؟ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون. پس یہ الہام نہیں۔ یہ خدا پر صریح افتراء ہے۔

۲۰۱...... الہام مرزا: ’’وما ارسلنک الا رحمة للعالمین. (ضمیمہ گولڑویہ ص ۱۵ خزائن ج ۱۷ ص ۵۹)‘‘ اے مرزا ہم نے تجھے تمام جہاں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔‘‘
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۵ خزائن ج ۱۷ ص ۵۹)

ابوعبیدہ: یہ بھی خدا تعالیٰ پر افتراٗ ہے۔ یہ آیت صرف رسول پاک ﷺ کی شان میں ہی وارد ہوسکتی ہے۔ غلام احمد ہوکر احمد کے برابر کیسے ہوسکتا ہے؟

۲۰۲...... الہام مرزا: ’’یحمدک اللّٰہ من عرشہ‘‘ وہ عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے۔‘‘
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۵ خزائن ج ۱۷ ص ۶۰)

ابوعبیدہ: ناظرین غور تو کرو۔ تمام دنیا ومافیہا تو حمد کرے اللہ تبارک وتعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ حمد کریں مرزا قادیانی کی۔ اس سے بڑھ کر تو جھوٹ ممکن ہی نہیں۔ پس یہ بھی افتراء علی اللہ ہے۔

نوٹ...... جناب کاتب صاحب نے دو جھوٹ زائد از اعلان درج کر دیے ہیں۔ مرزا قادیانی کے ہاں جھوٹوں کی کوئی کمی ہے۔

اشتہار انعامی (۳۰۰۰) تین ہزار

برق آسمانی بر فرقِ قادیانی الموسومہ بہ کذبات مرزا

حضرات! میں نے سالہائے سال کی تحقیق و تدقیق کے بعد مرزا قادیانی کی کتابوں سے سینکڑوں ایسے جھوٹ جمع کیے ہیں جن سے مرزائیت کی عمارت کے لیے اینٹوں کا کام۔ میں نے مرزا قادیانی کی ۶۰۰ صریح کذب بیانیاں پبلک کے سامنے پیش کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا ہے۔ سردست برق آسمانی کا پہلا حصہ ناظرین کے استفادہ کے لیے تیار ہے۔ اس حصہ میں ۲۰۰ صریح جھوٹ مرزا قادیانی کے مندرج ہیں۔ ۲۰۰ جھوٹ

دوسرے حصہ میں درج ہوں گے اور ۲۰۰ ہی تیسرے حصہ میں انشاء العزیز۔

اعلان انعام قادیانی جماعت اگر مجھے جھوٹا ثابت کر دے تو بحساب (۵) پانچ روپے فی جھوٹ کل تین ہزار روپیہ انعام دینے کا اعلان کرتا ہوں۔ بشرطیکہ اگر مرزا قادیانی کے جھوٹ واقعی جھوٹ ثابت ہو جائیں۔ تو فی جھوٹ ایک ایک قادیانی مرزائیت کا جوا اپنی گردن سے اتار کر پھینکتا جائے۔

خاکسار مؤلف برق آسمانی بر فرق قادیانی

مبلغ اسلام ابو عبیدہ نظام الدین اپی۔ اے۔ سائنس ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول کوہاٹ

حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے ارشادات

☆......☆......اگر آپ قیامت کے دن محمد عربی ﷺ کی شفاعت چاہتے ہیں اور آپ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے جگہ چاہتے ہیں تو آپ کو ختم نبوت کا کام کرنا پڑے گا۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی کی امت اور جماعت کے مقابلے میں آنا پڑے گا۔ کیا آپ اس کے لئے تیار ہیں؟۔

☆......☆......امت مسلمہ پر یہ فرض ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے سینہ سپر ہو اور جھوٹے مدعیان نبوت کے طلسم سامری کو پاش پاش کر ڈالے۔ اس فریضہ کا نام تحفظ ختم نبوت ہے اور تاریخ شہادت دے گی کہ امت مسلمہ نے کسی بھی دور میں اس فرض سے کوتاہی نہیں کی۔

☆......☆......☆